اللہ

بچوں پر بہت زیادہ رُعب ڈالے رہنا یا بہت زیادہ لاڈ پیار کرنا دونوں ہی نقصان دِہ ثابت ہو سکتے ہیں۔
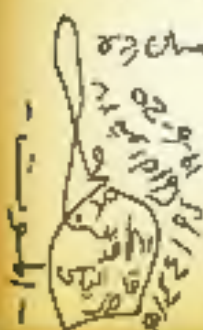
صلّوا علی الحبیب! صلَّی اللہ تعالٰی علٰی محمّد

نیکی اور بدی کے اثرات

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

اللہ پاک نے جس طرح دواؤں اور غذاؤں میں طرح طرح کے اثرات رکھے ہیں کہ "زہر" مارنے کا کام کرتا ہے تو "تریاق" اس زہر کے اثر کو ختم کرتا ہے، کچھ غذائیں آدمی کی صحت کو خراب کردیتیں جبکہ کچھ غذائیں اسے تندرست کردیتی ہیں، یوں ہی انسان کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ اور دیگر جسمانی اعضاء کے افعال میں بھی قُدرت نے قسم قسم کی تاثیرات رکھ دی ہیں، مثلاً آپ کسی کو "گالی" دیں تو وہ آپ کا دشمن بن جاتا ہے جبکہ کسی کے سامنے اس کے حق میں آپ کی طرف سے کی جانے والی دُعا یا اس کے بارے میں آپ کے اچھے تأثرات اسے آپ کا دوست بنادیتے ہیں۔ اسی طرح اگر آپ کسی کو "مُکّا" دکھائیں تو اسے آپ پر غصہ آجاتا جبکہ آپ کسی کے آگے ہاتھ جوڑیں تو وہ آپ پر مہربان ہوجاتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح وہ کھانا، پانی اور دوا جو آپ کے جسم میں جائے اس کا کوئی ذرّہ ضائع نہیں ہوتا اور جسم پر اس کا کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے اور لوگوں کے ساتھ آپ کا اچھا یا بُرا برتاؤ اپنا رنگ ضرور دکھاتا ہے۔ اسی طرح ذرّہ بھر بھلائی اور بُرائی جو آپ کی زبان یا کسی اور عضو سے صادر ہو وہ بھی ضائع نہیں ہوتی بلکہ اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کے درجوں کی بلندی کا سبب بننے یا نا بننے، آپ کے دل کو روشن یا تاریک کرنے، آپ کی آئندہ نسلوں میں اس کے اچھے یا بُرے اثرات کے ظاہر ہونے اور آپ کو اللہ پاک کے غضب یا اس کی رحمت کا مستحق بنانے میں ضرور مُؤثّر ہوتی ہے۔

اچھے الفاظ کے اثرات: اچھے الفاظ کئی طرح کے ہوسکتے ہیں، مثلاً دُرود شریف ہی کو لے لیجئے کہ اگر مسلمان اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر دُرودِ پاک پڑھ کر اپنی زبان کا اچھا استعمال کرے تو اس کا کیا اثر پڑتا ہے؟ ملاحظہ کیجئے: حضرت شیخ عبدُالحق مُحدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دُرود شریف سے مصیبتیں ٹلتیں، بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی، ڈر اور گھبراہٹ دور ہوتے، ظلم سے نجات ملتی، دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی، اللہ پاک کی رِضا حاصل ہوتی اور دل میں اُس کی محبت پیدا ہوتی، فرشتے اُس کا ذِکر کرتے، اَعمال کی تکمیل ہوتی، دل و جان اور مال کی پاکیزگی حاصل ہوتی، پڑھنے والا خوشحال ہوجاتا، تمام (جائز) کاموں میں بَرَکتیں حاصل ہوتیں اور اس کی اولاد دَر اولاد چار نسلوں تک بَرَکت رہتی ہے۔[1]

اچھے اور بُرے الفاظ کے اثرات: اللہ پاک کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: بندہ کبھی اللہ کریم کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ کریم اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ پاک کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنّم میں گرتا ہے۔[2]

بقیہ صفحہ نمبر 08 پر ملاحظہ کیجئے

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)

صفر المظفر ۱۴۴۲ھ | جلد: 4
اکتوبر 2020ء | شمارہ: 11

سراج الامہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیدنا
بفیضانِ نظر: امامِ اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ
بفیضانِ کرم: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جا کر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member ShipCard)
12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ
کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email: mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی
فون: 2660 :Ext +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734
پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔
گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

مجھ پر دُرُود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔

(فردوس الاخبار، 1/422، حدیث:3149)

نعت

عارضِ شمس و قمر سے بھی ہیں انور ایڑیاں
عرش کی آنکھوں کے تارے ہیں وہ خوشتر ایڑیاں

جابجا پرتو فگن ہیں آسماں پر ایڑیاں
دن کو ہیں خورشید شب کو ماہ و اختر ایڑیاں

ان کا منگتا پاؤں سے ٹھکرادے وہ دنیا کا تاج
جس کی خاطر مرگئے مُنْعَم رگڑ کر ایڑیاں

ہائے اس پتھر سے اس سینہ کی قسمت پھوڑیے
بے تکلف جس کے دل میں یوں کریں گھر ایڑیاں

تاجِ رُوحُ القُدُس کے موتی جسے سجدہ کریں
رکھتی ہیں وَاللہ وہ پاکیزہ گوہر ایڑیاں

ایک ٹھوکر میں اُحُد کا زلزلہ جاتا رہا
رکھتی ہیں کتنا وقار اَللہُ اَکْبَر ایڑیاں

اے رضؔا طوفانِ محشر کے طلاطم سے نہ ڈر
شاد ہو! ہیں کشتیِ اُمّت کو لنگر ایڑیاں

از: امام اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
حدائقِ بخشش، ص86

منقبت

دل میں بسا ہے قامتِ زیبا حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت
چشمِ تمنا محوِ سراپا حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

کس سے بیاں ہوں تیرے مناقب کس کی سمجھ میں آئیں مراتب
شان ہے تیری ارفع و اعلیٰ حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

ملفوظات احکامِ شریعت مکتوبات بہارِ شریعت
پند و نصائح تیرے وصایا حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

قادریوں کی آنکھ کا تارا رضویوں کا ملجا ماویٰ
اہلِ سُنن کے گھر کا اُجالا حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

مانا عرب نے تجھ کو یگانہ گایا عرب نے تیرا ترانہ
مانے ہے تجھ کو سارا زمانہ حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

وقتِ سفر دو بج کر اڑتیس ہے تاریخ صفر کی پچیس
جمعہ کے دن دنیا سے سدھارا حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

فَاَنِّیْ فِی اللہ بَاقٍ بِاللہ چشمِ کرم ایوب پہ لِلّٰہ
مرشدِ برحق قبلہ و کعبہ حامیٔ سنّت اعلیٰ حضرت

از: مولانا سید ایوب علی رضوی رحمۃ اللہ علیہ
شمائمِ بخشش، ص30

مشکل الفاظ کے معانی: عارضِ شمس وقمر: سورج اور چاند کے رخسار۔ انور: زیادہ روشن۔ پرتو فگن: روشنی بکھیرنے والے۔ خورشید: سورج۔ ماہ و اختر: چاند اور ستارے۔ رُوحُ القُدُس: حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ وَاللہ: اللہ کی قسم۔ گوہر: موتی۔ یگانہ: بے نظیر۔

اولیاء و صوفیاء کی پہچان

مفتی محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾ ترجمہ: اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہوئے۔ (پ15، الکہف:28)

اس آیت کا شانِ نزول یہ ہے کہ ایک جماعت نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ ہمیں غریبوں کے ساتھ بیٹھنے میں شرم آتی ہے۔ لہٰذا جب ہم آپ کے پاس آئیں تو ان غریبوں کو اٹھا دیا کریں تاکہ ہم آپ کی بات سنیں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرمایا گیا کہ اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بندگی کرتے ہیں اس کی رضا پانے کے لئے۔ (قرطبی، 10/339) یہ غریب صحابہ، مومن و مخلص، ذاکر و صابر اور قانع و شاکر ہیں اور یہی خدا کے پسندیدہ بندے ہیں۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا انہیں ترجیح دینا، ان پر نظرِ شفقت رکھنا، ان کی دل جوئی کرنا، ان کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہونا، ان کے تزکیہ و تطہیر کو مقدم رکھنا خدا کو مطلوب و محبوب ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ کی رحمت، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت، صحابہ کی عظمت کی روشن دلیل اور علم کے بہت سے موتی ہیں۔ آیت سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت خود ربُّ العٰلمین عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے جیسے یہاں ایک معاملہ درپیش ہوا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خود تربیت فرمائی۔ دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ بطورِ خاص صبح اور شام کے اوقات میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا بہت افضل ہے۔ تیسری بات یہ پتہ چلی کہ صالحین سے محبت اور ان کی صحبت بہت عظیم شے ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صالحین کی علامت ہے کہ وہ صبح و شام اللہ کا ذکر کرتے اور ہر عمل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور خوشنودی کے طلب گار ہوتے ہیں۔

آیت میں مذکور غریب صحابہ وہ تھے جن میں متعدد حضرات، اصحابِ صفہ کہلاتے ہیں جو ایمان و یقین کے کوہِ استقامت، اسلام کی شان اور نشان، عمل کے پیکر، رضائے الٰہی کے متلاشی، دنیا سے بے رغبت، آخرت کی طرف راغب، دنیا چھوڑ کر عقبیٰ اور مخلوق چھوڑ کر خالق کی طرف ہمہ وقت متوجہ تھے۔ یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں تصوف کی بنیاد اور صوفیوں کا پیشوا کہا جاتا ہے۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذتِ آشنائی

یاد رکھیں کہ تصوف (جسے تزکیہ و احسان بھی کہتے ہیں) کا تعلق نام سے نہیں، کام سے ہے، قال سے زیادہ حال، قول سے زیادہ عمل، ظاہر سے زیادہ باطن اور قالَب سے زیادہ قلب سے ہے اور اسی کی طرف آیت میں یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ (رب کریم کی خوشنودی کے طلب گار ہیں) کے الفاظِ کریمہ سے اشارہ ہے۔ حدیث مبارک میں بھی دل کی اصلاح، پاکیزگی، ظاہری اعمال کے لئے محور و مدار اور نیکی و بدی کی بنیاد ہونے کا بڑا خوب صورت بیان ہے چنانچہ فرمایا: حدیث پاک میں ہے: ”الا وان فی الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد کله، واذا فسدت فسد

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

الجسد کلہ، الا وھی القلب“ ترجمہ: سن لو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ سدھر جائے تو سارا جسم سدھر جاتا ہے اور اگر وہ بگڑ جائے تو سارا بدن بگڑ جاتا ہے، سن لو وہ دل ہے۔ (بخاری، 1/13)

تصوف یہی تو ہے کہ ربِ کریم سے محبت ہو اور اسی کی طرف رغبت، اسی کی بارگاہ کا شوق، اسی کی عظمت کا استحضار، اسی کی شان سے قلب میں ہیبت، اسی کے فیصلے پر راضی، اسی کی ذات پر بھروسہ، اسی کی طرف رجوع، اسی کی بارگاہ میں فریاد، اسی کے کرم پر نظر، اسی کے فضل کی طلب، اسی کی رحمت کی امید، اسی کے دیدار کا اشتیاق، اسی کی خوشنودی کی کوشش، اسی کی ناراضی کا ڈر، اسی کی یاد میں فنا اور اسی کے ذکر سے بقا ہو۔ قرآنِ پاک کی آگے ذکر کردہ آیات اسی معنیٰ و مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ فرمایا: ﴿عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ﴾ ترجمہ: میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔ (پ12، ھود: 88) اور فرمایا: ﴿فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ﴾ ترجمہ: اور اللہ کی طرف بھاگو۔ (پ27، الذٰریٰت: 50) اور فرمایا: ﴿وَ اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے بنے رہو۔ (پ29، المزمل: 8) اور فرمایا: ﴿فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ﴾ ترجمہ: تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ (پ2، البقرۃ: 150) اور فرمایا: ﴿وَ اِیَّایَ فَاتَّقُوْنِ﴾ ترجمہ: اور مجھ ہی سے ڈرو۔ (پ1، البقرۃ: 41) اور فرمایا: ﴿فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ﴾ ترجمہ: تو مجھ ہی سے ڈرو۔ (پ14، النحل: 51) قرآنِ پاک میں ہے: ﴿مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ترجمہ: جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔ (پ15، الکہف: 39) ان آیات پر غور کرکے صوفیاء و اولیاء کرام کی سیرت پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ان کی زندگی انہی اعمال و افعال اور مقامات و احوال کی زندہ تصویر ہوتی ہے۔

صوفی کا معنیٰ سمجھنے کے لئے یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ **صوفی وہ ہے** جسے صفائے قلب حاصل ہو جیسے قرآن میں فرمایا: ﴿یَوْمَ لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ(۸۸) اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ(۸۹)﴾ ترجمہ: جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔ مگر وہ جو اللہ کے حضور سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا۔ (پ19، الشعراء: 88، 89) **اور صوفی وہ ہے** جو کسی نیک عمل سے دنیا کی جزا نہ چاہے بلکہ اس کی نظر صرف خدا کی محبت اور خوشنودی پر ہو، جیسا کہ قرآن میں فرمایا: ﴿وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا(۸) اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِیْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّ لَا شُكُوْرًا(۹)﴾ ترجمہ: اور وہ اللہ کی محبت میں مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکریہ۔ (پ29، الدھر: 8، 9) **اور صوفی وہ ہے** جس کے دل میں دنیا کی محبت نہ ہو جیسے بنی اسرائیل کے لوگوں کی کیفیت قرآن میں یوں بیان ہوئی کہ ﴿وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ﴾ ترجمہ: اور ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔ (پ1، البقرۃ: 93) بلکہ صوفی کے دل میں خدا کی محبت رچی بسی ہوتی ہے، قلب کی گہرائیوں میں یہ محبت اپنی خوشبوئیں بکھیرتی اور روح کو معطر کرتی ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں فرمایا: ﴿وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ﴾ ترجمہ: اور ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں۔ (پ2، البقرۃ: 165) دل کی یہ کیفیت زبان کو بھی حرکت دیتی اور ذکرِ الٰہی میں مشغول کر دیتی ہے چنانچہ فرمایا: ﴿فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا﴾ ترجمہ: تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ اس سے زیادہ (ذکر کرو)۔ (پ2، البقرۃ: 200) اور حدیث میں فرمایا: ”اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى یَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ“ اللہ تعالیٰ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ تمہیں دیوانہ کہیں۔ (مسند امام احمد بن حنبل، 3/68، حدیث: 11674) اور نبیِ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اولیا کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلَّذِیْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ“ اولیاءُ اللہ یعنی اللہ کے دوست وہ ہیں جنہیں دیکھنے سے اللہ یاد آجائے۔ (سنن کبریٰ للنسائی، 10/124، حدیث: 11171) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”کیا میں تمہیں بتاؤں کہ تم میں بہترین لوگ کون ہیں؟“ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ فرمایا: ”تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔“

(ابنِ ماجہ، 4/431، حدیث: 4119)

اللہ کریم اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں صوفیاءِ کرام سے محبت، ان کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کے اوصاف اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اللہ کے حوالے

ابوالحسن عطاری مدنی*

صحابیِ رسول حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب کسی لشکر کو رُخصت کرنا چاہتے تو فرماتے: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ وَاَمَانَتَکُمْ وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ یعنی میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے آخری اعمال کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔(1)

شرحِ حدیث: اَسْتَوْدِعُ اللّٰہَ دِیْنَکُمْ: یعنی میں نے تمہارے دین کو اللہ پاک کی حفاظت میں دیا کیونکہ سفر کی مشقت اور پریشانیاں بندے کو نیک اعمال سے غافل کر دیتی ہیں اور نیک اعمال ہی ہیں جن میں اضافے کی برکت سے انسان کا دین مضبوط ہوتا ہے، اسی لئے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دین اور نیک اعمال کی توفیق کی مدد کی دعا فرمائی۔(2)

وَاَمَانَتَکُمْ: یعنی تمہاری امانت کو اللہ کریم کے سپرد کیا کیونکہ سفر میں بندے کو دیگر لوگوں کے ساتھ لین دین اور رہن سہن کی ضرورت بھی پڑتی ہے تو اس صورت میں کہیں کوئی خیانت نہ کر بیٹھے۔ امانت سے مراد اہل و عیال اور مال بھی لیا گیا ہے یعنی تیرے اہل و عیال اور وہ لوگ جنہیں تو اپنے پیچھے چھوڑ کر جارہا ہے اور تیرا مال جسے تو نے حفاظت کے لئے کسی کے پاس امانت کے طور پر رکھوایا ہے ان سب چیزوں کو اللہ پاک کی حفاظت میں دیا۔(3)

وَخَوَاتِیْمَ اَعْمَالِکُمْ: یعنی سفر سے پہلے تم نے جو آخری نیک عمل کیا میں اس عمل کو اللہ کریم کی حفاظت میں دیتا ہوں یا اس سے مراد خاتمہ بالایمان ہے۔(4)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس دُعا میں لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ اے مدینہ میں میرے پاس رہنے والے! اب تک تو تُو میرے سایہ میں تھا کہ ہر مسئلہ مجھ سے پوچھ لیتا تھا ہر مشکل مجھ سے حل کرلیتا تھا اب تُو مجھ سے دور ہورہا ہے کہ ہر حاجت میں مجھ سے پوچھ نہ سکے گا تو تیرا ہر کام خدا کے سپرد ہے۔ کیسی پیاری دعا ہے اور کیسی مبارک وِداع! آخر عمل سے مراد وقتِ موت ہے یعنی اگر اس سفر میں تجھے موت آئے تو ایمان پر آئے، تیری زندگی و موت رب کے حوالے۔(5)

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کو رخصت کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے، جس سے یہ بھی درس ملتا ہے کہ جب بھی اپنوں سے جدا ہوں تو انہیں اللہ کے حوالے کردیں۔

حضرت سیّدُنا حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جب کوئی چیز اللہ پاک کے سپرد کی جاتی ہے تو اللہ کریم اس کی حفاظت فرماتا ہے۔" کیونکہ بندہ بہت کمزور اور عاجز ہے اور اسے جو اسباب دیئے گئے ہیں وہ بھی اسی کی طرح کمزور ہیں تو جب بندہ اسباب سے پیچھا چُھڑا کر ان سے سبکدوشی اختیار کرتا ہے اور اپنی کمزوری کا اعتراف کرتے ہوئے کسی چیز کو اللہ پاک کی حفاظت میں دے دیتا ہے اور خود اس کی حفاظت سے بَری ہو کر اللہ کریم کو اس کا وکیل بنا دیتا ہے تو اللہ پاک اس چیز کی حفاظت فرماتا ہے اور اللہ کریم بہترین حفاظت فرمانے والا ہے۔(6)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

حکایت: خلیفۂ دُوم امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو اس کے بیٹے کے ساتھ دیکھ کر فرمایا: ”میں نے کسی کوے کو بھی اتنا مشابہ نہیں دیکھا جتنا یہ لڑکا تمہارے مشابہ ہے۔“ اس شخص نے عرض کی: یاامیرَ المؤمنین! اللہ کی قسم یہ قبر میں پیدا ہوا ہے۔ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا مجھے اس کا واقعہ بتاؤ۔ اس شخص نے بیان کیا کہ میں جہاد کے لئے روانہ ہو رہا تھا، اس وقت اِس بچّے کی ماں حاملہ تھی، اس نے کہا: ”آپ مجھے اس حالت میں چھوڑ کر جارہے ہیں؟“ میں نے کہا: ”جو تمہارے پیٹ میں ہے میں نے اسے اللہ پاک کی امان میں دیا۔“ جب میں واپس آیا تو میری بیوی کا انتقال ہوچکا تھا، میں رات کو اس کی قبر کے پاس رو رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے قبر پر آگ بلند ہوئی۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! یہ تو پاک دامن، روزہ دار اور راتوں کو قیام کرنے والی تھی، میں کچھ ٹھہرا تو دیکھا کہ میرے سامنے قبر کھل گئی اور یہ بچہ اپنی ماں کے ارد گرد کھیل رہا تھا، ایک آواز آئی: ”اے اپنے رب کو امانت دینے والے! اپنی امانت لے لے، اگر اس کے ساتھ تو اس کی ماں کو بھی اللہ کی امان میں دے کر جاتا تو دونوں کو پالیتا“، میں نے بچے کو اٹھا لیا اور قبر بند ہوگئی۔[7]

نوٹ: مذکورہ حکایت میں قبر کے خود بخود کھل جانے کا ذکر ہے البتہ خود قبر کھولنے کے متعلق شرعی مسئلہ بیان کرتے ہوئے امیرِ اہلِ سنّت فیضانِ نماز میں لکھتے ہیں: جب کبھی نمی یا پانی وغیرہ قبر میں آجائے تو کسی عاشقِ رسول مفتی کی اجازت کے بغیر ہرگز قبر نہ کھولی جائے۔ مزید بعض اوقات مردہ خواب میں آکر بتاتا ہے کہ میں زندہ ہوں! مجھے نکالو! یا کہتا ہے: میری قبر میں پانی بھر گیا ہے، مجھے یہاں پریشانی ہے! میری لاش کسی اور جگہ منتقل (Transfer) کر دو! وغیرہ، چاہے بار بار اس طرح کے خواب نظر آئیں، خوابوں کی بنیاد پر ”قبر کشائی“ یعنی قبر کھولنا جائز نہیں۔[8]

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے وفات سے قبل فرمایا: میرے بیٹوں کو میرے پاس لاؤ۔ وہ آئے تو انہیں دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں اور فرمایا: میں قربان جاؤں، یہ بے چارے تو عمر ہیں جنہیں کنگال چھوڑ کر جارہا ہوں ان کے پاس کچھ بھی تو نہیں۔ پھر روتے ہوئے فرمایا: میرے بیٹو! میں دوراہے پر کھڑا تھا، یا تم مالدار ہوجاتے اور میں جہنّم کا ایندھن بن جاتا، یا تم فقیر ہوجاتے اور میں جنّت میں چلا جاتا، میرے خیال میں میرے لئے یہی دوسرا راستہ بہتر تھا، جاؤ! اللہ تمہارا حافظ و نگہبان ہو، جاؤ! اللہ تمہارا حافظ و نگہبان ہو، جاؤ! اللہ تمہیں رزق دے گا۔ حضرت سیّدُنا عبدُ الرّحمٰن بن قاسم بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ نے 11 بیٹے چھوڑ کر وفات پائی اور کل ترکہ 17 دینار تھا جس میں سے کچھ دینار آپ کے کفن دفن میں خرچ ہوئے اور بقیہ بیٹوں میں تقسیم ہوا، ہر بیٹے کو 19 درہم ملے جبکہ ہشام بن عبدُ الملک بھی 11 بیٹے چھوڑ کر مرا اور جب اس کا ترکہ تقسیم ہوا تو سب نے دس دس لاکھ پایا، لیکن میں نے حضرتِ سیّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ایک بیٹے کو دیکھا کہ ایک دن میں سو گھوڑے جہاد کے لئے پیش کئے اور ہشام کی اولاد میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ لوگ اس بے چارے کو صدقہ دے رہے ہیں۔[9]

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث مبارکہ اور اس کی شرح سے ہمیں درج ذیل مدنی پھول ملتے ہیں:

◎ جو چیز اللہ کی حفاظت میں دی جائے محفوظ رہتی ہے ◎ جب بھی اپنوں سے جدا ہوں تو انہیں اور مال جان سب کچھ اللہ کے سپرد کردینا چاہئے ◎ رخصت ہوتے وقت سلام کرنا سنّت ہے، البتہ اس کے بعد ”خدا حافظ“، ”اللہ حافظ“، ”اللہ کے سپرد“ کہنے میں حرج نہیں بلکہ ایک طرح سے اس حدیث پاک پر عمل ہے۔

اللہ کریم ہمیں اس حدیث پاک پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے ایمان، اہل و عیال اور مال و جان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابوداؤد، 3/49، حدیث: 2601 (2) فیض القدیر، 1/641، تحت الحدیث: 1007 ملخصاً (3) ماخوذ از: فیض القدیر، 1/641، تحت الحدیث: 1007، مرقاۃ المفاتیح، 4/1690، تحت الحدیث: 2435 (4) فیض القدیر، 1/641، تحت الحدیث: 1007، مرقاۃ المفاتیح، 4/1690، تحت الحدیث: 2435 (5) مراٰۃ المناجیح، 4/43 ملخصاً (6) فیض القدیر، 2/642، تحت الحدیث: 2403 (7) فیض القدیر، 2/642، تحت الحدیث: 2403 (8) فیضان نماز، ص 369 (9) سیرت ابن جوزی، ص 321، 338، سیرت ابن عبد الحکم، ص 98

بقیہ: فریاد

اچھے اور بُرے عمل کے اثرات: حضرت سیّدُنا حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: نیکی کا کام جسم میں طاقت، دل میں نور اور آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے جبکہ بُرا کام بدن میں کمزوری، دل میں اندھیرا اور آنکھوں میں اندھاپن لاتا ہے۔(3) اسی طرح اللہ پاک کی فرماں برداری کا اثر بندے کی اپنی ذات کے ساتھ ساتھ اس کی کئی نسلوں تک بھی پہنچتا ہے، چنانچہ

نسلوں میں نیکی کے اثرات: حضرت سیّدُنا کعبُ الْاحبار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اولاد اپنے آباء واَجداد کا قرض چُکاتی ہے، بے شک میں فرماں بَردار شخص کی لگاتار دس (10) نسلوں تک حفاظت فرماتا ہوں۔(4) حضرت سیّدُنا امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک بندے کی نیکی کی وجہ سے اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد کو نیک بنادیتا ہے۔(5)

پانچ گناہوں کے ہولناک اثرات: نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کسی قوم میں خیانت ظاہر اور کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ پاک اس قوم کے دل میں اس کے دشمنوں کا خوف اور ڈر ڈال دیتا ہے اور جب کسی قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے تو اس قوم میں بکثرت موتیں ہونے لگتی ہیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرنے لگتی ہے اُس قوم کی روزی کاٹ دی جاتی ہے اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے لگتی ہے اس قوم میں خون ریزی پھیل جاتی ہے اور جو قوم عہد شکنی اور بد عہدی کرنے لگتی ہے اس قوم پر اس کے دشمن کو غالب و مسلط کردیا جاتا ہے۔(6) اس حدیثِ مبارکہ کے تحت علّامہ عبدُ المصطفےٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اس حدیث میں پانچ بُرے اعمال اور ان کی بُری تاثیروں کا بیان فرمایا ہے (1) خیانت کی تاثیر یہ ہے کہ جو قوم امانت میں خیانت کرنے لگے گی تو وہ قوم اپنے دشمنوں سے خائف، ڈرپوک اور بُزدِل ہوجائے گی (2) اور جو قوم بدکاری کی لعنت میں گرفتار ہوجائے گی تو اس قوم پر طرح طرح کی بلائیں بیماریاں اور وبائیں آئیں گی اور بکثرت لوگ مرنے لگیں گے (3) اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرے گی تو اس کا یہ اثر ہوگا کہ ان کی روزیوں کی برکت کٹ جائے گی۔ وہ عُمر بھر روزی کمانے کے لیے دَربدر کی ٹھوکر کھاتے پھریں گے اور ہزاروں لاکھوں کمائیں گے بھی مگر ان کے دل کو چین اور رُوح کو سکون اور دولت کو قرار نہیں حاصل ہوگا اور کچھ پتا نہیں چلے گا کہ دولت کہاں سے آئی اور کدھر چلی گئی (4) اور جو قوم ناحق فیصلہ کرنے کی خُوگر ہوجائے گی تو اس گناہ کا یہ اثر ہوگا کہ اس قوم میں قتل و خون ریزی کی بلا پھیل جائے گی اور روزانہ دن رات ہر طرف قتل ہی ہوتے رہیں گے (5) اسی طرح جو قوم بد عہدی کی راہ پر چل پڑے گی اس قوم کی عزّت و اقبال اور اس کی سَلْطنت کے جاہ و جلال کا خاتمہ ہوجائے گا اور اس قوم پر اس کے دشمنوں کا غلبہ و اقتدار ہوجائے گا۔ چونکہ ان گناہوں کی یہی تاثیرات ہیں اور کوئی چیز بھی اپنا طبعی اثر دکھائے بغیر نہیں رہ سکتی لہٰذا ان گناہوں کے وہی اثرات ہوں گے جو اوپر بیان کئے گئے۔ آگ پر اُنگلی رکھ کر لاکھ چلّایئے مگر اُنگلی ضرور جل جائے گی کیونکہ آگ کی تاثیر ہی جلا دینا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: واضح رہے کہ ان گناہوں کا یہ عذاب صرف دنیاوی عذاب ہے جو اس حدیث میں بیان کیا گیا ہے باقی آخرت کا عذاب اس کے علاوہ ہے اور وہ عذاب جہنم ہے۔(7)

میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! اپنی زبان کا اچھا اور دُرست استعمال کیجئے، نیک اعمال کے ذریعے اپنے ایمان کی چمک دمک میں اضافہ، دل کو روشن اور آنکھوں کے نور میں بھی اضافہ کیجئے، ظاہر و باطن کو ستھرا کرکے اپنے ساتھ ساتھ اپنی آنے والی نسلوں کا بھی تحفّظ کیجئے، بیان کردہ گناہوں کے نتائج سے بچنے کے لئے مذکورہ گناہوں کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی نافرمانی والے ہر کام سے خود کو بچایئے۔ اللہ کریم اپنے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صدقے ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

---

(1) جذب القلوب، ص229 (2) بخاری، 4/241، حدیث: 6478، بہار شریعت، 2/454 (3) حلیۃ الاولیاء، 7/385 (4) حلیۃ الاولیاء، 6/9 (5) حلیۃ الاولیاء، 3/285 (6) مشکاۃ المصابیح، 2/276، حدیث: 5370، الکامل فی ضعفاء الرجال، 4/402، رقم: 801 (7) منتخب حدیثیں، ص100

شرک کیا ہے؟ (قسط:1)

محمد عدنان چشتی عطاری مدنی*

سابقہ انبیائے کرام علیہمُ السّلام کی شریعتوں میں بعض چیزیں ایسی گزری ہیں کہ جن میں سے ایک چیز ایک شریعت میں جائز ہوتی جبکہ وہی چیز دوسری شریعت میں منع و حرام ہوا کرتی تھی لیکن شرک ایک ایسا گھناؤنا فعل ہے کہ جو کسی ایک شریعت میں بھی ایک لمحے کے کروڑویں حصے کے لئے بھی جائز قرار نہیں دیا گیا۔ جائز قرار بھی کیسے دیا جاسکتا تھا کہ شرک تو اَکْبَرُ الْکَبَائِر (کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ) ہے۔

شرک کی تباہ کاریاں: شرک ایمان کی ضد ہے۔ جیسے اندھیرا اُجالا، رات دن ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے ایسے ہی شرک اور ایمان اسلام کی چھتری کے نیچے ہرگز ہرگز جمع نہیں ہوسکتے۔ تمام انبیائے کرام علیہمُ السّلام شرک کی مذمت بیان کرتے آئے، اولیا و صالحین نے بھی اس کی ہولناکی کو بیان فرمایا جیسا کہ حضرت حکیم لقمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے بیٹے کو یوں نصیحت فرمائی چنانچہ قرآن پاک میں ہے: ﴿ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؔ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اے میرے بیٹے اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بے شک شرک بڑا ظلم ہے۔[1]

شرک ایسی بیماری ہے کہ جو بندے پر جنّت کے دروازے ہمیشہ کے لئے بند کروا دیتی ہے اور دوزخ کو دائمی ٹھکانا بنا دیتی ہے جیسا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿ اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: بے شک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے اس پر جنّت حرام کردی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔[2]

مشرک کا بدترین انجام: قرآن پاک میں مشرک کے انجام کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ جو شخص کسی بلند و بالا مقام سے زمین پر گر پڑے تو پرندے اس کی بوٹی بوٹی نوچ کر لے جاتے ہیں یا پھر ہوا اُس کے اَعضا کو علیحدہ علیحدہ کرکے دور کی وادی میں پھینک دیتی ہے اور یہ ہلاکت کی عبرت ناک اور بدترین صورت ہے۔ اسی طرح جو شخص ایمان کے بعد شرک کرتا ہے تو وہ ایمان کی بلندی سے کفر کی وادی میں گر پڑتا ہے پھر بوٹی بوٹی لے جانے والے پرندے کی طرح نفسانی خواہشات اس کی فکروں کو مُنتشر کر دیتی ہیں یا ہوا کی طرح آنے والے شیطانی وسوسے اسے گمراہی کی وادی میں پھینک دیتے ہیں یوں مشرک اپنے آپ کو بدترین ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿ وَ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَكَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخْطَفُهُ الطَّیْرُ اَوْ تَهْوِیْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ مَكَانٍ سَحِیْقٍ ﴾ ترجمۂ کنزُالایمان: اور جو اللہ کا شریک کرے وہ گویا گرا آسمان سے کہ پرندے اُسے اُچک لے جاتے ہیں یا ہوا اُسے کسی دور جگہ پھینکتی ہے۔[3]

شرک نہ کرو: ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

* رکن مجلس المدینۃ العلمیہ کراچی

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یوں نصیحت فرمائی: لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَإِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ یعنی اللہ کے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرا اگرچہ تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے۔[4]

شرک کی تعریف: لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے: وَأَشْرَكَ بِاللّٰهِ: جَعَلَ لَهُ شَرِيكًا فِي مُلْكِهِ، تَعَالَى اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ... وَالشِّرْكُ أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ شَرِيكًا فِي رُبُوبِيَّتِهِ، تَعَالَى اللّٰهُ عَنِ الشُّرَكَاءِ وَالْأَنْدَادِ... لِأَنَّ اللّٰهَ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا نِدَّ لَهُ وَلَا نَدِيدَ۔ یعنی جب أَشْرَكَ بِاللّٰهِ (اس نے اللہ پاک سے شرک کیا) کہا جائے تو اس کا معنیٰ ہوتا ہے: اس نے کسی اور کو اللہ پاک کے مُلک میں شریک بنا دیا حالانکہ اللہ کریم اس سے بلند و برتر ہے۔ شرک کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ پاک کے رب ہونے میں کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اللہ کریم کی ذات شریکوں اور ہمسروں سے پاک ہے کیونکہ اللہ پاک واحد ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، نہ اس کی کوئی نظیر ہے اور نہ ہی کوئی مثل۔[5]

دینی مدارس میں سبقاً پڑھائی جانے والی عقائد کی مشہور کتاب "شرحِ عقائدِ نسفیہ" میں حضرت علامہ سعدُ الدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اَلْإِشْرَاكُ هُوَ إِثْبَاتُ الشَّرِيكِ فِي الْأُلُوهِيَّةِ، بِمَعْنَى وُجُوبِ الْوُجُودِ كَمَا لِلْمَجُوسِ أَوْ بِمَعْنَى اسْتِحْقَاقِ الْعِبَادَةِ كَمَا لِعَبَدَةِ الْأَصْنَامِ یعنی مجوسیوں (آگ کی عبادت کرنے والوں) کی طرح کسی کو واجبُ الوجود جان کر اُلوہیت میں شریک کرنا یا بُت پرستوں کی طرح کسی کو عبادت کا حقدار سمجھنا شرک کرنا کہلاتا ہے۔[6]

حضرت امام سعدُ الدّین تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ شرک کے لئے تین صورتوں میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے: (1) غیرِ خدا کو واجبُ الوجود ماننا (یعنی جس کا ہونا ضروری ورنہ ہونا محال ہو) اگرچہ عبادت کے لائق نہ سمجھے یہ شرک ہے (2) غیرِ خدا کو عبادت کا مستحق سمجھنا اگرچہ واجبُ الوجود ہونے کا عقیدہ نہ رکھے (3) غیرِ خدا کو واجبُ الوجود بھی مانے اور اسے عبادت کا مستحق بھی سمجھے۔

ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک بھی پائی گئی تو شرک پایا جائے گا، اگر ان میں سے کوئی ایک صورت بھی نہ پائی جائے تو ایسی صورت شرک کے علاوہ کچھ بھی ہو سکتی ہے۔

کیا کفارِ مکہ مشرک تھے؟ خبردار! کسی ذہن میں یہ بات ہرگز نہ آئے کہ کفارِ مکہ تو اپنے جھوٹے خداؤں کو واجبُ الوجود نہیں مانتے تھے پھر وہ مشرک کیسے؟ اسے یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ صرف واجبُ الوجود ماننا ہی شرک نہیں بلکہ غیرِ خدا کو مستحقِ عبادت سمجھنا بھی شرک ہے جیسا کہ (شرح عقائد کی) عبارت سے واضح ہے۔ کفارِ مکہ اپنے جھوٹے خداؤں کو عبادت کا مستحق جان کر اُن کی پوجا کیا کرتے تھے جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: اور اللہ کے سوا ایسی چیز کو پوجتے ہیں جو ان کا کچھ نقصان کرے اور نہ کچھ بھلا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے یہاں ہمارے سفارشی ہیں۔[7] مشرکین بتوں کی عبادت بھی کرتے تھے اور انہیں اللہ پاک کی بارگاہ میں اپنا شفیع بھی مانتے تھے۔ گویا ان کے دو جُرم تھے: (1) غیرِ خدا کو مستحقِ عبادت سمجھنا (2) اللہ پاک کی بارگاہ میں انہیں مُقرّب سمجھنا جو کہ مقرب ہرگز نہیں ہیں۔ اس لئے بلاشبہ کفارِ مکہ مشرک تھے۔

(شرک کی اقسام اور مفید معلومات جاننے کے لئے آئندہ شمارے میں قسط 2 عنوان "شرک کی اقسام اور اس کی صورتیں" مطالعہ فرمایئے۔)

(1) پ21، لقمان:13 (2) پ6، المآئدۃ:72 (3) پ17، الحج:31 (4) مسند امام احمد، 8/249، حدیث:22136 (5) لسان العرب، 2073 ملتقطاً (6) شرح عقائد نسفیہ، ص203 (7) پ11، یونس:18۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

1 نماز کے بعد آیۃُ الکرسی کب پڑھیں؟

سوال: حدیثِ پاک[1] میں نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے، یہ فرضوں کے بعد پڑھنی چاہئے یا سنّتوں وغیرہ کے بعد؟

جواب: فرضوں کے بعد طویل ذِکر و اَذْکار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے مگر آیۃُ الکرسی طویل نہیں ہے اسے فرضوں کے بعد پڑھ سکتے ہیں، نیز جن نمازوں میں فرضوں کے بعد سنّتیں وغیرہ ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشا ان میں سنّتیں وغیرہ پڑھنے کے بعد بھی پڑھ سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول 1441ھ)

2 کالی بلی اور بدشگونی

سوال: بعض لوگ کالی بلی سے بدشگونی لیتے ہیں، کیا اس سے نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے؟

جواب: (بعض لوگ) یہ بدشگونی لیتے ہیں کہ جب کہیں (سفر پر) جا رہے ہوتے ہیں اور سامنے سے کالی بلی گزر جائے تو وہ واپس آجاتے ہیں کہ کوئی حادثہ یا نقصان وغیرہ ہو جائے گا۔ اِس طرح بدشگونی لینا ناجائز و حرام ہے، بدشگونی نہیں لینی چاہئے البتہ اچھا شگون لے سکتے ہیں، جیسے صبح کسی کام سے گھر سے نکلے اور کسی نیک نمازی آدمی سے ملاقات ہو گئی تو اب اچھا شگون لے سکتے ہیں کہ مَاشَآءَ اللہ آج صبح صبح نیک آدمی ملا ہے اِنْ شَآءَ اللہ آج کا دن اچھا گزرے گا، یہ نیک شگون لینا جائز ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6 ربیع الاول 1441ھ)

(بدشگونی کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "بدشگونی" پڑھئے)

3 روٹی سے ہاتھ صاف کرنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ کھانا کھاتے ہوئے روٹی سے ہاتھ صاف کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: روٹی سے ہاتھ صاف کرنا ادب کے خلاف ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 26 ربیع الاول 1441ھ)

4 باوضو سونے کی فضیلت

سوال: جب ہم رات کو سو جاتے ہیں تو ہماری روح کہاں چلی جاتی ہے؟

جواب: جب کوئی باوضو سوتا ہے تو اس کی روح کو عرش تک لے جایا جاتا ہے۔ (قوت القلوب، 1/76 - مدنی مذاکرہ، 19 ربیع الاول 1441ھ)

(1) حضرت علی کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو منبر پر فرماتے سنا، جو ہر نماز کے بعد آیۃُ الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز مانع نہیں سوا موت کے (یعنی مرتے ہی جنت میں چلا جائے)۔ (شعب الایمان، 2/458، حدیث: 2395، بہارِ شریعت، 1/54)

5 دوپٹا اور نماز

سوال: عورت کا بغیر دوپٹے کے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: عورت کو نماز میں سر کے بال چھپانا فرض ہے، ننگے سر نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اگر ننگے سر نماز پڑھے گی تو نماز نہیں ہوگی، اسی طرح اتنا باریک دوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھنا جس سے بالوں کی سیاہی (یا رنگت) نظر آرہی ہو تو بھی نماز نہیں ہوگی۔ عورت کو دوپٹا یا چادر اتنی موٹی اوڑھ کر نماز پڑھنی چاہئے کہ سر کے بالوں کی سیاہی (یا رنگت) ظاہر نہ ہو۔

(مدنی مذاکرہ، 30 ربیع الاول 1441ھ)

6 منہ بولی بہن سے پردہ

سوال: میں نے ایک لڑکی کو اپنی بہن بنایا ہے اور میرا اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا سگی بہنوں کی طرح ہے، کیا یہ جائز ہے؟

جواب: منہ بولی بہن سے بھی پردے کا حکم ہے اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا جائز نہیں ہے۔[2] کسی کو بہن بنانے سے وہ حقیقی سگی بہن نہیں بن جائے گی، اس سے شادی بھی جائز ہے لہٰذا اس سے پردہ کرنا ضروری ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 05 ربیع الاول 1441ھ)

(پردے کے بارے میں تفصیلی احکام جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" پڑھئے)

7 ولیمہ کب کرنا سنّت ہے؟

سوال: ولیمہ کرنا سنّت ہے، اگر کوئی کسی وجہ سے ولیمہ نہیں کر سکا اور شادی کو پانچ سال گزر گئے ہوں اور اب وہ ولیمہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: پہلی رات گزارنے کے بعد دو دن کے اندر اندر ولیمہ کرنا سنّت ہے، شادی کے پانچ سال بعد ولیمے کی سنت ادا نہیں ہوگی کیونکہ اب ولیمہ کرنے کا وقت نہیں رہا۔ بعض لوگ دھوم دھام سے ولیمہ کرنے کے لئے ولیمے کا وقت نکال دیتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہئے، اس کے لئے کارڈ چھپوانا، شامیانے لگوانا یا ہال بُک کروانا، دو چار کھانے پکوانا کوئی شرط نہیں ہے، آپ دو چار دوستوں کو جمع کرکے کوئی بھی سادہ غذا ولیمے کی نیّت سے کھلا دیں، ولیمہ ہو جائے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 30 ربیع الاول 1441ھ)

8 مسجد میں اسپرے کرنا کیسا؟

سوال: کیا مسجد میں مچھر مار اسپرے یا کوائل استعمال کر سکتے ہیں؟

جواب: اگر اس میں بدبو نہ ہو اور نقصان بھی نہیں پہنچتا ہو تو کر سکتے ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 30 ربیع الاول 1441ھ)

9 کیا اپنی محنت سے ولایت حاصل کی جاسکتی ہے؟

سوال: ولایت کب اور کیسے ملتی ہے؟

جواب: ولایت صرف و صرف اللہ پاک کی عطا سے ملتی ہے، ولایت وہبی یعنی عطائی ہے کسبی نہیں ہے یعنی کوئی محنت و کوشش کرکے ولایت حاصل نہیں کر سکتا کہ میں خوب نیک اعمال یا عبادت کرلوں اور مجھے ولایت مل جائے، ایسا نہیں ہے۔ بعض کو پیدا ہوتے ہی اللہ پاک ولایت عطا فرما دیتا ہے جیسا کہ ہمارے مرشد حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ پیدائشی ولی تھے، جب آپ پیدا ہوئے تو آپ کی زبان پر اللہ اللہ جاری تھا (بحقائق فی الحدائق، 1/139 ماخوذاً) اور آپ نے پیدا ہوتے ہی روزہ رکھ لیا تھا دن کے وقت میں اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیا۔

(بہجۃ الاسرار، ص172-مدنی مذاکرہ، 30 ربیع الاول 144ھ)

غوث اعظم متقی ہر آن میں
چھوڑا ماں کا دودھ بھی رمضان میں

---

(2) پردے کے بارے میں سوال جواب میں ہے: کسی کو باپ، بھائی یا منہ بولا بیٹا بنا لینے سے وہ حقیقی باپ، بھائی اور بیٹا نہیں بن جاتا۔ ان سے تو نکاح بھی جائز ہے۔ ہمارے معاشرے میں منہ بولے رشتوں کا رواج عام ہے، کوئی مرد کسی کو "ماں" بنائے ہوئے ہے، کوئی لڑکی کسی کو "بھائی" بنا بیٹھی ہے تو کسی خاتون نے کسی کو "بیٹا" بنا لیا ہے، کوئی کسی جوان لڑکی کا منہ بولا چچا ہے تو کوئی منہ بولا باپ اور پھر بے پردگی، بے تکلفی اور مخلوط، خلوتوں وغیرہ کے گناہوں کا سیلاب امڈ آتا ہے، اَلْاَمان وَالْحَفِیظ۔ کسی کے ساتھ منہ بولے رشتے قائم کرنے والوں اور والیوں کو اللہ سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ یقیناً شیطان پیچھے سے وار کرنے سے نہیں چوکتا۔ حدیث پاک میں آتا ہے: "دنیا اور عورتوں سے بچو کیونکہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا فتنہ عورتوں کی وجہ سے اٹھا۔" (مسلم، ص1124، حدیث:6948، پردے کے بارے میں سوال جواب، ص67، 68 ملتقطاً)

مہمان نوازی اور اخلاص

(یہ مکتوب شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی طرف سے نظرِ ثانی اور قدرے تغیّر کے ساتھ پیش کیا جارہا ہے۔)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اللہ پاک آپ کو دونوں جہانوں کی بھلائیوں سے مالا مال فرمائے اور بے حساب بخشے اور میرے ساتھ بھی یوں ہی ہو۔ اٰمین۔

سات مدنی پھول: 1 ”کہاں، کیا اور کتنا بولنا چاہئے“، جس کو یہ گُر آجائے وہ بہت سارے فتنوں سے بچ رہتا ہے 2 اپنے عُیوب کی اصلاح میں جو مشغول ہوگا اُسے دوسروں کے عیب نظر ہی نہیں آئیں گے 3 کسی کے ساتھ کئے ہوئے احسان (خلاف تعاون، طعام و تحفہ یا سواری کی فراہمی) کا دوسروں کے آگے تذکرہ نہیں کرنا چاہئے کہ جس پر احسان کیا گیا ہے اگر اُسے پتا چلے گا تو اس کو سخت ایذا پہنچ سکتی ہے 4 اللہ پاک کی رضا کے لئے احسان ہونا چاہئے، اگر کسی کی مہمان نوازی کی اور اُس نے جوابی مہمان نوازی نہیں کی تو اس کا دوسرے کے آگے گِلہ و شکوہ کیا تو گویا وہ مہمان نوازی یا تعاون وغیرہ اللہ پاک کے لئے نہیں بلکہ اس لئے تھا کہ یہ بھی اِس کے ساتھ ایسا ہی کرے تاکہ اُدلا بدلا ہوجائے 5 اِخلاص تو یہ ہے کہ جس کے ساتھ بھلائی کی اُس سے شکریہ کی بھی طلب نہ رکھے 6 یہ بھی اخلاص کا تقاضا ہے کہ نیک کام کرنے والا کسی کے ذریعے حوصلہ افزائی کی طمع نہ رکھے بلکہ کوئی تعریف کرے تب بھی یہ چیز اُسے دلی طور پر ناپسند ہو 7 فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: عُجْب (یعنی خود پسندی) 70 سال کے اعمال برباد کرتی ہے۔ (جامع صغیر، ص127، حدیث:2074)

خود پسندی کی تعریف: ”اپنے کمال (مثلاً علم، عمل، دولت، ذہانت، خوش الحانی اور منصب وغیرہ) کو اپنا کارنامہ سمجھنا اور اِس کے چِھن جانے سے بے خوف ہوجانا“، گویا خود پسند شخص نعمت پاکر عنایت کرنے والے ربُّ العزّت کی طرف اس کی نسبت کرنا ہی بھول جاتا ہے۔ (شیطان کے بعض ہتھیار، ص17 بتصرف)

شہزادوں اور تمام اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں میرا سلام!
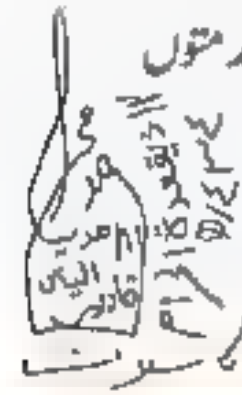
اللہ پاک کی بارگاہ میں مجھ گناہ گار کی بے حساب مغفرت کی دعا فرماتے رہئے۔

وَالسَّلَامُ مَعَ الْاِکْرَام

وضو کا ایک اہم مسئلہ

(وضو کرتے ہوئے) آنکھ کے کوئے (یعنی ناک کی طرف والے آنکھ کے کونے) پر پانی بہانا فرض ہے مگر سُرمہ کا جرم کوئے یا پلک میں رہ گیا اور وُضو کرلیا اور اطلاع نہ ہوئی اور نماز پڑھ لی تو حَرَج نہیں نماز ہوگئی، وُضو بھی ہوگیا اور اگر معلوم ہے تو اسے چُھڑا کر پانی بہانا ضرور ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/290)

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی رہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چھ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

① کھانے کے اوّل، آخر میں نمکین یا میٹھی چیز کھانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کھانے کا اوّل اور آخر نمک یا نمکین چیز کھا کر کرنا چاہئے یا آخر میں میٹھی چیز بھی کھانی چاہئے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

کھانے کا اوّل اور آخر نمک یا نمکین سے کرنا چاہئے کہ یہ سنّت ہے اور اس میں بہت سی بیماریوں سے حفاظت ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”من ابتدأ غداءہ بالملح، أذهب عنه سبعين نوعا من البلاء“ ترجمہ: جو اپنے کھانے کی ابتداء نمک یا نمکین سے کرے اس سے ستّر قسم کی بلائیں دور کر دی جاتی ہیں۔ (شعب الایمان، 5/100)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

② عصر و عشاء کی سنّتِ قبلیہ پڑھنے کے دوران جماعت کھڑی ہوجائے تو کیا کریں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر مسجد میں سنّتِ غیر مؤکدہ جیسے عصر یا عشاء کی قبلیہ چار رکعت سنّتیں پڑھ رہے ہوں اور وہاں پر عصر یا عشاء کی جماعت قائم ہوجائے تو یہ سنّتیں چار کی بجائے دو پڑھ کر جماعت میں شامل ہوسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مذکورہ صورت میں عصر یا عشاء کی سنّتِ غیر مؤکدہ کی دو رکعتیں پوری کرکے جماعت میں شامل ہوجائے گا جبکہ تیسری رکعت کے لئے کھڑا نہ ہوا ہو کیونکہ سنّتِ غیر مؤکدہ نفل کے حکم میں ہیں اور نفل میں ہر دو رکعتیں جداگانہ شمار کی جاتی ہیں۔ اگر تیسری کے لئے کھڑا ہوگیا تو پھر چار رکعتیں پوری کرلے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری

③ ویڈیو گیم کھیلنا اور اس کی اجرت لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ویڈیو گیم کھیلنا کیسا ہے؟ اور اس کی اجرت لینا کیسا ہے؟ اگر کوئی دکاندار لے چکا ہو تو اس کے لئے کیا احکام ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ویڈیو گیم عام طور پر جس طرح کھیلنا مروّج ہے، ناجائز و حرام ہے کہ میوزک و بدنگاہی وغیرہ اس کے عموماً لازمی جز و ہیں اور یہ دونوں ناجائز و گناہ ہیں۔ اگر ویڈیو گیم ان گناہوں پر

مشتمل نہ ہو تو بھی چونکہ عموماً بطورِ لہو و عبث کھیلی جاتی ہے، اس لئے ممنوع ہے کہ کسی عبث میں وقت ضائع کرنا ممنوع ہے، اور ویڈیو گیمز کی اجرت بیناناجائز و حرام ہے، لہٰذا دکاندار نے جتنی رقم اجرت میں حاصل کی ہے، وہ دینے والوں کو واپس کرے اور اگر دینے والوں کا پتا نہ ہو تو اسے صدقہ کر دے، کیونکہ یہ لہو و معصیت پر اجارہ ہے، جس کی اجرت کا یہی حکم ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو واصف محمد آصف عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

4 قراٰنِ کریم کی تلاوت سننے کا زیادہ ثواب ہے یا کرنے کا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بہارِ شریعت میں یہ حکم مذکور ہے: ”قراٰن مجید سننا، تلاوت کرنے اور نفل پڑھنے سے افضل ہے۔“ زید کہتا ہے کہ افضل تو قراٰنِ مجید سننا ہی ہے لیکن ثواب زیادہ تلاوت کرنے والے کے لئے ہے؟ کیا زید کا یہ کہنا درست ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

زید کی بات درست نہیں ہے بلکہ جس طرح قراٰنِ مجید کی تلاوت سننا، خود تلاوت کرنے سے افضل ہے اسی طرح ثواب بھی سننے والے کے لئے ہی زیادہ ہے اور اس کی وجہ ہمارے فقہائے کرام نے یہ بیان کی ہے کہ سننا فرض ہے اور تلاوت کرنا نفل و مستحب ہے، اور یہ واضح سی بات ہے کہ فرض پر عمل کرنا نفل و مستحب پر عمل کرنے سے افضل ہوتا ہے اور اس کا ثواب بھی زیادہ ہوتا ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سعید قادری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

5 نمازِ جنازہ کا ایک اہم مسئلہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میت کا فقط سر نہ ہو جبکہ باقی پورا جسم موجود ہو تو نمازِ جنازہ ہوگی یا نہیں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

مذکورہ میت کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ کیونکہ مذکورہ صورت میں میت کے سر کے علاوہ باقی حصہ موجود ہے اور جب میت کے جسم کا اکثر حصہ موجود ہو اگرچہ سر نہ ہو یا اکثر حصہ تو نہیں ہے لیکن آدھا حصہ سر سمیت موجود ہو تو نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی۔ البتہ اگر آدھے حصے کے ساتھ سر نہیں ہے یا آدھے سے بھی کم جسم ہے تو اسے بغیر غسل دیئے، بغیر نمازِ جنازہ پڑھے دفن کر دیا جائے گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو احمد محمد انس رضا عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

6 مغرب کے بعد بچوں کا باہر نکلنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ مغرب کے بعد بچوں کے باہر نکلنے کے حوالے سے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَاب

جب رات کی ابتدا ہو یعنی مغرب کا وقت شروع ہو تو بچوں کو باہر جانے سے روکنے کا حکم حدیثِ پاک میں فرمایا گیا ہے کہ یہ شیاطین کے منتشر ہونے کا وقت ہے اگر اس وقت بچے باہر جائیں تو ان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے، اور یہ حکم وجوب کے لئے نہیں ہے، بلکہ مصلحت کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے ہے تو مناسب ہے کہ اس پر عمل کیا جائے اور اسے زیادہ سے زیادہ مستحب کہہ سکتے ہیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
محمد سعید قادری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

جنّت کی ضامن نیکیاں

سید الماجد نقشبندی عطاری مدنی*

اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نیک اعمال کرنے والوں کو جہاں کثیر بشارتوں سے نوازا ہے وہیں مختلف نیک اعمال کرنے اور گناہوں سے بچنے پر جنّت کی ضمانت بھی عطا فرمائی ہے، چنانچہ

جنّت کی ضمانت پر مشتمل 6 فرامینِ مصطفےٰ

❶ تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ عرض کی گئی: وہ چھ چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔[1]

❷ میرے لئے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ، میں تمہارے لئے جنّت کا ضامن ہوں۔ (1) بات بولو تو سچ بولو (2) وعدہ کرو تو پورا کرو (3) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (4) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (5) اپنی نگاہوں کو پست کرو اور (6) اپنے ہاتھوں کو روکو۔[2] ❸ مسجد ہر پرہیزگار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ پاک اسے اپنی رحمت، رضا اور پُل صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنّت کی ضمانت دیتا ہے۔[3] پیارے اسلامی بھائیو! ”دعوتِ اسلامی“ مسجدوں سے دور ہو جانے والے اسلامی بھائیوں کو پھر سے مسجد کا رُخ کروانے کے لئے بھی کوشاں ہے تاکہ ہماری مساجد آباد رہ سکیں، آئیے! آپ بھی دعوتِ اسلامی کی ”مسجد بھرو تحریک“ کا حصّہ بن جائیے اور مسجد کو آباد رکھنے کے لئے اپنا حصّہ ڈالئے۔ مسجد آباد رکھنے والوں سے اللہ تعالیٰ کتنا راضی ہوتا ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے کہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب کوئی بندہ ذکر و نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ پاک اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔[4] ❹ جھوٹ ترک کرنے والے کو جنّت کے وَسْط (درمیان) میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اگرچہ وہ مزاح کے طور پر جھوٹ بولتا ہو اور اچھے اَخلاق والے کو جنّت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔[5] ❺ جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ کسی سے سوال نہ کرے گا تو میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت سیّدُنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ میں ضمانت دیتا ہوں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر حضرتِ سیّدُنا ثوبان رضی اللہ عنہ گھوڑے پر سُوار ہوتے اور آپ کا کوڑا (Whip) نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اُتر کر خود ہی کوڑا اٹھاتے تھے۔[6] ❻ تین شخص ایسے ہیں کہ اگر زندہ رہیں تو رزق دیئے جائیں اور اگر مر جائیں تو اللہ پاک انہیں جنّت میں داخل فرمائے گا: (1) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے اللہ کریم اس کا ضامن ہے (2) جو مسجد کی طرف چلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے (3) جو اللہ کی راہ میں نکلے اللہ پاک اس کا ضامن ہے۔[7]

اللہ پاک ہمیں بھی مذکورہ اچھی صفات اور اچھے اعمال کو اپنا کر جنّت کی نعمتوں کا حق دار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) معجم اوسط، 3/396، حدیث: 4925 (2) مستدرک للحاکم، 5/3.5، حدیث: 8130 (3) مجمع الزوائد، 2/34، حدیث: 2026 (4) ابن ماجہ، 1/438، حدیث: 800 (5) ابو داؤد، 4/332، حدیث: 4800 (6) ابن ماجہ، 2/401، حدیث: 1837 (7) صحیح ابن حبان، 1/359، حدیث: 499۔

* ذمہ دار شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا، اس کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اسلام میں بنیادی طور پر چار قسم کی عبادتیں فرض ہیں: 1 حج: ساری عمر میں ایک مرتبہ فرض ہے مگر صرف اس مسلمان پر جس میں آٹھ شرائط پائی جاتی ہوں،[2] اس کی ادائیگی پر 8ذوالحجہ سے لے کر 12 ذوالحجہ تک 5 دن لگتے ہیں 2 زکوٰۃ: یہ سالانہ فرض ہے جس کی ادائیگی میں چند منٹ بھی نہیں لگتے کیونکہ اس میں سال پورا ہونے پر مال کا 2.5٪ (چالیسواں حصہ) زکوٰۃ کے مستحق کو دینا ہوتا ہے، یہ بھی صرف اس مسلمان کے مال پر واجب ہوتی ہے جس پر شرائط پوری ہوتی ہوں 3 روزہ: پورے رمضان کے روزے رکھنا بھی سالانہ عبادت ہے جو ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے لیکن اس میں کسی خاص جگہ اور انداز پر وقت گزارنا لازم نہیں ہوتا بلکہ اپنے روز مرہ کے کام کاج میں مصروف رہتے ہوئے صرف کھانے پینے اور روزے کو توڑنے والی دیگر چیزوں سے بچنا ہوتا ہے 4 نماز: ہر عاقل بالغ مسلمان پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز کی ادائیگی کے دوران ہم کوئی دوسرا کام نہیں کرسکتے۔ ایک اندازے کے مطابق پانچوں نمازوں کو ادا کرنے میں روزانہ 24 گھنٹے کے 1440 منٹ میں سے محض 85 منٹ یعنی ایک گھنٹہ 25 منٹ وقت لگتا ہے بقیہ 1355 منٹ ہم اپنی مرضی کے دینی و دنیاوی کاموں میں خرچ کرسکتے ہیں۔ لیکن افسوس! ہم مسلمانوں کی غفلت کا عالم یہ ہے کہ شاید ایک فیصد مسلمان باقاعدگی سے پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہوں گے، حالانکہ نماز ادا کرنے پر ثواب اور نہ پڑھنے پر عذاب ہے۔ چنانچہ

جنّت میں داخلہ: اللہ کریم کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری اُمّت پر (دن رات میں) پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور میں نے یہ عہد کیا ہے کہ جو ان نمازوں کی اُن کے وقت کے ساتھ پابندی کرے گا میں اس کو جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو پابندی نہیں کرے گا تو اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔[3]

نماز سے گناہ دُھلتے ہیں: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اگر تمہارے کسی کے صحن میں نہر ہو، ہر روز وہ پانچ بار اُس میں غسل کرے تو کیا اس پر کچھ میل رہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کی: جی نہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: نماز گناہوں کو ایسے ہی دھو دیتی ہے جیسے پانی مَیل کو دھوتا ہے۔[4]

ہولناک جہنمی کنواں: بے نمازی کان کھول کر سنیں کہ جہنم میں ایک "غَیّ" نامی وادی ہے اس کی گرمی اور گہرائی سب سے زیادہ ہے اس میں ایک ہولناک کنواں ہے جس کا نام "ہَبْ ہَبْ" ہے جب جہنم کی آگ بجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کنویں کو کھول دیتا ہے جس سے وہ بدستور بھڑکنے لگتی ہے یہ ہولناک کنواں بے نمازیوں، زانیوں، شرابیوں، سود خوروں اور ماں باپ کو ایذا دینے والوں کے لئے ہے۔[5]

آخر نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ کچھ لوگ وہ ہیں جو پانچوں وقت کی نماز نہیں پڑھتے، بعض فجر یا عشا چھوڑ کر باقی نمازیں پڑھ لیتے ہیں،

* چیف ایڈیٹر
ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ایسے لوگ آخر پانچوں وقت کی نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ انہیں کیا کیا رکاوٹیں پیش آتی ہیں؟ ان میں سے 9 بڑی رکاوٹوں کی نشاندہی کرنے کے بعد ان کا حل مختصر طور پر پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے:

1 نفس و شیطان: نفس ہمارا پوشیدہ اور شیطان کھلا دشمن ہے، یہ دونوں کبھی نہیں چاہیں گے کہ ہم اپنے ربِّ کریم کے احکامات پر عمل کرکے جنّت میں چلے جائیں، لہٰذا یہ ہمیں مختلف طریقوں سے ورغلا کر نماز سے دور رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، اگر ہم نمازی بننا چاہتے ہیں تو نفس و شیطان کا مقابلہ شریعت کے سکھائے ہوئے طریقے کے مطابق کرنا ہوگا۔ (نفس و شیطان کی چالبازیاں اور ان کا علاج جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب احیاء العلوم مترجم کی جلد 3 کا مطالعہ مفید ہے۔)

2 آنکھ نہیں کھلتی: یہ فجر نہ پڑھنے والوں کی اکثریت کا مسئلہ ہوتا ہے، ایسے لوگ اگر عشا کے بعد جلد سو جائیں اور اٹھنے کے لئے الارم لگالیں یا کسی پکے نمازی سے بول دیں کہ آپ کو فجر کے لئے اٹھا دے تو یہ مسئلہ حل ہوسکتا ہے، انہوں کو جب ٹرین یا فلائٹ پکڑنی ہوتی ہے تب بھی تو آنکھ کھلنے کا کوئی نہ کوئی بندوبست کرتے ہی ہیں اور آنکھ کھل بھی جاتی ہے الغرض ”نیت صاف، منزل آسان“۔ لیکن یہ خیال رہے جیسے ہی آپ کو اٹھایا جائے تو فوراً بستر چھوڑ دیں ورنہ شیطان اپنا کام دکھا دے گا، جیسا کہ نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی سوتا ہے تو شیطان اس کی گُدّی (یعنی گردن کے پچھلے حصے) میں تین گرہیں (یعنی گانٹھیں) لگا دیتا ہے، ہر گرہ پر یہ بات دل میں بٹھاتا ہے کہ ابھی رات بہت ہے سو جا، پس اگر وہ جاگ کر اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اگر وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور نماز پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، پھر وہ خوش خوش اور تروتازہ ہو کر صبح کرتا ہے، ورنہ غمگین دل اور سستی کے ساتھ صبح کرتا ہے۔[5]

حافظِ ملت مولانا عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے میلاد شریف کے ایک جلسہ میں نماز کی اہمیت اور فرضیت کا بیان کرتے ہوئے فجر کے وقت آنکھ نہ کھلنے کے عمومی عذر کو پیش کرکے فرمایا: بتاؤ ایسا انسان جو کئی راتوں سے جاگا ہوا ہو، تھکا ہارا ہو، کسی اچھے کمرے میں اس کے لئے اچھے سے اچھا آرام دہ بستر لگا دو اور ہر طرح کے آرام کا سامان مہیا کردو اب اس تھکے ہارے انسان سے اس کمرے میں سونے کے لئے کہہ دو اور ساتھ میں یہ بھی کہہ دو کہ کمرے میں ایک سانپ رہتا ہے تو بتاؤ اس تھکے ماندے اور کئی راتوں کے جاگے ہوئے انسان کو اس آرام دہ کمرے میں نیند آئے گی؟ مجمع میں سے کسی نے کہا: نہیں! تو فرمایا: کیوں نیند نہیں آئے گی، اسی لئے کہ اس انسان کے دل میں سانپ کا ڈر سما گیا، سانپ کا خوف پیدا ہو گیا تو اب اس کی نیند غائب ہوگئی۔ جب سانپ کے خوف سے نیند اُڑ سکتی ہے تو خدا کا خوف دل میں ہو اور نماز کے وقت نیند آجائے یہ کیسے ہوسکتا ہے![6]

3 مصروفیات: بعض لوگ کاروبار اور نوکری کی مصروفیت یا گھریلو تقریبات کی وجہ سے نماز قضا کردیتے ہیں۔ بعض تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ رزقِ حلال کمانا بھی عبادت ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اپنی اور اپنے اہل و عیال کی پرورش کیلئے رزقِ حلال کی تلاش بھی عبادت ہے، لیکن رزقِ حلال کی تلاش فرض نماز میں ادائیگی میں رکاوٹ کیسے بن گئی! ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو پانچ وقت کے نمازی ہوتے ہیں اور رزقِ حلال بھی کما رہے ہوتے ہیں۔ اب رہے مختلف تقریبات کی وجہ سے نمازیں قضا کرنے والے تو یہ سستی اور کاہلی ہی ہے ورنہ تقریب کے دوران نماز کا وقت آنے پر ترتیب بنا کر مسجد میں باجماعت نماز ادا کی جاسکتی ہے ورنہ جو مصروفیت ہمیں ربِّ پاک کے احکام پر عمل سے روک دے اس مصروفیت کو تو فوراً سے پیشتر چھوڑ دینا چاہئے۔

4 سفر: سفر کی وجہ سے بھی لوگ نمازیں قضا کر دیتے ہیں ان میں بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو عام حالات میں تو نمازیں پڑھتے ہیں لیکن سفر میں نہیں پڑھتے۔ سوچنا چاہئے کہ سفر کی وجہ سے کھانا پینا اور سونا سب جاری رہتا ہے لیکن سستی صرف نماز ادا کرنے میں ہوتی ہے، فی زمانہ جبکہ سفر میں سہولیات بڑھ چکی ہیں تھوڑی سی کوشش کرکے نماز قضا کرنے سے بچا جا سکتا ہے، بات وہی ہے کہ جس نے پڑھنی ہو اس کے لئے راستے بہت اور جس نے نہیں پڑھنی اس کے لئے بہانے بہت! اللہ پاک عقلِ سلیم دے۔

5 کپڑے صاف نہیں ہیں: یہ عذر عموماً ان لوگوں کا ہوتا ہے

جو کار مکینک، خراد یا ایسے پیشے سے وابستہ ہوتے ہیں جس میں کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں۔ ایسے تمام پیشہ ور محنت کش اسلامی بھائیوں کی بارگاہ میں مدنی التجا ہے کہ اپنا ایک پاک صاف سوٹ ساتھ رکھیں اور نماز کے وقت اسے پہن کے نمازِ باجماعت کی پابندی فرمایا کریں۔ عموماً مزدور اسلامی بھائی صاف لباس میں ہی اپنے کام پر روانہ ہوتے ہیں، کام کاج کے کپڑے ساتھ لے کر جاتے ہیں، ایسی صورتِ حال میں نماز کے وقت بآسانی کپڑے تبدیل کرکے نماز باجماعت ادا کی جاسکتی ہے۔

6 **لمبی امیدیں:** لمبی امیدیں نیکی کے کام میں غفلت کا سبب بنتی ہیں، انسان یہ سوچ کر اپنی نماز قضا کر دیتا ہے کہ ابھی زندگی کافی ہے، آخری عمر میں جا کر نمازی بن جاؤں گا وغیرہ وغیرہ یہ سب شیطان کے ڈھکوسلے ہیں، ایسے بھی بزرگانِ دین گزرے ہیں کہ جب نماز ادا کرتے تو اپنی ہر نماز کو آخری نماز تصور کرکے ادا فرماتے۔ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی نماز کا حال دریافت کیا گیا، تو فرمایا: جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو اچھی طرح وُضو کرتا ہوں پھر اس مقام پر آتا ہوں جہاں نماز ادا کرنی ہے وہاں بیٹھ کر تمام اعضاء کو جمع کرتا ہوں یعنی انہیں حالتِ اطمینان میں لاتا ہوں۔ پھر میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو کعبۃُ اللہ کو اپنے سامنے رکھتا ہوں، پل صراط کو قدموں تلے، جنّت کو سیدھی جانب، جہنم کو بائیں جانب اور مَلَکُ الموت کو اپنے پیچھے تصور کرتا ہوں۔ پھر اس نماز کو اپنی آخری نماز سمجھ کر خوف و اُمید کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، بلند آواز سے تکبیر کہہ کر ترتیل کے ساتھ قراءت کرتا ہوں، پھر عاجزی کے ساتھ رکوع اور خشوع کے ساتھ سجود ادا کرتا ہوں۔ پھر اپنی اُلٹی سُرین پر بیٹھ کر سیدھا پیر کھڑا کر لیتا ہوں اور ساری نماز میں اخلاص کا خوب خیال رکھتا ہوں۔ پھر (بھی) میں نہیں جانتا کہ یہ نماز بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہوئی یا نہیں؟[8]

7 **گناہوں کی عادت:** گناہوں کی شیطانی مذمت میں مبتلا ہو کر انسان بہت سارے نیک اعمال سے محروم ہو جاتا ہے، دل کی سختی کی وجہ سے نیکی کی کوئی بات ایسے انسان پر اثر انداز نہیں ہوتی، اس کا نماز پڑھنے کو دل نہیں کرتا، مسجد میں چلا بھی جائے تو اسے گھبراہٹ ہونے لگتی ہے حالانکہ مومن کی مثال مسجد میں ایسی ہے جیسے پانی میں مچھلی کہ جب تک مچھلی پانی میں ہوتی ہے زندہ رہتی ہے، اسی طرح جب تک بندۂ مومن مسجد میں رہتا ہے اُسے روحانی غذا ملتی رہتی ہے، وہ بندۂ مومن جس کا دل لگاؤ مسجد سے مضبوط ہو قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوگا۔[9]

بہرحال ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ نیکوں کی صحبت اختیار کرے، اور کل نہیں بلکہ ابھی سے نمازیں ادا کرنا شروع کر دے، اللہ نے چاہا تو نمازوں میں اس کا جی لگ ہی جائے گا۔

8 **نماز پڑھنا نہیں آتی:** کچھ بے چارے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ نہیں نماز پڑھنا نہیں آتی کیونکہ انہوں نے نماز کبھی پڑھی نہ سیکھی۔ اب کسی کے ترغیب دلانے پر ذہن بنتا بھی ہے تو شرم کے مارے کسی سے کہتے بھی نہیں کہ ہمیں نماز سکھا دو۔ ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت کئی قسم کے کورسز ہوتے ہیں جن میں صرف 7 دن کا فیضانِ نماز کورس بھی ہے جس میں وُضو، غسل اور نماز پڑھنے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے اور اس کورس میں شرکت کرکے نماز سیکھی جاسکتی ہے۔

9 **غلط ترجیحات:** ہماری غلط ترجیحات بھی نمازی بننے میں رکاوٹ ہیں، عقل مند مسلمان دُنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے، اگر ہم اپنی نیند، دوستوں کی بیٹھک، گھر والوں کے ساتھ گپ شپ کرنے اور دیگر چیزوں پر نماز کو ترجیح دینا شروع کر دیں تو ممکن ہی نہیں کہ ہم ایک بھی نماز قضا کرنے کی جرأت کریں۔

اے عاشقانِ رسول! اگر غور کیا جائے تو مزید کئی قسم کی رکاوٹیں سامنے آئیں گی، اب ہم پر لازم ہے کہ اپنی دنیا و آخرت سنوارنے کے لئے ان رکاوٹوں پر قابو پائیں۔ اللہ پاک ہمیں پکا نمازی بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 14 حدیث: 8 (2) ان شرائط کی تفصیلات بہارِ شریعت، جلد 1، صفحہ 1036 تا 1043 میں دیکھئے (3) ابو داؤد، 188، حدیث: 430 (4) ابن ماجہ، 165/2، حدیث: 1397 (5) بہارِ شریعت، 1/ 434 (6) بخاری، 1/ 387، حدیث: 1142 (7) حیاتِ حافظِ ملت، ص 230 ملخصاً (8) احیاء العلوم، 1/ 206 (9) بخاری، 1/ 236، حدیث: 660۔

باتوں سے خوشبو آئے

❁ دل کی نرمی ❁

لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل وہ شخص ہوتا ہے جس کے گناہ سب سے کم ہوں۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا مَکحول دِمشقی رحمۃ اللہ علیہ)

(الزھد للامام احمد بن حنبل، ص382، رقم:2283)

❁ بھلائی اور بُرائی کی چابیاں ❁

اللہ پاک نے تمام بُرائیوں کو ایک گھر میں رکھ کر دنیا کی محبت کو اس گھر کی کُنجی بنادیا جبکہ تمام بھلائیوں کو ایک گھر میں رکھ کر دنیا سے بے رغبتی کو اس گھر کی چابی بنادیا۔

(ارشادِ حضرت سیّدنا فُضَیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ)

(رسالہ قشیریہ، ص155)

❁ باادب بانصیب ❁

جو شاگرد یا مُرید، اُستاد یا پیر و مُرشِد کا زیادہ باادب اور خدمت کرنے والا ہو وہ اس کے علم کا زیادہ وارِث ہوگا۔

(ارشادِ علامہ نجم الدین غَزّی رحمۃ اللہ علیہ)(حسن التنبہ، 1/384)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

❁ قراٰنِ کریم کی 30 پاروں میں تقسیم ❁

(قراٰنِ کریم کی 30) پاروں پر تقسیم امیرُ المؤمنین عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے نہ کی، نہ کسی صحابی نہ کسی تابعی نے۔ معلوم نہیں اس کی ابتدا کس نے کی، یہ بہت حادِث (یعنی بعد میں ہونے والا کام) ہے۔ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے اس کی ابتدا کی اس نے اپنے پاس کے مُصحَف (یعنی قراٰن) شریف کو تیس حصّوں پر کہ باعتبارِ عددِ اَوراق مُساوی (یعنی صفحات کی تعداد کے اعتبار سے برابر) تھے تقسیم کرلیا اور یہ تقسیم ان ان مواقع (یعنی پاروں کی موجودہ تقسیم) پر آکے واقع ہوئی، اور یہی ان بلاد (یعنی شہروں) میں رائج ہوگئی۔ (فتاویٰ رضویہ، 20/492)

❁ اسلامی مُساوات (Equality) ❁

خواہ فُقَرا ہوں خواہ دنیادار، احکامِ شرع سب پر یکساں (یعنی Equa) ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، 22/605)

❁ اللہ پاک جسے چاہے فضیلت دے ❁

جسے خدا نے افضل کیا وہی افضل ہے اگرچہ ہمارا ذاتی علاقہ اس سے کچھ نہ ہو اور جسے مَفضول کیا وہی مَفضول ہے اگرچہ ہمارے سب علاقے (یعنی تعلقات) اس سے ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ، 28/369)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

❁ عظیمُ الشّان عبادت ❁

بے شک نماز نہایت عظیمُ الشّان عبادت ہے۔ اس کی برکت سے صرف وصرف بدنصیب لوگ ہی محروم رہ سکتے ہیں۔

(فیضانِ نماز، ص71)

❁ عمل میں اضافے کا ایک سبب ❁

عُرس کے موقع پر صاحبِ عُرس کی سیرت سننے کی برکت سے عملِ خیر میں اضافہ اور عبادت میں ذوق و شوق بڑھتا ہے۔

(مدنی مذاکرہ، [illegible] ربیع الآخر 1430ھ)

❁ گھر میں مدنی چینل چلانے کے فوائد ❁

گھر میں (خدانخواستہ) گناہوں بھرے چینل چلائیں گے تو بچّے بھی گانے گنگنائیں گے اور فلمی ڈائیلاگ بولیں گے اور مدنی چینل چلائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ اس کی برکت سے بچّوں کے ایمان کی حفاظت، گھر دَر میں نکھار اور زبان پر ذکر و درود رہے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 1 صفر المظفر 1441ھ)

اِمپریشن
Impression

ابورجب عطاری مدنی*

ہمارے معاشرتی، سماجی، دینی اور مذہبی معاملات میں امپریشن (شخصی تاثر) کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔ جس کا امپریشن جتنا مثبت اور بہتر ہوگا وہ اپنی فیلڈ میں کام اتنا ہی بہتر انداز سے کرسکے گا، اس کی اپنی عزتِ نفس کا بھی تحفظ ہوگا اور لوگوں کو بھی اس سے راحت ملے گی۔ جس کا امپریشن منفی ہوگا لوگ اس کے قریب آنے سے کترائیں گے، اس کی عزتِ نفس مجروح ہوگی اور وہ اپنے معاملاتِ زندگی بھی ٹھیک سے نہیں چلا پائے گا۔

انسان پہاڑ چڑھتے وقت عموماً بڑے پتھروں سے نہیں سنگریزوں (یعنی پتھر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں) سے پھسلتا ہے اس لئے اپنا امپریشن بنانے کے لئے چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا بھی بہت ضروری ہے۔ میں نے اس مضمون میں ایسی ہی 25 باتوں کی مختصر طور پر نشاندہی کرنے کی کوشش کی ہے جو ہمارے امپریشن کو مثبت یا منفی بنانے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں: (1) ملنے والوں کی پہلی نظر ہمارے وجود پر ہی پڑتی ہے، چنانچہ ہمارا حلیہ ہمارا پہلا تعارف ہوتا ہے کہ ہم کس سوچ، رویے اور مزاج کے حامل ہیں! اگر ہمارے کپڑے، جوتے، بال اور ٹوپی یا عمامہ وغیرہ صاف ستھرے، نفیس اور خوشبودار ہوں گے تو دوسروں پر اچھا تاثر چھوڑیں گے، بصورتِ دیگر ہماری عزتِ نفس پر زد پڑ سکتی ہے۔ (2) ہماری گفتگو ہماری سوچ کی ترجمان ہوتی ہے، اس کی مدد سے دوسرا ہمارے اندر تک جھانک سکتا ہے کہ ہم کس قسم کا ذہن رکھتے ہیں! کسی نے کیا خوب کہا ہے: بولو تاکہ تم پہچانے جاؤ۔ ہمارا اندازِ گفتگو جتنا مہذب، شائستہ اور نرم ہوگا اتنا ہی سامنے والے پر اچھا امپریشن قائم ہوگا۔ (3) جس طرح ہماری زبان بولتی ہے اسی طرح جسم کے دیگر حصے ہاتھ پاؤں آنکھیں اور سر وغیرہ بھی بولتے ہیں جسے باڈی لینگویج (جسم کی زبان) کہا جاتا ہے، ہمارا بیٹھنے، اٹھنے، چلنے پھرنے اور دیکھنے کا انداز، ہاتھ پاؤں کی حرکات، چہرے کے تاثرات (Expressions) بھی دوسروں کو بہت کچھ سمجھا دیتے ہیں کہ ہم انہیں اہم سمجھتے ہیں یا غیر اہم! ہم ان سے مل کر خوش ہیں یا ناخوش ہم ان سے فرحت محسوس کر رہے ہیں یا بے چینی! اس لئے باڈی لینگویج کے حوالے سے بھی محتاط رہنا چاہئے۔ (4) مسکراہٹ کسی بھی شخصیت کا عمدہ پہلو ہوتی ہے جو دوسروں پر خوشگوار تاثر چھوڑتی ہے، یہی مسکراہٹ نئے تعلقات کی بنیاد بھی بن سکتی ہے، روتی یا غصیلی صورت والے کو عموماً کوئی منہ نہیں لگاتے۔ (5) نئے تعلقات کی بنیاد مال و دولت، عہدہ و منصب کے بجائے عمدہ کردار اور خلوص پر رکھیں، ورنہ مال و منصب جاتے رہنے پر آنکھیں پھیر لینے والے معاشرے میں مطلبی کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ (6) حوصلہ افزائی کی ضرورت دودھ پیتے بچے سے لے کر 100 سال کے بوڑھے تک کو ہوتی ہے، آپ کے آس پاس اگر کوئی اچھا کام کرے تو حوصلہ افزائی (Appreciate) کرنے میں بُخل نہ کیجئے۔ (7) بولنا سب کو آتا ہے لیکن سننا کسی کسی کو آتا ہے، بات کاٹنا کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا اس لئے پہلے دوسروں کی بات مکمل سن لیجئے پھر اپنی کہئے۔ (8) کسی سے ناراضی ہو جائے تو اپنا قصور ہونے کی صورت میں جلد معافی تلافی کی کوشش کیجئے کیونکہ صلح میں تاخیر بھی ناراضی میں اضافے کی وجہ بن جاتی ہے۔ (9) آپ کے اردگرد کے لوگ آپ کی توجہ چاہتے ہیں، ان کو نظر انداز کرکے اپنا امپریشن کمزور نہ کیجئے۔ (10) مصیبت و مشکل میں کسی کی ہمدردی و دلجوئی کی جائے تو اسے ہمیشہ یاد رہتی ہے، سستی کی وجہ سے اس اہم موقع کو ضائع نہ کیجئے۔ (11) ہر ناگوار بات پر مشتعل ہونے کی عادت سے لوگ آپ سے بیزار ہو سکتے ہیں، خود کو ٹھنڈا رکھنے کی عادت بنایئے۔ (12) کسی کے دل میں اپنی عزت کم کرنی ہو تو

* مدرس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ کراچی

اس پر احسان جتا دیا جائے، لیکن آپ ایسا نہ کیجئے، بعض اوقات ایسے انداز میں احسان جتا دیا جاتا ہے کہ جتانے والے کو پتا بھی نہیں چلتا، مثلاً ایک شاگرد اپنی نئی گاڑی میں استاذ صاحب کو ان کے شہر چھوڑنے کے لئے نکلا، ایسے میں اس کے منہ سے نکل گیا کہ میں نے سوچا کہ آپ کہاں بسوں میں خوار ہوں گے میں گاڑی پر چھوڑ آتا ہوں، استاذ کو یہ بات بہت بُری لگی، جواب دیا: بیٹا میں پہلے بھی بسوں میں خوار ہو چکا ہوں آج بھی ہو جاتا تو کونسی نئی بات تھی؟ یہ سُن کر شاگرد کتنا شرمندہ ہوا؟ یہ بتانے کی ضرورت نہیں۔ تحفے کے لین دین سے آپس میں محبت بڑھتی ہے، لیکن تحفے کی قیمت پوچھنے سے کم بھی ہو سکتی ہے، اسی طرح یہ کہہ کر تحفے کی اہمیت کم نہ کیجئے کہ میں اپنے لئے لایا تھا لیکن برابر فٹ نہیں آرہا اس لئے آپ کو دے دیا، یہ سُن کر دوسرا کیا سوچے گا؟ یہ آپ خود ہی سوچ لیجئے۔ ہمارے یہاں وقت کی پابندی کرنے والے کم پائے جاتے ہیں، پھر لیٹ ہونے پر معذرت کی زحمت گوارا کرنے والے تو بہت ہی کم ہیں، لیکن وقت کی پابندی کرنے والا بہر حال لوگوں کو اچھا لگتا ہے، آپ بھی اس خوبی کو اپنا لیجئے۔ وعدہ پورا کرنا ہمارے کردار کو اچھا بناتا ہے لیکن مشہور ہے کہ وہ وعدہ ہی کیا جو وفا (یعنی پورا) ہو جائے! وعدہ چھوٹی سی بات کا بھی ہو تو پورا کیجئے، کسی کو فون پر یہ کہہ کر کال کاٹ دی کہ میں آپ کو کال بیک کرتا ہوں، اب وہ بیچارہ انتظار کرتا رہ گیا لیکن آپ وعدہ پورا نہ کرنے پر معذرت بھی نہ کریں تو اس پر آپ کا امپریشن کیسا پڑے گا غور کر لیجئے۔ فون ہوتا سب کے پاس ہے لیکن کرنا کسی کسی کو آتا ہے، وہ یوں کہ جسے آپ نے فون کیا وہ ٹرین یا بس میں سوار ہونے جا رہا ہے، سیڑھیاں چڑھ رہا ہے، کسی اہم میٹنگ میں ہے، گاہک کے ساتھ مصروف ہے؟ الغرض ہم اس کی مصروفیت کا اندازہ لگانے کی زحمت ہی نہیں کرتے بلکہ نان اسٹاپ شروع ہو جاتے ہیں جیسے وہ ہمارے لئے ہی فون ہاتھ میں لئے بیٹھا تھا۔ اگر شروع میں اس سے پوچھ لیا جائے کہ کیا ابھی دو یا تین منٹ بات ہو سکتی ہے پھر اس کی رضامندی کی صورت میں بات آگے بڑھائی جائے تو آپ کی شخصیت کا اچھا امیج قائم ہوگا۔ ایک ساتھ رہتے ہوئے ہم ایک دوسرے سے کچھ نہ کچھ توقعات قائم کر لیتے ہیں، اس کا لیول اگر مثبت رکھا جائے تو ہر ایک کے لئے بہتر ہوتا ہے، کیونکہ بالکل توقع نہ ہونا یا بہت زیادہ توقعات ہونا دوسروں کو پریشان کر دیتا ہے، مثلاً اگر آپ اپنے بیٹے سے کہیں کہ مجھے تم سے توقع ہی نہیں کہ تم زندگی میں کوئی کامیابی حاصل کر سکو گے! یا یہ کہیں کہ کچھ بھی ہو تمہیں پوری یونیورسٹی میں ٹاپ کرنا ہے، تب وہ پریشر میں آجائے گا جو اچھی بات نہیں۔ دوسروں کی دلچسپی کا خیال رکھ کر گفتگو کی جائے کیونکہ جو اپنے کسی ذاتی مسئلے بیماری یا بے روزگاری یا مالی تنگدستی میں پھنسا ہوا ہو اسے کیا پرواہ کہ دنیا کے فلاں علاقے میں گلیشیئر پگھل رہے ہیں یا نہیں؟ یا فلاں حکومت کب تک چلے گی؟ مانگ تانگ سے بچئے، کیونکہ دینے والا جب بھی دیتا ہے واہ! کر کے نہیں آہ! کر کے دیتا ہے، انسان عموماً سواری، موبائل وغیرہ مانگ کر استعمال کرنے والوں سے خوش نہیں ہوتا۔ مہمان ایک گھنٹے کا ہو یا ایک ہفتے کا زیادہ دیر رکنے کا زیادہ اصرار کر کے اسے پریشان نہ کیجئے۔ بعض لوگ تو نہ رکنے پر ناراض ہو کر مہمان کو پریشان بھی کرتے ہیں اور اپنا امپریشن بھی خراب کرتے ہیں۔ مشہور ہے "قدر گھٹا دیتا ہے روز روز کا آنا جانا" اگر ضرورت نہ ہو تو کچھ وقفہ دے کر ملاقات کرنا تعلقات کو دیرپا اور باقدر رکھتا ہے۔ بے جا تنقید اور طنز و تمسخر سے بچئے، یہ محبتوں کو کاٹ دیتے ہیں۔ "یہ نہ کرو، ایسے نہ کرو" بار بار سننا کسی کو اچھا نہیں لگتا اس لئے کسی کو بار بار ٹوکنے سے بچئے، ضرورتاً ایک مرتبہ بتا کر اس کی سمجھانے میں حرج نہیں۔ کئی دکانوں پر لکھا ہوتا ہے: "ادھار محبت کی قینچی ہے" جس سے تعلقات نبھانے ہوں اس سے قرض لینے سے پرہیز کیجئے اور اگر چاروناچار لینا ہی پڑے تو وقت پر واپس کر دیجئے۔ انسان کا بچپن بعض ایسی باتوں پر بھی مشتمل ہوتا ہے جسے بڑے ہونے کے بعد دہرانا پسند نہیں کرتا جیسے ناک بہنا، کیچڑ میں لت پت ہو جانا، نہاتے وقت ماں سے مار کھانا، اسی طرح کی اور چیزیں! بہر حال کسی عزت دار کو اس کا ماضی یاد دلا کر بے عزت نہ کیجئے کہ دیکھو اب کتنے معزز بنے بیٹھے ہو تم وہی ہو نہ جسے آم توڑنے پر مالی نے مرغا بنا دیا تھا، یا کھیت سے مولی توڑنے پر تمہاری کیسی دھلائی ہوئی تھی! بچپن میں کیسے میلے کچیلے کپڑے پہنتے تھے اب کیسے سوٹڈ بوٹڈ ہو۔ آپ اس قسم کی حرکتوں سے بچ کر رہئے ورنہ امپریشن ایک مرتبہ بگڑ جائے تو دوبارہ بہتر بنانا دشوار ترین ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے کردار کو بہتر بنانے والی خوبیاں اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النّبیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اعلیٰ حضرت کی ذخیرۂ حدیث پر نظر

حیدر علی مدنی

شریعت اسلامیہ کے بنیادی اور اہم ترین ماخذ میں سے قرآنِ کریم کے بعد حدیث شریف کا نمبر ہے۔ اپنی وربندگانِ خدا کی انفرادی ور اجتماعی ہدایت کے لئے اہلِ اسلام جہاں قرآن کریم سے راہنمائی حاصل کرتے ہیں وہیں شمعِ حدیث سے بھی نورِ ہدایت حاصل کرتے ہیں کہ گمراہی سے حفاظت کے لئے بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے جو دو نسخے عطا ہوئے ہیں ان میں سے دوسری سنّتِ مبارکہ ہے جس کے جاننے کا ذریعہ احادیثِ مبارکہ ہی ہیں جیسا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تحقیق میں تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک انہیں تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہوگے (پہلی) اللہ کی کتاب اور (دوسری) میری سنّت۔

(مشکاۃ المصابیح، ج1، ص56، حدیث:186)

ایک فقیہ و مفتی کے لئے جیسے قرآنِ کریم کے مفاہیم اور معانی پر مطلع ہونا ضروری ہے ویسے ہی احادیثِ طیبات پر آگاہی بھی لازمی ہے، امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ سیّدنا عبدُ اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: آدمی کب فتویٰ دے سکتا ہے؟ فرمایا: جب وہ آثار (یعنی احادیث) کا عالم اور رائے (یعنی قیاس) میں صاحبِ بصیرت ہو۔ (مفتاح الجنۃ، ص105)

اسلام کے اوّلین زمانہ سے لے کر زمانۂ حال تک کے فقہائے کرام علمِ حدیث میں ممتاز حیثیت رکھتے ہیں کہ بڑے بڑے محدثین کرام کے اسمائے گرامی ان فقہا کے شاگردوں کے بھی شاگردوں کی فہرست میں دکھائی دیتے ہیں۔ ماضی قریب کی عظیم روحانی، علمی اور انقلابی شخصیت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دینیات، ریاضیات وغیرہ کی ضمنی شاخوں سمیت بے شمار علوم پر کامل دسترس رکھتے تھے ان کی تصنیفات کا مطالعہ کرنے سے پتا چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بحرِ حدیث کے بھی ماہر غوّاص اور شناور تھے کہ اپنی رائے اور فتویٰ کی تائید میں جہاں بے شمار آیات اور فقہی جزئیات ذکر کرتے تھے وہیں بعض اوقات بکثرت احادیثِ طیبات بھی ذکر فرماتے تھے اور یہ کثرت مختلف صورتیں اختیار کر جاتی تھی مثلاً وہ فتویٰ ایک مستقل رسالے یا تصنیف کی حیثیت اختیار کر جاتا یا اربعین کی صورت اختیار کر جاتا تھا چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

1 ایک مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ جو کام تعلیم

بُر ہوتا ہے تقدیرِ الٰہی سے ہوتا ہے اور دینی و دنیوی معاملات میں تدبیر اختیار کرنا بہترین طریقہ ہے، اسی حوالے سے ایک سُوال کے جواب میں سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جو رسالہ بنام "[illegible]" تصنیف فرمایا اس میں بے شمار آیاتِ قرآنیہ کے علاوہ چالیس احادیثِ طیبات سے بھی اس رسالہ کو مزین فرمایا ہے۔

ہم گناہ گاروں کے لئے بارگاہِ خداوندی سے یہ رحمت و کرامت ہے کہ بروزِ قیامت نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہمارے شفیع (سفارشی) ہوں گے، سیّدی اعلیٰ حضرت نے شفاعتِ نبوی کے ثبوت اور اس کی مختلف اقسام پر مشتمل رسالہ بنام "[illegible]" تصنیف فرمایا جو چالیس احادیث پر مشتمل ہونے کی بنا پر اربعین کی حیثیت رکھتا ہے۔

شریعتِ اسلامیہ میں غیرُ اللہ کے لئے سجدۂ تعظیمی ناجائز ہے خود حدیث مبارکہ سے اس کی ممانعت ثابت و واضح ہے، اس موضوع پر جب خامۂ رضویہ احادیث ذکر کرتے ہوئے جوش پر آتا ہے تو پوری اربعین تیار ہو جاتی ہے جس کا نام "اَلزُّبْدَةُ الزَّكِيَّة لِتَحْرِيمِ سُجُودِ التَّحِيَّة" ہے۔

اربعینات کے علاوہ دیکھا جائے تو سیّدی اعلیٰ حضرت مختلف فتاویٰ میں اپنی تائید میں بعض اوقات درجنوں احادیث ذکر کر جاتے ہیں جو کہ ذخیرۂ احادیث پر آپ کی علمی مہارت کا روشن ثبوت ہے جیسا کہ

4 سیّدی اعلیٰ حضرت کے استاذِ گرامی حضرت مولانا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت اعلیٰ حضرت کے پاس ایک سُوال آیا کہ بعض لوگ نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے افضلُ المرسلین ہونے کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث سے دلیل لاؤ، اس کے جواب میں سیّدی اعلیٰ حضرت نے فرمایا: حضور پُرنور سیّدُ المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا افضلُ المرسلین سیّدُ الاوّلین والآخرین ہونا قطعی، ایمانی، یقینی، اِذعانی، اجماعی، اِیقانی مسئلہ ہے جس میں خلاف نہ کرے گا مگر گمراہ بددین بندۂ شیاطین۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسئلہ کو 100 احادیث کے ذریعے روشن و واضح فرمایا اور اس تصنیف کا نام "[illegible]" رکھا۔

5 حضور نبیِّ کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو بے شمار دیگر فضائل کے ساتھ یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ خاتمُ المرسلین و النبیین ہیں، سیّدی اعلیٰ حضرت نے جب منکرینِ ختمِ نبوت کی جعل سازیوں اور فتنوں کی بیخ کنی کا ارادہ فرمایا تو اس موضوع پر "جَزَاءُ اللّٰهِ عَدُوَّهُ بِاِبَائِهِ خَتْمَ النُّبُوَّة" نامی تصنیف رقم فرمائی جس میں دیگر دلائل کے علاوہ ایک سو اکیس احادیثِ طیبات بھی درج ہیں۔

6 بمطابق حدیث عمامہ باندھ کر پڑھی جانے والی نماز بغیر عمامے کے پڑھی گئی نماز سے ستر گنا افضل ہے، حضرت وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس حدیث مبارکہ کے متعلق دریافت کیا تو امام باکمال نے عمامہ کی برکات، فضیلت اور اہمیت پر چالیس احادیث طیبات ذکر فرمادیں۔

اس کے علاوہ مختلف مقامات پر تحقیقِ ملائکہ کے عنوان پر 24 احادیث، معانقہ (یعنی گلے ملنے) کے ثبوت پر 16 احادیث، داڑھی کی ضرورت و اہمیت پر 56 احادیث، والدین کے حقوق پر 91 احادیث اور تصویر کے ناجائز ہونے پر 27 احادیث بطورِ دلیل ذکر فرمائیں۔ اس تعداد اور مزید سیّدی اعلیٰ حضرت کی تصانیف کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح اور روشن دکھائی دیتی ہے کہ دیگر علوم و فنون کی طرح سیّدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو علمِ حدیث پر بھی کامل دسترس حاصل تھی۔

کھل گیا باغِ سنت و تفسیر — فقہِ احناف پھر ہوئی مقبول
پا گئے تازگی علوم و فنون — تجھ سے اے جامعِ فروع و اصول

اللہ پاک ہمیں بھی اس گلشنِ علم و کمال سے پھول چنتے ہوئے اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور اصلاح کا فریضہ سرانجام دیتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النّبیِّ الاَمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا

ابو الحسان عطاری مدنی*

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ایک ہمہ جہت شخصیت (Multi-Dimensional Personality) کے مالک تھے۔ آپ بیک وقت چودھویں صدی ہجری کے مُجَدِّد، مُجْتَہِد، ایک بہت بڑے عالمِ دین، مفتی، مُفَسِّرِ قراٰن، حافظِ قراٰن، مترجمِ قراٰن، مُحَدِّث، کثیرُ التصانیف مُصَنِّف، مُصلِح (Reformer)، عاشقِ رسول اور شاعر تھے۔ امامِ اہلِ سنّت کی سیرت کا مطالعہ کیا جائے تو بہت سی خوبیاں ایسی نظر آتی ہیں جنہیں آپ کی خصوصیت کہا جاسکتا ہے۔ ان میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ سوال پوچھنے والا جس زبان اور انداز میں سوال کرتا آپ اسی زبان و انداز میں جواب تحریر فرماتے۔ اُردو زبان میں پوچھے گئے سوال کا جواب اردو میں، فارسی کا فارسی، عربی کا عربی، نثر کا نثر جبکہ اشعار کی صورت میں پوچھے گئے سوال کا جواب بھی اشعار میں دیتے۔ ہر عقل مند شخص اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ مخصوص فقہی حکم کو نظم کی صورت میں اس طرح مُرتّب کرنا کہ شرعی مسئلہ بھی دُرست بیان ہو اور فنِ شاعری کے اُصول و ضوابط بھی پورے ہو جائیں، یہ کس قدر مشکل کام ہے۔

امامِ اہلِ سنّت کی خدمت میں پیش کردہ ایک منظوم سوال اور نظم کی صورت میں اس کا جواب ملاحظہ فرما کر علمِ فقہ اور علمِ شاعری دونوں میں آپ کی مہارت کا نظارہ کیجئے:

منظوم سوال:

عالمانِ شرع سے ہے اس طرح میرا سوال
دیں جواب اس کا برائے حق مجھے وہ خوش خصال
گر کسی نے ترجمہ سجدے کی آیت کا پڑھا
تب بھی سجدہ کرنا کیا اُس شخص پر واجب ہوا؟!
اور ہوں سجدے تلاوت کے ادا کرنے جسے
پھر ادا کرنے سے ان سجدوں کے پہلے وہ مرے
پس سبک دوشی کی اس کے شکل کیا ہوگی جناب!
چاہئے ہے آپ کو دینا جواب باصواب

منظوم جواب:

ترجمہ بھی اصل سا ہے وجہِ سجدہ بالیقین
فرق یہ ہے فہمِ معنی اِس میں شرط، اُس میں نہیں
آیتِ سجدہ سنی جانا کہ ہے سجدہ کی جا
اب زباں سمجھے نہ سمجھے سجدہ واجب ہوگیا
ترجمہ میں اُس زباں کا جاننا بھی چاہئے
نظم و معنی دو ہیں ان میں ایک تو باقی رہے
تاکہ مِنْ وَجْہٍ تو صادق ہو سنا قرآن کو
ورنہ اک موجِ ہوا سی چھو گئی جو کان کو
ہے یہی مذہب بہ یُفْتٰی عَلَیْہِ الْاِعْتِمَاد
شامی از فیض و نہر وَاللہُ اَعْلَمُ بِالرَّشَاد
سجدہ کا فدیہ نہیں اَشباہ میں تصریح کی
صَیْرَفِیَّہ میں اسی انکار کی تصحیح کی
کہتے ہیں واجب نہیں اس پر وصیت وقتِ موت
فدیہ گر ہوتا تو کیوں واجب نہ ہوتا جبرِ فوت

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

یعنی اس کا شرع میں کوئی بدل ٹھہرا نہیں
جُز ادا یا توبہ وقتِ عجز کچھ چارہ نہیں
یہ نہیں معنی کہ ناجائز ہے یا بیکار ہے
آخر اک نیکی ہے نیکی ماحیِ آوزار ہے
فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ مِنَ التَّعْيِيْنِ فِيْ اَمْرِ الصَّلٰوةِ
وَهُوَ بَحْثٌ ظَاهِرٌ وَالْعِلْمُ حَقٌّ لِلْإِلٰهِ (1)

[illegible] فقہِ حنفی کی مشہور کتاب اَلدُّرُّ الْمُخْتَار میں علم اور علما کی فضیلت سے متعلق حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف منسوب چند اشعار نقل کئے گئے ہیں۔ اَلدُّرُّ الْمُخْتَار کی شرح رَدُّ الْمُحْتَار میں ان اشعار کا آپ کی طرف منسوب دیوان یعنی "دیوانِ علی" میں موجود ہونا ذکر کیا گیا ہے۔

امامِ اہلِ سنّت نے رَدُّ الْمُحْتَار پر اپنے بےنظیر حاشیے جَدُّ الْمُمْتَار میں اس کے تحت جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ کچھ یوں ہے: حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی طرف "دیوانِ علی" کی نسبت درست نہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے صرف چند اشعار مروی ہیں۔ شیخِ اکبر محیُّ الدّین ابنِ عربی رحمۃ اللہ علیہ نے "مُحَاضَرَۃُ الْاَبْرَار" نامی کتاب میں ارشاد فرمایا کہ مذکورہ اشعار علی بن ابو طالب قیروانی نامی شخصیت کے ہیں۔(2)

عندلیبِ گلستانِ مصطفےٰ حسّانِ ہند
خوش نوا شیریں زباں طوطی بیاں احمد رضا

[illegible] ہمہ دانی: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت سے دیگر علوم و فنون کے ساتھ ساتھ مختلف اشعار کی شرعی حیثیت، تشریح اور علمِ شاعری سے متعلق دیگر باتوں کے بارے میں کئی سوالات پوچھے گئے۔ فتاویٰ رضویہ، جلد 29، صفحہ 47 تا 57 اور 67 و 68 وغیرہ پر موجود ان سوالات کے جوابات پڑھنے سے اس علم میں آپ کی مہارت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

غیر شرعی اشعار کی اصلاح: جس طرح امام اہلِ سنّت غیر شرعی اقوال و افعال کی فوری گرفت فرما کر اصلاح فرماتے یونہی اگر آپ کے سامنے کوئی ایسا شعر پڑھا جاتا جو شرعاً قابلِ گرفت ہوتا تو فوراً اس کا حکم بیان فرماتے اور ممکنہ صورت میں شعر کے قابلِ گرفت حصے کو تبدیل فرما کر اس کا متبادل (Substitute) ارشاد فرما دیتے۔ دو مثالیں ملاحظہ فرمائیے:

① ایک بار آپ کے سامنے یہ مصرع پڑھا گیا:
شانِ یوسف جو گھٹی ہے تو اسی در سے گھٹی

آپ نے مصرعِ ثانی پڑھنے سے پہلے ہی روک دیا اور ارشاد فرمایا: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شانِ انبیا بڑھانے کے لئے آئے ہیں نہ کہ گھٹانے کے لئے۔ اس کے بعد اس مصرع کو تبدیل کرکے یوں کردیا:

شانِ یوسف جو بڑھی ہے تو اسی در سے بڑھی(3)

② ایک دفعہ آپ کے سامنے منقبت خواں نے کسی مشہور شاعر کا یہ شعر پڑھ دیا:

گُل ہیں درخت حضرت والا کے سامنے
مجنوں کھڑے ہیں خیمۂ لیلیٰ کے سامنے

آپ نے فوراً گرفت فرمائی کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو لیلیٰ سے جبکہ گنبدِ خضرا کو خیمۂ لیلیٰ سے تشبیہ دینا بےادبی ہے۔ اس کے بعد آپ نے دوسرے مصرع کو تبدیل کرکے یوں کر دیا:

گُل ہیں درخت حضرت والا کے سامنے
قُدسی کھڑے ہیں عرشِ مُعلّیٰ کے سامنے(4)

اے عاشقانِ رسول! امام اہلِ سنّت نے اپنی پوری زندگی سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان و عظمت کے تحفظ اور عشقِ رسول کا پیغام عام کرنے میں گزاری۔ اگر اختصار سے کام لیتے ہوئے حیاتِ رضا کا خلاصہ بیان کیا جائے تو امام اہلِ سنّت کے یہ 2 مصرعے آپ کی پوری زندگی کا نچوڑ بیان کرتے ہیں:

شعلۂ عشقِ نبی سینہ سے باہر نکلا
عمر بھر منہ سے مرے وصفِ پیمبر نکلا(5)

(1) فتاویٰ رضویہ، 8/238، جہانِ امام احمد رضا، 3/220 (2) جد الممتار، 1/112 (3) جہانِ امام احمد رضا، 13/642 (4) جہانِ امام احمد رضا، 13/641 (5) حدائقِ بخشش، حصہ سوم، ص5۔

مؤذن کے اوصاف (قسط:01)

ابو النور راشد علی عطاری مدنی*

مساجد کی آبادکاری میں درس و تبلیغ، معاشرے میں مذہبی کاموں کی ترویج میں ائمہ مساجد کی محنتوں کے ساتھ ساتھ ایک اہم کردار مساجد کے مؤذنین اور خادمین کا بھی ہے۔

بڑی مساجد میں مؤذن اور خادم الگ الگ ہوتے ہیں جبکہ اکثر چھوٹی یا متوسط طبقے کی مساجد میں مؤذن اور خادم کی ذمہ داریاں نبھانے والا ایک ہی فرد ہوتا ہے، جبکہ گاؤں دیہاتوں میں تو بعض جگہ امامت و مؤذنی کے فرائض بھی ایک ہی فرد کے ذمہ ہوتے ہیں اور صفائی ستھرائی کا کام اکثر اہلِ محلہ کرتے ہیں۔

امام کے اوصاف اور ذمہ داریوں کے حوالے سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے گزشتہ تین شماروں (شوال المکرم تا ذوالحجۃ الحرام 1441ھ) میں تفصیلی کلام گزرا ہے، یہاں مؤذن کے حوالے سے مدنی پھول پیش خدمت ہیں:

جن مساجد میں مؤذن اور خادم الگ الگ ہوتے ہیں وہاں عمومی طور پر مؤذن صاحب کے ذمہ، مسجد کھولنا، بند کرنا، اذان دینا، اقامت کہنا، امام صاحب کی غیر موجودگی میں امامت کرنا، مسجد کے سامان کی حفاظت کرنا اور اسپیکر و مائیک وغیرہ کے معاملات جیسے کام ہوتے ہیں۔ انہی کے حوالے سے مؤذن صاحبان کے لئے چند مدنی پھول پیش کئے جاتے ہیں:

● وقت پر اذان دینا ایک اہم امر ہے، مؤذن صاحب کو چاہئے کہ اس کی پابندی کریں، کئی مقامات پر فجر کی اذان جماعت سے تقریباً آدھا گھنٹا قبل جبکہ بقیہ نمازوں میں 15 یا 20 منٹ پہلے اذان دی جاتی ہے غرض یہ کہ آپ کی مسجد میں جو بھی وقت مقرر ہو اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ دکان دار اور کام کاج میں مصروف لوگوں کا ذہن بنا ہوتا ہے کہ اذان کے 5 یا 10 منٹ بعد جائیں گے، یوں اذان لیٹ ہونے سے جہاں ایسے لوگوں کی جماعت نکل جانے کا اندیشہ ہے وہیں ان کے بدظن ہونے اور مؤذن صاحب کی کارکردگی پر انگلی اٹھنے کا سبب بھی بن سکتا ہے۔

● اذان کی طرح وقت مقررہ پر اقامت پڑھنا بھی بہت اہم معاملہ ہے، ہمارے معاشرے کا جو حال ہے اس کے پیشِ نظر امام و مؤذن اور دین کا درد رکھنے والے احباب کو حقیقتاً وسعتِ قلبی، وقت کی پابندی اور عوام الناس کے لئے، نیز معاملات میں آسانی پیدا کرنے کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے چاہئے کہ جونہی جماعت کا وقت ہو جائے فوراً اقامت پڑھیں، ایسا نہ ہو کہ ادھر جماعت کا وقت ہو جائے اور مؤذن صاحب ابھی وضو کر رہے ہوں یا بالوں میں کنگھی کرنے یا عمامہ شریف کا تاج سجانے میں مصروف ہوں۔ مسجد کی حفاظت، انتظامات کا لحاظ، نمازیوں کی سہولت اور مسجد کی خدمت کے لئے بھاگ دوڑ بڑی سعادت کی بات ہے لیکن ان سب کے ساتھ ساتھ مؤذن صاحب کو وقت کی پابندی بھی ضروری ہے۔

● ایک اور بہت ہی قابلِ توجہ اور ضروری بات امام صاحب کی نیابت ہے یعنی امام صاحب کی غیر موجودگی میں مؤذن صاحب کا جماعت کروانا ایک اہم معاملہ ہے، اس لئے مؤذن صاحب پر لازم ہے کہ نماز کے اس قدر ضروری مسائل لازمی سیکھیں کہ نماز صحیح پڑھا سکیں۔ بالخصوص نماز کی شرائط، فرائض، واجبات اور مکروہاتِ تحریمہ کے بارے میں اچھی معلومات ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ شرط یا فرض رہ جائے تو نماز بالکل نہ ہوگی، جبکہ اگر بھولے سے واجب رہ جائے یا کوئی مکروہِ تحریمی عمل ہو جائے تو بعض صورتوں میں تو سجدۂ سہو واجب ہوگا جبکہ بعض صورتوں میں نماز واجب الاعادہ ہوگی۔

● امامت خواہ ایک وقت کی ہو یا مستقل بہر صورت ایک اہم منصب اور لوگوں کی نگاہ میں بھی بہت عزت و شرف کا مقام ہے۔ اس لئے مؤذن صاحب کو چاہئے کہ کردار و گفتار، رہن سہن، لباس اور

* ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

صفائی و نظافت کے حوالے سے بھی توجہ رکھیں۔ صفائی و نظافت کیلئے ضروری نہیں ہے کہ کاٹن پلٹنے کا کلف پریس کیا ہوا نیا سفید سوٹ ہو، نہیں بلکہ صرف دُھلا ہوا صاف لباس بھی نظافت ہی ہے۔

● امام صاحب کی غیر موجودگی میں اگر لوگ کوئی شرعی سوالات کریں تو مؤذن صاحب کو چاہئے کہ اگر بالکل کوئی سادہ سی بات ہو مثلاً نماز یا وضو کا طریقہ، نماز کی رکعت، وُضو کے فرائض وغیرہ تو جواب دینے میں حرج نہیں، جبکہ دیگر مشکل یا پیچیدہ سوالات کے جواب کچھ کچھ آتے بھی ہوں تو خود جواب دینے کی جرأت نہ کریں بلکہ مفتی صاحبان سے رہنمائی لینے کا مشورہ دیں۔

● اکثر مساجد میں ایک سے زائد گھڑیاں لگی ہوتی ہیں، مؤذن صاحب کو چاہئے کہ ان کا بھی خیال رکھیں کہ سبھی کا وقت ایک ساتھ ہو۔ بعض دفعہ ایک ہی مسجد کی گھڑیوں کا وقت آگے پیچھے ہونے کے باعث جماعت کا وقت ہونے پر لوگ باتیں کرتے ہیں، امام صاحب اور مؤذن صاحب دائیں جانب والی گھڑی کا اعتبار کرتے جبکہ لوگ بائیں جانب والی کو فوکس کر رہے ہوتے ہیں اور جس گھڑی کا ٹائم آگے ہو اسے دیکھ کر گردنیں گھما گھما کر دیکھتے ہیں کہ مؤذن صاحب اقامت کیوں نہیں پڑھ رہے؟ بالخصوص جو گھڑی خطیب صاحب کے سامنے ہو اس کا وقت بالکل دُرست رکھنا بہت ضروری ہے تاکہ جمعہ کا بیان و خطبہ لیٹ نہ ہو جائے۔

● اسی طرح نماز کی پابندی اور مکمل ادائیگی بھی بہت ضروری ہے۔ جماعت کے فوراً بعد اپنی مصروفیت میں نکل جانا اور بقیہ سنن و نوافل مسجد میں ادا نہ کرنا مناسب نہیں کہ یہ عمل نمازیوں کو بدظن کرنے کا سبب ہے۔

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں اِنْ شَآءَ اللہ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت برکاتہم العالیہ نے شوّالُ المکرّم اور ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ میں درج ذیل مَدنی رسائل پڑھنے/سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے/سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: ① یااللہ! جو کوئی رسالہ "میٹھی زبان" کے 17 صفحات پڑھ لے یا سُن لے اُس کو بداخلاقی سے بچا اور میٹھی زبان والا بنا کر بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 17 لاکھ 78 ہزار 253 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 2 لاکھ 99 ہزار 854 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 78 ہزار 399)۔ ② یااللہ! جو کوئی رسالہ "[illegible]" کے 22 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو دُعا مانگنے کا سلیقہ عطا فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً [illegible] لاکھ 69 ہزار 437 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 94 ہزار 689 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 74 ہزار 758)۔ ③ یااللہ! جس نے رسالہ "کعبے کے بارے میں عجیب معلومات" کے 25 صفحات پڑھ یا سُن لئے اُس کو برسات میں طوافِ کعبہ کی سعادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 8 لاکھ 21 ہزار 640 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 3 لاکھ 51 ہزار 203 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 70 ہزار 437)۔ ④ یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی رسالہ "اللہ میاں کہاں گیا؟" کے 24 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کے ایمان پر سلامتی کی مُہر لگا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ کارکردگی: تقریباً 8 لاکھ 90 ہزار 305 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 14 ہزار 794 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 75 ہزار 511)۔

اے عاشقانِ رسول! اللہ کریم نے اپنے سب سے محبوب اور آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کثیر فضائل اور امتیازات عطا فرما کر اپنی ساری مخلوق سے افضل اور ممتاز بنایا ہے۔ بے شمار امتیازات و خصائصِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں سے 2 ملاحظہ فرما کر اپنا ایمان تازہ کیجئے:

1 صومِ وِصال: صومِ وِصال (یعنی سحر و افطار کے بغیر مسلسل روزے رکھنا) نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خصوصیت ہے۔[1]

صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: صومِ وصال کہ روزہ رکھ کر اِفطار نہ کرے اور دوسرے دن پھر روزہ رکھے، (اُمّت کے لئے) مکروہِ تنزیہی ہے۔[2]

میں تمہاری مثل نہیں ہوں: سرکارِ نامدار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے لوگوں سے فرمایا: لَا تُوَاصِلُوا یعنی وصال کے روزے نہ رکھو۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ بھی تو وصال کے روزے رکھتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: لَسْتُ مِثْلَكُمْ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي یعنی میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے۔[3]

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروڑوں ہی بشر آئے[4]

پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ اللہ پاک اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔ علمائے کرام نے اس فرمانِ عالی شان کے دو معنیٰ بیان کئے ہیں:

● سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے جنّت سے کھانا اور پینا آتا تھا (جسے آپ تناول فرماتے تھے) اور جنّتی نعمتیں کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ● مراد یہ ہے کہ اللہ پاک اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی قوت عطا فرما دیتا جیسی قوت کھانے اور پینے سے حاصل ہوتی ہے۔[5]

ضروری وضاحت: اے عاشقانِ رسول! بعض بزرگانِ دین بھی باقاعدہ سحری یا افطار کے بغیر مسلسل (Continuous) روزہ رکھتے تھے لیکن یہ حضرات کَراہت سے بچنے کے لئے معمولی مقدار میں کھانا یا پانی کھا پی لیا کرتے تھے۔ شارحِ بخاری مفتی شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رِیاضت و مُجاہدہ کے لئے مشائخ سالکین کو (یعنی بزرگانِ دین اپنے زیرِ تربیت افراد کو) صومِ وصال رکھنے کا حکم دیتے ہیں مگر کراہت دفع کرنے کے لئے ایک گھونٹ پانی یا اور کوئی چیز بہت قلیل مقدار میں کھانے کی اجازت دیتے ہیں، مثلاً کشمش کے چند دانے، سوکھی روٹی کے ٹکڑے وغیرہ۔ مجدّدِ اعظم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار چالیس پینتالیس دن تک چوبیس گھنٹے میں ایک گھونٹ پانی کے سوا اور کچھ نہیں کھایا پیا، اس کے باوجود تصنیف، تالیف، فتویٰ نویسی، مسجد میں حاضر ہو کر نماز باجماعت، رشد و تلقین، واردین و صادرین سے ملاقاتیں وغیرہ وغیرہ معمولات (Routine) میں کوئی فرق نہیں آیا اور نہ ضُعف و نَقاہت (Weakness) کے آثار ظاہر ہوئے۔[6]

2 اللہ پاک کا دیدار فرمایا: سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

نے دو مرتبہ اپنے رب کا دیدار فرمایا۔[7]

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا کی زندگی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار نبی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم کے لیے خاص ہے۔[8]

پیارے اسلامی بھائیو! قراٰنِ کریم کی کئی مبارک آیات، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی احادیث اور کثیر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان، مجتہدین، مفسرین، محدثین کے فرامین سے یہ بات ثابت ہے کہ معراج کے دولہا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شبِ معراج سَر کی آنکھوں سے بیداری کی حالت میں اپنے پیارے پیارے اللہ پاک کا دیدار فرمایا۔

قراٰنِ کریم میں ذکرِ دیدار: پارہ 27، سُورۃُ النَّجْم، آیت نمبر 11 سے 17 میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شبِ معراج دیدار کرنے کا ذکر ہے اور راجح قول کے مطابق یہاں اللہ پاک کا دیدار کرنا مقصود ہے۔ تفصیل جاننے کے لئے صراط الجنان، جلد9، صفحہ 553 سے 558 کا مطالعہ فرمائیے۔

سُورۃُ النَّجْم آیت نمبر 17 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔

صدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا سیّد نعیمُ الدّین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: اس میں سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کمالِ قوّت کا اظہار ہے کہ اس مقام میں جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں آپ ثابت رہے اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے بہرہ اندوز ہوئے، داہنے بائیں (Right, Left) کسی طرف مُلتَفِت نہ ہوئے، نہ مقصود کی دید سے آنکھ پھیری، نہ حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کی طرح بے ہوش ہوئے بلکہ اس مقامِ عظیم میں ثابت رہے۔[9]

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھوں والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام[10]

3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ① رَاَيْتُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى یعنی میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔[11] ② اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَعْطٰى مُوْسَى الْكَلَامَ وَاَعْطَانِي الرُّؤْيَةَ یعنی بےشک اللہ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کو ہم کلامی کی دولت بخشی اور مجھے اپنا دیدار عطا فرمایا۔[12]

③ میرے رب نے مجھ سے ارشاد فرمایا: نَحَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ خُلَّتِيْ وَكَلَّمْتُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا وَاَعْطَيْتُكَ يَا مُحَمَّدُ كِفَاحًا یعنی میں نے ابراہیم کو اپنی دوستی عطا فرمائی، موسیٰ سے کلام فرمایا اور اے محمد! تمہیں مُواجَہہ بخشا (کہ بے پردہ و حجاب تم نے میرا جمالِ پاک دیکھا)۔[13]

2 اقوال: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اور بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے کثیر فرامین میں سے 2 ملاحظہ فرمائیے:

① سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا زاد حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: اَمَّا نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ فَنَقُوْلُ اِنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهٗ مَرَّتَيْنِ یعنی ہم بنو ہاشم اہلِ بیتِ رسول فرماتے ہیں کہ بےشک محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا۔[14]

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خاص طور پر بنو ہاشم کا ذِکْر اس لئے فرمایا کیونکہ یہ حضرات رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریبی اور آپ کے حالات کو زیادہ جاننے والے ہیں، بالخصوص ہجرت سے پہلے (اور واقعۂ معراج بھی قبلِ ہجرت پیش آیا)۔[15]

② شِہابُ المِلّۃِ وَالدِّین حضرت علّامہ احمد بن محمد خَفاجی مصری رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں: زیادہ صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے معراج کی رات سَر کی آنکھوں سے اپنے عظمت والے رب کا دیدار کیا، اکثر صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کا یہی موقف ہے۔[16]

حبیب عرش سے بھی پار جا کے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسّر کلام کر لینا[17]

---

(1) مواہب لدنیہ، 2/265 (2) بہار شریعت، 1/966 ملخصاً (3) بخاری، 4/505، حدیث: 7299 (4) قبالۂ بخشش، ص263 (5) خصائص کبریٰ، 2/8 (6) عمدۃ القاری، 3/1 (7) کشف الغمہ، 2/54 (8) بہار شریعت، 1/... (9) خزائن العرفان (10) حدائقِ بخشش، ص307 (11) مسند امام احمد، 1/620، حدیث: 2634 (12) کنز العمال، جز14، 7/191، حدیث: 39200 (13) تاریخ ابن عساکر، 3/517، مجمع بحار الانوار، 4/24، فتاویٰ رضویہ، 30/638 (14) الشفا، 1/96، (15) نسیم الریاض، 3/126 (16) نسیم الریاض، 3/144 (17) قبالۂ بخشش، ص220۔

احکامِ تجارت

بیع میں شرطِ فاسد لگانا جائز نہیں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں بیج بیچنے کا کام کرتا ہوں۔ ہماری مارکیٹ میں جب زمیندار بیج خریدنے آتا ہے تو دکاندار اسے بیج بیچتے ہیں لیکن ساتھ میں یہ شرط لگاتے ہیں کہ آپ اپنی فصل ہمیں ہی بیچیں گے اس صورت کا کیا حکم ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں خریداری کے ساتھ جو شرط لگائی گئی ہے وہ ناجائز و گناہ ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بیج کی بیع کے ساتھ فصل، بائع (یعنی فروخت کرنے والے) کو بیچنے کی شرط، شرطِ فاسد ہے کیونکہ اس میں بائع (فروخت کرنے والے) کا نفع ہے اور جس شرط کا عقد یعنی سودا تقاضا نہ کرے اور اس میں معاہدہ کرنے والے دونوں فریق میں سے کسی کا نفع ہو وہ شرط فاسد ہوتی ہے اور شرطِ فاسد سے بیع فاسد ہو جاتی ہے اور بیعِ فاسد کا ارتکاب گناہ کا کام ہے۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”جو شرط مقتضائے عقد کے خلاف ہو اور اس میں بائع یا مشتری یا خود مبیع کا فائدہ ہو (جبکہ مبیع اہل استحقاق سے ہو) وہ بیع کو فاسد کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت، 2/ 702)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بینک سے لون دلوانے پر کمیشن لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص بینک اور سود پر قرض لینے والے کے درمیان معاہدہ کرواتا ہے اور اس معاہدے کے جو قانونی تقاضے ہیں ان کو پورا کرواتا ہے، تو کیا وہ بھی گناہ گار ہوگا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جس طرح سود کا لین دین کرنا حرام و گناہ ہے اسی طرح سودی معاہدے کا گواہ بننا بھی حرام و گناہ ہے۔ نیز سود کے معاہدے پر جو بھی براہِ راست معاون و مددگار ہے گا وہ بھی اس جرم میں شامل کہلائے گا اور وہ بھی گناہ گار ہوگا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ ﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ6، سورۃ المائدۃ، آیت 2)

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں: ”لعن رسول

٭ دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم اٰکل الربٰو وموکلہ وکاتبہ وشاہدیہ وقال ھم سواء" ترجمہ: حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے اور سودی کاغذ لکھنے والے اور اس پر گواہ بننے والوں پر لعنت فرمائی اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔ (مسلم، ص663، حدیث:4093)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سودی قرض کی ضمانت دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ بینک سے قرض لینے والا، قرضے کے حصول کے لیے کسی ایک دکاندار کو بطور ضامن پیش کرتا ہے، تو سودی قرض لینے والے کی ضمانت دینا کیسا ہے، کیا ضمانت دینے والا بھی گناہ گار ہو گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: ضمانت دینے والا بھی اس سودی معاہدے کا حصہ ہوتا ہے، اس کا نام اس معاہدے میں لکھا ہوتا ہے، جب تک ضمانت دینے والا نہ ہو، یہ معاہدہ نہیں ہوتا۔ لہٰذا ضمانت دینے والا بھی براہ راست اس معاہدے میں معاون ومددگار ہے اس لیے یہ ضمانت دینے والا بھی گناہ گار ہو گا۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچوں کی لاٹریاں خریدنا بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ دکانوں پر بچوں کے لیے لاٹریاں ہوتی ہیں وہ خریدنا اور بیچنا جائز ہے یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: خرید وفروخت کی ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ جو چیز خریدی جارہی ہے وہ معلوم ہو اس میں جہالت نہ ہو۔ بچوں کی لاٹری جو خریدی جاتی ہے اس میں یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ اندر کیا ہے، بلکہ بعض اوقات تو خالی بھی نکل آتی ہے اور خریدنے والے کے پیسے ضائع ہو جاتے ہیں اسی طرح بعض اوقات کم قیمت چیز نکلتی ہے جس سے خریدار کو نقصان ہوتا ہے اور بعض اوقات لاٹری کی قیمت سے زیادہ کی چیز نکل آتی ہے۔ ایسی لاٹریاں دو حال سے خالی نہیں اگر ایسی ہیں کہ اس میں کوئی بالکل خالی بھی نکلتی ہے تو یہ واضح طور پر جوا ہے۔ اور اگر ایسی ہے کہ کوئی بھی خالی نہیں نکلتی لیکن اندر مختلف قیمت کی چیزیں ہوتی ہیں اور کوئی بھی نکل سکتی ہے تو یہ مجہول چیز کی خرید وفروخت اور بیع فاسد اور گناہ کا کام ہے۔

یہ کام گلی محلوں میں زیادہ ہوتا ہے اور بچے ہی عام طور پر اس طرح لاٹریاں خریدتے ہیں۔ اس سے دکاندار کو تو فائدہ پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن جو بچے یہ خریدتے ہیں ان کا عموماً نقصان ہی ہوتا ہے اور جب کچھ نہیں نکلتا تو بچہ سوچتا ہے کہ آج نہیں نکلا تو کل کچھ نکل آئے گا، کل قسمت آزماؤں گا اس طرح وہ دوبارہ خریدتا ہے۔

دکانداروں کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ ایسی چیزیں اپنی دکانوں پر نہ رکھیں کیونکہ بچے وہی چیز خریدیں گے جو دکان پر موجود ہو گی، اگر یہ لاٹری دکان پر موجود ہی نہ ہو تو بچے خریدیں گے بھی نہیں۔

یہ بھی واضح رہے کہ اس طرح کی لاٹریاں بیچ کر جو مال حاصل کریں گے، وہ جائز نہیں ہو گا بلکہ وہ مال حرام ہو گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے حاصل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: ﴿ وَلَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق نہ کھاؤ۔ (پ2، سورۃ بقرہ، آیت188)

اس آیت کی تفسیر میں ہے: "اس آیت میں باطل طور پر کسی کا مال کھانا حرام فرمایا گیا خواہ لوٹ کر یا چھین کر چوری سے یا جوئے سے یا حرام تماشوں یا حرام کاموں یا حرام چیزوں کے بدلے یا رشوت یا جھوٹی گواہی یا چغل خوری سے یہ سب ممنوع وحرام ہے۔" (تفسیر خزائن العرفان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم
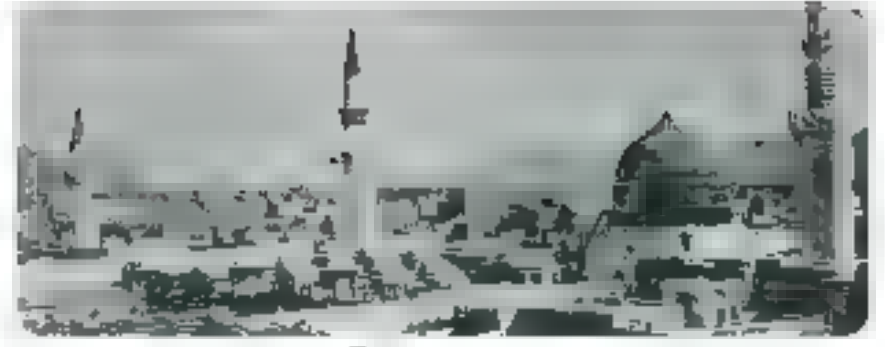
تاجر صحابۂ کرام

قسط:05

عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما

تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما بھی شامل ہیں۔ آپ کے والدِ گرامی حضرت سیّدُنا جعفر طیّار رضی اللہ عنہ جب جنگِ موتہ میں شہید ہوئے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو اپنی کفالت میں لے لیا اور حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ سایہ آپ نے پرورش پائی۔ آپ نے بچپن ہی سے تجارت شروع کردی تھی، چنانچہ خود اپنے متعلق فرماتے ہیں: كُنَّا نَعْمَلُ فِي السُّوقِ یعنی ہم کچھ لڑکے بازار میں کام کیا کرتے تھے رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک مرتبہ آپ کے پاس سے گزرے، آپ اس وقت دیگر بچّوں کے ساتھ اشیاء فروخت کررہے تھے تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کے لئے دُعا فرمائی: اے اللہ! اس کی بیع (یعنی خرید و فروخت) میں برکت عطا فرما، یا فرمایا: اس کے سودے میں برکت عطا فرما ✿ ایک مرتبہ آپ مٹی سے کھیل رہے تھے کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کے قریب سے گزرے اور آپ کے لئے دُعا فرمائی: اے اللہ! اس کی تجارت میں برکت عطا فرما ✿ ایک مرتبہ ایک تاجر مدینۂ منوّرہ میں شکر لے کر آیا لیکن اس کا کوئی گاہک نہ لگا۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو یہ خبر ملی تو آپ نے اپنے معاون کو حکم دیا کہ تاجر سے شکر خرید کر لوگوں میں بانٹ دو۔[1]

حضرت سیّدُنا طَلْق بن علی حَنَفی رضی اللہ عنہ

حضرت سیّدُنا طَلْق بن علی حَنَفی رضی اللہ عنہ تعمیرات کا کام کرتے تھے اور اس میں بڑی مہارت رکھتے تھے آپ اپنے بارے میں بیان کرتے ہیں: میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ اس وقت اپنی مسجد بنا رہے تھے۔ مسلمان بھی اس عمل میں آپ کے ساتھ شریک تھے، مجھے گارا تیار کرنے میں مہارت تھی۔ میں بیلچہ لے کر گارا تیار کرنے لگا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مجھے ملاحظہ فرماتے رہے اور فرمایا: إِنَّ هٰذَا الْحَنَفِيَّ لَصَاحِبُ طِينٍ یعنی یہ حنفی ضرور گارے والا ہے۔[2]

ایک روایت میں ہے: سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مٹی اس کے قریب کرو کیونکہ یہ گارا بنانا زیادہ جانتا ہے۔[3]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الاصابہ، 4/ 37، 38، سیر اعلام النبلاء، 4/ 526، 527، موسوعہ ابن ابی الدنیا، [illegible]

[illegible] (2) طبقات ابن سعد، [illegible] (3) الاصابہ، [illegible] 4 [illegible]

*تاجر اسلامی بھائی

حضرت ابوہَیْثَم مالک بن تَیِّہان رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطّاری مدنی*

ایک مرتبہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم رات یا دن کے ایسے وقت میں باہر تشریف لائے جس وقت عموماً تشریف نہ لایا کرتے تھے اور نہ ہی اس وقت میں کوئی ملاقات کے لئے حاضر ہوتا تھا، باہر حضرت سیّدُنا ابوبکر صدیق و حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما موجود تھے۔ نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اس گھڑی تم دونوں کو اپنے گھروں سے کس چیز نے نکالا؟ عرض کی: بھوک نے، ارشاد فرمایا: اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے! مجھے بھی اسی نے نکالا جس نے تم کو نکالا، اٹھو! دونوں حضرات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاں پہنچے، یہ انصاری صحابی بہت بڑے باغ اور بکثرت بکریوں کے مالک تھے اور کوئی خادم بھی نہ رکھتے تھے، نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آگے بڑھ کر سلام کرکے تین مرتبہ اندر داخل ہونے کی اجازت مانگی۔ دروازے کے پیچھے انصاری صحابی کی زوجہ تھیں انہوں نے سلام کی آواز کو سنا اور یہ چاہتی تھیں کہ نبیِّ معظم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار سلامتی کی دعائیں دیتے رہیں اس لئے دروازہ نہ کھولا۔ جب آخری نبی، حضرت محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے واپس جانے کا ارادہ کیا تو وہ تیزی سے باہر نکل آئیں اور عرض گزار ہوئیں: مرحبا، اے اللہ کے نبی! میں نے آپ کے سلام کو سُن لیا تھا مگر یہ چاہتی تھی کہ بار بار آپ سے سلامتی کی دعائیں ملیں۔ نبیِّ مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے شوہر کے بارے میں پوچھا: وہ کہاں ہیں؟ بولیں: ہمارے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں، آپ سب اندر آجائیے وہ کسی بھی وقت آجائیں گے پھر اس مقدس حضرات کے لئے ایک درخت کے نیچے چادر بچھادی۔ اتنے میں وہ انصاری صحابی رضی اللہ عنہ پانی کے دو بھرے ہوئے مشکیزے گدھے پر رکھ کر لے آئے جونہی نبیِّ نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دونوں عاشقانِ نبی کی زیارت سے مشرف ہوئے تو بہت خوش ہوئے، اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیا (کہ آج معراج کا دولہا عرشِ عظم کا مہمان میرے گھر کیسے کرم فرما ہوگیا، میں اپنے مقدر پر جس قدر ناز کروں کم ہے، آج میرا باغ رشکِ خلد بریں بلکہ رشکِ عرشِ بریں ہے) اور گلے سے لگ گئے پھر دست بوسی کی سعادت پائی اور عرض گزار ہوئے: میرے ماں باپ آپ پر قربان! اللہ کا شکر ہے کہ آج میرے مہمانوں سے زیادہ معزز کسی کے مہمان نہیں ہیں، ایک روایت میں ہے کہ وہی انصاری صحابی رضی اللہ عنہ ان محترم حضرات کو اپنے باغ میں لے کر آئے اور ان متبرک حضرات کے لئے چادر بچھائی پھر کھجور کے درخت سے ایک بڑا خوشہ توڑ کر بارگاہِ رسالت میں پیش کردیا۔ اس خوشے میں خشک و تر کھجوریں تھیں عرض کی: اس سے کھائیے۔ نبیِّ آخر الزمان صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: صرف تر (پکی ہوئی) کھجوریں کیوں نہیں لائے؟ عرض کی: میں نے مختلف قسم کی کھجوریں حاضرِ خدمت کردیں تاکہ جو آپ کا دل چاہے آپ اسے تناول فرمائیں۔ تینوں مکرم حضرات نے اس خوشہ سے کھجوریں کھائیں اور وہ میٹھا پانی پیا۔ پھر انصاری صحابی نے اپنی زوجہ سے پوچھا: تم نے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے

* مُدرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی

کچھ تیار کیا؟ زوجہ نے کہا: نہیں، یہ سُن کر انہوں نے فرمایا: اب کھڑی ہو جاؤ۔ اِدھر زوجہ محترمہ نے جَو پیسے اور انہیں پیسا، اُدھر انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے چھری پکڑی اور بکریوں کی طرف بڑھے تاکہ ان معظم مہمانوں کے لئے کھانا تیار ہوسکے۔ یہ دیکھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا۔ جان و دل قربان کرنے کا جذبہ رکھنے والے ان انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے فرمانِ نبی پر عمل کیا اور اپنے مبارک مہمانوں کے لئے بکری یا بھیڑ کا بچہ ذبح کیا پھر گوشت پکا کر ان باوقار مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیا۔ حضرت سیّدُنا عبدُاللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے اس مہمان نوازی کا نقشہ کھینچ کر اَشعار کی لڑی میں پرو دیا ہے، ایک شعر کا ترجمہ ملاحظہ کیجئے: میں نے کسی قوم کے لئے اسلام جیسی عزت نہیں دیکھی اور نہ ہی اراشی کے مہمانوں کی مثل کوئی گروہ دیکھا۔[1] پیارے اسلامی بھائیو! پیارے نبی اور ان کے پیارے اصحاب کی دلداری اور اتنی پیاری مہمان نوازی کرنے والے پیارے صحابی حضرت سیّدُنا ابوہیثم مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ تھے۔ اسی دعوت کے اختتام پر سیّدُ الانبیاء صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے پوچھا: کیا تمہارے ہاں کوئی خدمت گار ہے؟ عرض کی: جی نہیں، ارشاد فرمایا: جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو ہمارے ہاں آجانا۔ **حکایت:** جب نبیِّ مقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس دو غلام لائے گئے تو آپ رضی اللہ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے نبیِّ بحر و بَر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ان میں سے ایک چُن لو، آپ نے عرض کی: یا نبیَّ اللہ! آپ ہی پسند فرما دیں۔ نبیِّ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس سے مشورہ لیا جائے وہ امین ہوتا ہے (پھر ایک غلام کی جانب اشارہ کرکے فرمایا:) تم اسے لو کیونکہ میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اور میں تمہیں اس کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں۔ گھر آکر آپ رضی اللہ عنہ نے نبیِّ پاک کا ارشادِ پاک اپنی زوجہ کو سنایا تو وہ کہنے لگیں: اللہ کے نبی نے اس غلام کے بارے میں جو بھلائی کی وصیت کی ہے اس غلام کو آزاد کئے بغیر تم اس فرمان تک نہیں پہنچ سکتے، یہ سنتے ہی آپ نے اس غلام کو آزاد کردیا۔[2] **اسلام سے پہلے اور بعد:** آپ رضی اللہ عنہ زمانۂ جاہلیت میں بھی باطل معبودوں (کی عبادت) کو ناپسند کرتے تھے اور ان سے ناگواری کا اظہار کیا کرتے تھے۔[3] ایک قول کے مطابق اعلانِ نبوت کے گیارھویں سال مکے کی ایک گھاٹی میں سب سے پہلے جن 6 انصار صحابہ رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا ان میں آپ کا نام بھی شامل ہے۔ اس کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے دیگر صحابۂ کرام کے ساتھ مل کر مدینے میں اسلام کی ترویج و اشاعت کا کام شروع کردیا۔[4] پھر تیرھویں سال 70 خوش نصیب افراد نے رحمت والے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ انور پر بیعت کی تو آپ بھی ان میں موجود تھے۔ آپ ان بارہ خوش نصیب اور معتبر افراد میں سے ایک ہیں جن کو نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے نقیب (قوم کا سردار) بنایا گیا۔[5] **دعائے نبوی:** حضرت عبدُاللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو خیبر کی طرف بھیجا تاکہ آپ وہاں کی کھجوروں کی منصفانہ تقسیم کریں۔ جب آپ تقسیم کاری کے بعد واپس پلٹے تو نبیِّ مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ کو دعاؤں سے نوازا۔ **مجاہدانہ شان:** آپ رضی اللہ عنہ جنگِ بدر، معرکۂ اُحد اور تمام غزوات میں نبیِّ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کفار سے لڑتے اور تلوار کے جوہر دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔[6] میدانِ جنگ میں آپ دو تلواریں رکھا کرتے تھے اسی وجہ سے آپ کا لقب ذُوالسَّیْفَیْن یعنی دو تلوار والا تھا۔[7] **شہادت:** ایک قول کے مطابق ماہِ صفرُ المظفر سن 37 جنگِ صِفّین میں حضرت ابوہیثم مالک بن تیہان رضی اللہ عنہ حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور اسی جنگ میں شہادت کے بلند مقام پر فائز ہوئے۔[8] حضرت سیّدُنا علی رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ رضی اللہ عنہ کی تدفین اپنے ہاتھوں سے کی۔[9]

(1) مسلم، ص867، حدیث:5313، ترمذی، 4/63، حدیث:2376، مسند ابی یعلیٰ، 1/26، حدیث:249، مسند بزار، 1/316، حدیث:205، مستدرک، 5/181، حدیث:7260، معرفۃ الصحابہ، 4/197، الزھد لاحمد، ص68، روض الانف، 2/249، مراٰۃ المناجیح، 6/57 (2) ترمذی، 4/164، حدیث:2376 (3) طبقات ابن سعد، 3/341 (4) طبقات ابن سعد، 3/341، اسد الغابہ، 5/5 (5) طبقات ابن سعد، 3/342، 455 (6) طبقات ابن سعد، 3/342 (7) استیعاب، 2/57 (8) اسد الغابہ، 6/342، روض الانف، 2/249 (9) اسباب الاشراف، 3/97

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

مزارِ حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ

مزارِ حضرت شیخ صلاحُ الدّین دَرویش سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

صَفَرُالمُظفَّر اسلامی سال کا دوسرا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 45 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ صَفَرُالمُظفَّر 1439ھ تا 1441ھ کے شماروں میں کیا گیا تھا، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان: (1) ذُوالشَّہادَتین حضرت سیّدُنا خُزَیمہ بن ثابت اَوسی انصاری رضی اللہ عنہ قبلِ ہجرت اسلام لا کر اصحابِ صُفّہ میں شامل ہوئے، بدر سمیت تمام غزوات میں شرکت فرمائی، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے راضی ہو کر ان کی گواہی کو دو مَردوں کے برابر فرما دیا۔ ان سے کئی احادیث مروی ہیں، یومِ فتحِ مکہ انہیں لشکرِ اسلام کا صاحبِ عَلَم (جھنڈے والا) ہونے کا شرف حاصل ہوا، آپ کی شہادت جنگِ صِفّین صفر 37ھ میں ہوئی۔[1] (2) حارِسُ النبی حضرت ابوعبدُاللہ محمد بن مَسْلَمہ اَوسی انصاری رضی اللہ عنہ اعلانِ نبوت سے 22 سال قبل پیدا ہوئے اور صفر 46ھ کو مدینۂ منورہ میں وفات پائی۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، بہادر اور قدیمُ الاسلام تھے۔ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں شریک ہوئے، اس موقع پر مدینے کے حاکم بنائے گئے۔ آپ نے دشمنِ رسول کعب بن اشرف کا کام تمام کیا۔ آپ سے کئی احادیث مروی ہیں، دورِ خلافتِ راشدہ میں کئی عہدوں پر فائز رہے۔[2] اولیا و مشائخ کرام رحمہمُ اللہ السّلام: (3) سیّدُ التّابعین حضرت اویس قَرَنی رحمۃ اللہ علیہ اہلِ یمن سے ہیں۔ زمانۂ رسالت میں اسلام قبول کیا مگر بوڑھی والدہ کی خدمت کی وجہ سے دیدارِ نبی کی سعادت نہ پا سکے۔ 2 فرامینِ مصطفےٰ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم): (1) تم میں سے جو اویس کو پائے تو اس سے دعائے بخشش کروائے (2) بے شک اویس خیرُالتّابعین ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان سے ملاقات فرمائی، آپ عشقِ رسول، گوشہ نشینی اور زہد و تقویٰ میں مشہور تھے۔ جنگِ صِفّین صفر 37ھ میں شہید ہوئے، آپ کا مزار رَقّہ (دمشق، شام) میں ہے۔[3] (4) حضرت شیخ صلاحُ الدّین دَرویش سہروردی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 648ھ اور وفات 749ھ میں دہلی میں ہوئی۔ آپ کا عُرس 22 صفر کو دہلی میں ہوتا ہے، آپ شیخ صدرُالدّین عارف ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ، حضرت خواجہ نصیرُالدّین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمسائے، صاحبِ کرامت، دردِ اُمّت رکھنے والے اور مجذوب تھے۔[4] (5) حضرت خواجہ سیّد یحییٰ کبیر غرغشتی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 707ھ میں شہر علی (درہ کوہ سلیمان) بلوچستان میں ہوئی۔ یہیں 2 صفر 834ھ کو وصال فرمایا۔ مزار جائے پیدائش میں ہے۔ آپ علمِ ظاہری و باطنی کے جامع، مرید و خلیفہ جہانیاں جہاں گشت، باکرامت ولی اور مرجعِ عُلَما و عوام شخصیت کے مالک تھے۔[5] (6) مفسرِ قراٰن حضرت علّامہ خواجہ یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 762ھ میں چرخ نزد غزنی افغانستان میں ہوئی اور وصال 5 صفر 851ھ میں فرمایا، مزار موضع ملتین کال خورد (دوشنبہ) تاجکستان میں ہے، آپ جید عالمِ دین، خلیفۂ بانیِ سلسلہ نقشبندیہ خواجہ بہاؤالدّین اور صاحبِ تصانیف ہیں، تفسیرِ چرخی اور شرح اسماءُ الحسنیٰ آپ کی مطبوعہ کتب ہیں۔[6] (7) جلیلُ القدر شیخِ طریقت حضرت شیخ محمود راجن فاروقی رحمۃ اللہ علیہ احمد آباد (گجرات ہند) کے ایک عظیم صوفی

* رکن شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

خاندان میں پیدا ہوئے۔ کئی سلاسل سے خلافت حاصل ہوئی، آپ جامع علوم و فنون اور کثیر الفیض تھے، 22صفر 900ھ میں وصال فرمایا۔ مزار درگاہ شیخ سراج الدین پیران پٹن نہروالا محلہ میار کپورہ گجرات میں ہے۔[7] ❽ شیخ المشائخ حضرت شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1156ھ میں بٹیالہ (ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب) ہند میں ہوئی۔ 22صفر 1240ھ میں وصال فرمایا، آپ کا مزار دہلی ہند میں ہے۔ آپ عالمِ دین، عظیم شیخِ طریقت، تیرھویں صدی کے مجدد، صاحبِ کرامت ولی اللہ اور 12 سے زائد کتب کے مصنف تھے۔[8] ❾ قبلۂ عالم، تاجدارِ گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1275ھ میں گولڑہ شریف (اسلام آباد، پنجاب) پاکستان میں ہوئی اور 29صفر 1356ھ کو وصال فرمایا، آپ کا مزار گولڑہ شریف میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ آپ جید عالمِ دین، مرجعِ علما، شیخِ طریقت، کئی کتب کے مصنف، مجاہدِ اسلام، صاحبِ دیوان شاعر اور عظیم و مؤثر شخصیت کے مالک تھے۔[9]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السلام

❿ زینتِ خاندانِ اہلِ بیت حضرت امام زید شہید رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 79ھ میں ہوئی اور (ایک قول کے مطابق) 2صفر 122ھ کو کوفہ میں شہید کئے گئے، یہیں مزار ہے۔ آپ امام زین العابدین کے بیٹے، امام باقر کے بھائی، عالمِ کبیر، فقیہِ اسلام، بہادر و شجاع، خطیبِ زمانہ اور کئی کتب مثلاً تفسیر غریب القرآن اور مجموع فی الفقہ وغیرہ کے مصنف تھے۔[10] ⓫ صوفیِ کامل حضرت شیخ حمد محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش نارنول (ضلع مہندر گڑھ، ریاست ہریانہ) ہند کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال ناگور میں 25صفر 927ھ کو ہوا، تدفین روضہ سلطان التارکین شیخ حمید الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ میں کی گئی۔ آپ جید عالمِ دین، عربی فارسی میں ماہر، عاشقِ اہلِ بیت، صاحبِ کرامت اور جذبہ نَفْعٌ عَلی الْمُتَعَدِّی سے سرشار تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کا ایک حصہ اجمیر شریف میں گزارا۔[11] ⓬ مستفتیِ اعلیٰ حضرت مولانا میر غلام مصطفیٰ جہانگیری دیوی رحمۃ اللہ علیہ (تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی) میں اندازاً 1305ھ کو پیدا ہوئے، آپ اسکول ہیڈ ماسٹر، علمِ دین سے مالا مال، کثرتِ مطالعہ کے خوگر، تبلیغِ دین کے شائق اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے، آپ کا وصال 26صفر 1370ھ کو ہوا، مزار موضع دیوی میں ہے۔ آپ نے بذریعہ مکتوب اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے علمی استفادہ فرمایا۔[12] ⓭ شارحِ بخاری، فقیہِ اعظم ہند حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1339ھ قصبہ گھوسی ضلع مئو (یوپی ہند) میں ہوئی اور یہیں 6صفر المظفر 1421ھ کو وصال فرمایا۔ آپ مفتیِ اسلام، شیخِ طریقت، استاذُ العلماء، شرح بخاری (9جلدیں) سمیت 20 کتب کے مصنف اور اکابرینِ اہلِ سنت سے ہیں۔ آپ نے ہند کے دس مدارس میں 35 سال تدریس کی، 11 سال بریلی شریف اور 24 سال الجامعۃ الاشرفیہ کے مفتی رہے، پچاس ہزار فتاویٰ لکھے یا لکھوائے۔ انھوں نے امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری کو کئی سلاسل میں خلافت سے بھی نوازا۔[13]

مزار حضرت امام زید شہید رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ

---

(1) الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 2/30، تاریخ طبری، 8/765 (2) الاصابۃ فی تمییز الصحابۃ، 28/... (3) مسلم، ص1055، حدیث:6492، مستدرک للحاکم، 4/496، حدیث:... طبقات ابن سعد، 6/204تا207 (4) اخبار الاخیار مترجم، ص149 (5) انسائیکلو پیڈیا اولیائے کرام، 6/154 (6) تاریخ مشائخ نقشبند، ص225تا234، خزینۃ الاصفیا، 7/89 (7) مشائخ احمد آباد، ص226 (8) جہانِ امام ربانی، 4/588تا602 (9) مہر منیر، ص61، 335، فیضانِ پیر مہر علی شاہ، ص4، 32 (10) تاریخ طبری، 4/314، الاعلام للزرکلی، 3/59، تاریخ اسلام للذہبی، 8/105تا108 (11) اخبار الاخیار فارسی، ص184تا186 (12) معارف رضا، سالنامہ 2007ء، ص233 (13) فتاویٰ شارح بخاری، 1/72تا110۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے Audio اور Video پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت مولانا نسیم صدیقی قادری کی ہمشیرہ کے انتقال پر تعزیت

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے افسوس ناک خبر ملی کہ سیّد شاہد علی اور سیّد ارشد علی کی امّی جان، حضرت مولانا نسیم صدیقی قادری اور محمد نعیم احمد صدیقی قادری کی ہمشیرہ صاحبہ ثُوَیْبَۃُ السَّعْدِیَہ ہارٹ اٹیک اور فالج کے سبب 28 شوّال المکرم 1441 سن ہجری کو 74 سال کی عمر میں کراچی میں وصال فرما گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

یاربَّ المصطفےٰ جلَّ جلالہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ثُوَیْبَۃُ السَّعْدِیَہ کو غریقِ رحمت فرما، یااللہ! ان کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر خواب گاہ بہشت بنے، جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے اور تاحشر جگمگاتی رہے، لَہُ الْعٰلَمِیْن! ان کی قبر پر رحمت و رضوان کے پھولوں کی بارشیں فرما، مولائے کریم! انہیں بے حساب مغفرت سے نواز کر جنّتُ الفردوس میں خاتونِ جنّت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پڑوس نصیب فرما، یااللہ! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، مولائے کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر و ثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب ثُوَیْبَۃُ السَّعْدِیَہ سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایصالِ ثواب کیلئے ایک مدنی پھول بیان فرمایا) تفسیر بیضاوی میں ہے: "جو اللہ کریم اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرماں برداری کرتے ہوئے نیک کام کرتا ہے اور گناہوں سے بچتا ہے دنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں اسے سعادت ملتی ہے۔" (تفسیر بیضاوی، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 71، 4/388)

صبر و ہمت سے کام لیجئے، اللہ کی رضا پر راضی رہئے، اللہ کی رحمت بہت بڑی ہے، اس رب نے جو چاہا وہ کیا، جب وقت پورا ہو جاتا ہے تو نہ ایک سیکنڈ آگے ہو سکتا ہے نہ ایک سیکنڈ پیچھے۔ ہم سب کو یہ تصور کرنا چاہئے کہ یہ ہم سے آگے آگے گئے اور ہمیں یہ پیغام دیتے گئے کہ تم ہمارے پیچھے آ رہے ہو۔

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مرے پیچھے چلے آؤ تمہارا رہنما میں ہوں

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ میں وفات پانے والوں کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) مشہور مالکی عالمِ دین حضرت شیخ سیّد محمد بن علوی مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی زوجہ محترمہ (2) حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب قادری اشفاقی[1] (3) حضرت مولانا حافظ غلام نبی عرف محب نبی چشتی[2] (4) حضرت پیر سیّد قلندر علی شاہ جیلانی[3] (5) شیخ الحدیث حضرت مفتی عبیدالحق نعیمی[4] (6) حضرت مولانا قاری علی حسن خان قادری برکاتی[5] (7) پیرِ طریقت حضرت علّامہ مولانا الحاج قاضی سیّد شاہ اعظم علی صوفی قادری[6] (صدر کل ہند جمعیت المشائخ) (8) حضرت علّامہ مولانا الحافظ غلام فرید چشتی[7] (بانی و مہتمم جامعہ حنفیہ مہریہ مدرسہ تعلیم القرآن شکر درہ اٹک، پنجاب) (9) حضرت مولانا عبدالقیوم رضوی[8] (10) حضرت پیر سلطان فاروق نقشبندی[9] (سجادہ نشین دربار عالیہ رحمۃ اللہ علیہ [illegible]) رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے انتقال پر لواحقین اور جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی ترکیب کی، جبکہ کئی بیماروں اور دکھیاروں کے لئے دعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

(1) تاریخ وفات: 1 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (2) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (3) تاریخ وفات: 2 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (4) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (5) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (6) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (7) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (8) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ (9) تاریخ وفات: [illegible] ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ

مناظرِ کائنات اور حدائقِ بخشش

محمد حامد سراج عطاری مدنی*

یہ کائنات حسین مناظر سے بھری ہوئی ہے، ان مناظر اور نظاروں کو ہر کوئی اپنے نقطۂ نظر سے دیکھتا ہے، سائنسدان (Scientist) انہیں اپنی سائنس کی روشنی میں دیکھتا ہے، جغرافیہ دان (Geographer) انہیں اپنے علم کی روشنی میں دیکھتا ہے، کیمسٹری والا انہیں علمِ کیمسٹری کی نگاہ سے دیکھتا ہے جبکہ عاشقِ رسول، اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ان تمام مناظر کو عشقِ رسول کی نگاہ سے دیکھتے اور ذہن میں آنے والے خیالات کو نعتیہ شاعری کی صورت میں بیان بھی فرماتے۔ آپ کے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش میں کئی مناظرِ قدرت کو عشقِ رسول میں ڈوب کر اسی رنگ میں سمجھایا گیا ہے۔

سورج اور تخیلاتِ رضا: انہی چیزوں میں سے ایک سورج بھی ہے۔ یہی سورج ہے جو تمام جہاں کو اپنے نور سے روشن کر رہا ہے، یہی سورج ہے جو ہزاروں سال سے دنیا کو جگمگا رہا ہے مگر اس کا نور کم نہیں ہو رہا۔ یہی سورج ہے کہ جس کے طلوع و غروب ہونے سے دنیا کا نظام چل رہا ہے، اس سورج کو کائنات کے مناظر میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی عشق کی کتاب میں اس سورج کی حقیقت کیا ہے، جب سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جود و سخاوت کی بات چل رہی تھی تو فرماتے ہیں:

بس کو قرصِ مہر سمجھا ہے جہاں اے منعمو!
ان کے خوانِ جود سے ہے ایک نانِ سوختہ(1)

یعنی اے تاجدارو! اے بادشاہو! سارا جہاں جسے سورج کی ٹکیا کہتا ہے، لوگ جسے آفتاب کہہ کر پکارتے ہیں، جسے سورج کا نام دیا جاتا ہے۔ یہی سورج اور یہی آفتاب، جانِ عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی ہے، ذرا سوچو کہ جس کریم آقا، مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستر خوان کی جلی ہوئی روٹی سے کائنات کا گزارہ ہو رہا ہے تو ان کے دستر خوان کی وہ روٹیاں جو جلنے سے محفوظ ہیں، ان کا کیا حال ہو گا اور جس محبوب علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی جلی ہوئی روٹی کی طرف دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتی ہیں، اس کے چہرۂ مبارک کے انوار کا عالم کیا ہو گا؟

چاند اور تخیلاتِ رضا: اسی طرح چاند کا ذکر شعر و شاعری میں جگہ جگہ ملتا ہے۔ محبوب کے حُسن، خوبصورتی، رنگت اور دلکشی کو چاند سے تشبیہ دینا اردو شاعری میں بہت عام ہے۔ مگر جس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے چاند کو نعتِ محبوب کے لئے استعمال کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آیئے! اس کی چند مثالیں ملاحظہ کرتے ہیں:

1. عموماً شاعر حضرات چاند کے حُسن کی تو بات کرتے ہیں مگر اس کے دھبوں کو نظر انداز کر جاتے ہیں، سرکارِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے عشق کے رنگ میں بتایا کہ چاند پر دھبے کیوں ہیں؟ چنانچہ فرماتے ہیں:

برقِ انگشتِ نبی چمکی تھی اس پر ایک بار
آج تک ہے سینۂ مہ میں نشانِ سوختہ(2)

یعنی سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

* شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی
المدینۃ العلمیہ کراچی

مبارک ہاتھ کی نورانی انگلی ایک مرتبہ چمک کر چاند پر پڑی مگر آج تک چاند کے سینے میں جس کا نشان موجود ہے۔

2 ایک اور شعر میں چاند کو یہ داغ مٹانے کا طریقہ بھی بتاتے نظر آتے ہیں، چنانچہ قصیدۂ معراج میں فرماتے ہیں:

ستم کیا کیسی مَت کٹی تھی قمر! وہ خاک اُن کے رہ گزر کی
اُٹھا نہ لایا کہ مَلتے مَلتے یہ داغ سب دیکھتا مٹے تھے[3]

یعنی اے چاند تمہاری عقل کو کیا ہوا کہ اتنا بڑا ستم کر بیٹھے، جب معراج کی رات آقا کریم، رسولِ عظیم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آسمانوں کی سیر کے لئے تشریف لائے تھے تو ان کے راہ گزر کی خاک لے جاتے اور اپنے داغوں پر ملتے رہتے۔ تمہارا اس خاک کو ملنا تھا کہ تمہارے سارے داغ ختم ہو جاتے۔

3 ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس چاند کو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بچپنے کا کھلونا قرار دیتے ہیں۔ جو کہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پنگھوڑے میں چاند سے باتیں کرتے اور اپنی انگلی سے جس طرف اشارہ فرماتے، چاند اسی طرف جھک جاتا۔[4]

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں
کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا[5]

4 یک اور مقام پر فرماتے ہیں:

ماہِ مدینہ اپنی تجلّی عطا کرے!
یہ ڈھلتی چاندنی تو پہر دو پہر کی ہے[6]

یعنی ایک آسمان کا چاند ہے اور ایک مدینے کا چاند ہے۔ آسمان کا چاند بھی روشنی بکھیرتا ہے اور مدینے کا چاند بھی نور کی خیرات بانٹتا ہے، آسمان کا چاند جو روشنی دیتا ہے وہ ایک دو پہر تک رہتی ہے جبکہ مدینے کا چاند اگر نور کی جھلک بھی عطا فرما دے تو دنیا و آخرت دونوں روشن ہو جاتے ہیں۔

5 ایک جگہ فرماتے ہیں کہ چاند سورج تو آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رُخِ روشن کے سامنے کچھ بھی نہیں، کہتے ہیں:

خورشید تھا کس زور پر کیا بڑھ کے چمکا تھا قمر
بے پردہ جب وہ رُخ ہوا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں[7]

یعنی عین دوپہر کے وقت سورج اپنے عروج پر ہو، پھر رات ہو جائے اور چاند اپنے جوبن پر آجائے، ایسے میں جانِ عالَم، شہِ بنی آدم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا رُخِ انور پردے سے باہر آئے تو سورج بھی شرما جائے گا، چاند بھی آنکھیں چُرائے گا اور منہ چھپائے گا کیونکہ جیسے میرے سرکار ہیں ویسا نہیں کوئی۔ اس میں اس حدیثِ پاک کی طرف اشارہ بھی ہے کہ حضرت جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے رَسُوْلُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چاندنی رات میں سُرخ (دھاری دار) حُلّہ پہنے ہوئے دیکھا، میں کبھی چاند کی طرف دیکھتا اور کبھی آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ انور کو دیکھتا، تو مجھے آپ کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ خوبصورت نظر آتا تھا۔[8]

حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیثِ پاک کی شرح میں فرماتے ہیں: کئی وجوہات کی بنا پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ چاند سے بھی زیادہ حسین ہے ❁ چاند صرف رات میں چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ دن رات چمکتا ہے ❁ چاند صرف تین رات (آب و تاب سے) چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ ہمیشہ ہر دن اور ہر رات چمکتا ہے ❁ چاند جسموں پر چمکتا ہے چہرۂ مصطفےٰ جسموں کے ساتھ دلوں پر بھی چمکتا ہے ❁ چاند صرف جسموں کو نور دیتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ ایمان کو نور دیتا ہے ❁ چاند گھٹتا ہے پھر بڑھتا ہے جبکہ چہرۂ مصطفےٰ گھٹنے سے محفوظ ہے ❁ چاند سے عالَمِ اَجسام کا نظام قائم ہے، جبکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عالَمِ ایمان کا نظام قائم ہے۔[9]

---

(1) حدائقِ بخشش، ص136 (2) حدائقِ بخشش، ص36 (3) حدائقِ بخشش، ص232 (4) جمع الجوامع، 3، 212، حدیث: 836 (5) حدائقِ بخشش، ص249 (6) حدائقِ بخشش، ص202 (7) حدائقِ بخشش، ص110 (8) ترمذی، 4، 370، حدیث: 2820 (9) مراٰۃ المناجیح، 8، 60 ملتقطاً۔

16 جنوری 2020ء بدھ اور جمعرات کی درمیانی رات تقریباً 2 بج کر 50 منٹ پر کراچی سے براستہ متحدہ عرب امارات (UAE) عمان کے لئے روانگی ہوئی۔ اس سفر سے متعلق ایک آزمائش یہ تھی کہ نمازِ عشا کے بعد ہم نے "ذہنی آزمائش سیزن 11" کا ایک براہِ راست (Live) سلسلہ کرنا تھا اور اس کے فوراً بعد ایک سلسلہ ریکارڈ کرنا تھا۔ ان دونوں سلسلوں کو ایک بجے تک ختم کرنا ضروری تھا ورنہ تاخیر کی صورت میں فلائٹ کا ملنا مشکل تھا۔ پوری کوشش کر کے ہم نے ایک بجے تک دونوں سلسلے مکمل کئے، سفر کے لئے سامان، پاسپورٹ وغیرہ پہلے سے تیار تھا جبکہ ہم سفر اسلامی بھائی گاڑی میں موجود تھے۔ ہم فوراً روانہ ہوئے اور 2 بج کر 50 منٹ پر روانہ ہونے والی فلائٹ کے ذریعے پہلے عرب امارات پہنچے جہاں 4 گھنٹے قیام (Stay) کے بعد صبح 8 بجے عمان کے شہر مسقط کے لئے فلائٹ تھی۔ تقریباً سوا 9 بجے ہم مسقط ایئر پورٹ پر پہنچے اور امیگریشن وغیرہ سے فارغ ہو کر 10 بجے تک باہر آئے تو اسلامی بھائی استقبال کے لئے موجود تھے۔

مسقط سے صلالہ شریف: ایئر پورٹ سے ہم بنی قیام گاہ پہنچے تو تھکن عُروج پر تھی اس لئے ناشتے وغیرہ سے معذرت کر کے آرام کیا۔ دوپہر میں اٹھ کر نمازِ ظہر ادا کرنے کے کھانا کھایا اور اب ایک بار پھر سفر درپیش تھا۔ شام سوا 6 بجے کی فلائٹ سے ہم نے عمان کے ایک اور تاریخی شہر صلالہ شریف کے لئے روانہ ہونا تھا جہاں کئی انبیائے کرام علیہمُ السّلام اور صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے مزارات ہیں۔ فلائٹ میں تاخیر کے سبب ہم نے نمازِ مغرب ایئر پورٹ پر ہی باجماعت ادا کی اور کئی عربی عاشقانِ رسول بھی ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوئے۔

سنّتوں بھرا اجتماع: جدول (Schedule) کے مطابق صلالہ شریف میں پہلے بزنس کمیونٹی کے افراد سے ملاقات اور پھر 9 بجے ایک مسجد میں بیان کا سلسلہ تھا۔ تقریباً 9 بجے ہم صلالہ شریف پہنچے، پہلے کچھ تاجر شخصیات سے ملاقات کی اور پھر مسجدِ خضرا میں عظیمُ الشّان سنّتوں بھرے اجتماع میں حاضری ہوئی۔ مَا شَآءَ اللہ یہاں اسلامی بھائیوں کی ایک بڑی تعداد موجود تھی۔ اس اجتماع میں سنّتوں بھرا بیان کرنے کی سعادت ملی اور اس کے بعد دیر تک ملاقات کا سلسلہ رہا۔

ایک دن میں 4 فضائی سفر: یہاں سے فارغ ہو کر رات تقریباً 3 بجے کی فلائٹ سے ہم نے واپس مسقط جانا تھا، گویا ایک دن میں یہ ہمارا چوتھا فضائی سفر تھا۔ صلالہ شریف سے مسقط

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

واپسی میں بھی فلائٹ لیٹ ہوگئی اور مسقط میں اپنی قیام گاہ پر پہنچتے پہنچتے ہمیں تقریباً 5 بج گئے، نمازِ فجر پڑھ کر ہم نے آرام کیا۔ ساڑھے 11 بجے بیدار ہو کر ہم نے نمازِ جمعہ کی تیاری کی اور پھر قریب ہی واقع ایک عظیمُ الشّان جامع مسجد میں نمازِ جمعہ کے لئے حاضری ہوئی۔ نمازِ جمعہ کے بعد کئی عاشقانِ رسول نے ہمیں پہچان لیا اور یہاں بھی ملاقات کا سلسلہ رہا۔

ایک اور سفر: اس کے بعد تقریباً تین گھنٹے کے سفر پر واقع ایک شہر صُحار کی طرف ہمارا سفر تھا۔ صحار جاتے ہوئے راستے میں ایک شہر صحم میں ایک عربی عالمِ دین سے ملاقات ہوئی اور نمازِ مغرب سے ذرا پہلے ان کے ساتھ مل کر رقت انگیز ماحول میں دعاؤں کا سلسلہ رہا۔

مدنی مشورہ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! یہاں میرا یہ مدنی مشورہ قبول فرمائیں کہ آپ سفر کر کے اپنے ملک یا بیرونِ ملک کے کسی بھی ملتے یا شہر میں جائیں تو وہاں موجود کسی مشہور ولیُّ اللہ کے مزار پر اور عاشقِ رسول عالمِ دین کی خدمت میں بھی حاضری دیں۔ مزار شریف پر باادب حاضری دے کر اور ذِکر و تلاوت وغیرہ کر کے صاحبِ مزار کو ایصالِ ثواب اور ان کے وسیلے سے اللہ کریم کی بارگاہ میں دعا کریں۔ عاشقِ رسول عالمِ دین کی خدمت میں حاضر ہو کر ان سے اپنے لئے دعا کروائیں اور حسبِ استطاعت ان کی خدمت میں کچھ نہ کچھ نذرانہ پیش کریں۔

صحم میں نمازِ مغرب ادا کر کے ہم صحار روانہ ہوئے جہاں پہلے چند تاجر اسلامی بھائیوں سے ملاقات اور پھر تقریباً 10 بجے عظیمُ الشّان جامع مسجد میں سنّتوں بھرا اجتماع ہوا جس میں "والدین کے ادب و احترام" کے موضوع پر بیان کا موقع ملا۔ بیان کے بعد دیر تک اسلامی بھائیوں سے ملاقات جاری رہی اور پھر رات میں ہی مسقط کے لئے واپسی ہوئی۔ مسقط واپس آتے ہوئے تھکن کے باعث ایسی حالت تھی کہ میں گاڑی کی پچھلی سیٹ پر ہی سو گیا۔ رات تقریباً ساڑھے 4 بجے ہم مسقط میں اپنی قیام گاہ پر واپس پہنچے۔

سفر کا آخری دن: 18 جنوری بروز ہفتہ ہمارے سفر کا آخری دن تھا۔ نمازِ ظہر کے بعد ہم ایک عاشقِ رسول کے گھر پہنچے جہاں پاکستان سوشل کلب سے وابستہ اسلامی بھائیوں اور شخصیات کے لئے سنّتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ تھا۔ یہاں میں نے "حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سیرت" پر بیان کیا اور شرکائے اجتماع کو قراٰنِ کریم پڑھنے کا ذہن دیا۔ بیان کے بعد کھانے کا انتظام تھا، کھانے کے بعد بھی کافی دیر تک اسلامی بھائیوں کے ساتھ ملاقات اور مدنی پھولوں کے تبادلے کا سلسلہ رہا۔ اس موقع پر میں نے دعوتِ اسلامی کی خدمات کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کے ساتھ تعاون کرنے اور مدرسۃُ المدینہ آن لائن کے ذریعے علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب دلائی۔ اسلامی بھائیوں نے بڑی دلچسپی سے تمام باتیں سنیں اور دعوتِ اسلامی کے ساتھ بھرپور تعاون کرنے کی یقین دہانی کروائی۔

یہاں سے فارغ ہونے کے بعد مسقط میں ہی دعوتِ اسلامی کی ذمہ دار اسلامی بہنیں جو ایک جگہ جمع تھیں، پردے کے اہتمام کے ساتھ ان میں بیان اور پھر سوال جواب کا سلسلہ ہوا۔

رات میں کثیر عاشقانِ رسول کے ساتھ اجتماعی طور پر مدنی مذاکرے میں شرکت اور پھر حاضرین کو مدنی پھول پیش کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی رات تقریباً 5 بجے کی فلائٹ سے کراچی واپسی کے لئے روانگی ہوئی۔

اللہ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے، بالخصوص عمان میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو خوب ترقی بخشے اور ہمیں زندگی کی آخری سانس تک اخلاص و استقامت کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دھنیے کے حیرت انگیز فوائد

اللہ پاک کی بے شمار نعمتوں میں سے ایک بہت بڑی نعمت دھنیا (Coriander) بھی ہے۔ یہ ایک خوشبودار پودا ہے جس کے پتے اور بیج سالن میں ڈالے جاتے ہیں۔ اس کا مزاج سرد خشک جبکہ ذائقہ پھیکا اور خوشبودار ہے۔ اس میں پوٹاشیم، آئرن، کیلشیم، فاسفورس، پروٹین، وٹامن A، C، K سمیت دیگر بہت سے مفید اجزاء پائے جاتے ہیں۔ دھنیا اور اس کے بیج میں تقریباً 30 فیصد وٹامن C ہوتا ہے جو انسانی جسم کی روزانہ کی ضرورت کو پورا کرتا ہے۔ (رسائل طب، 2/241)

آیئے دھنیا کے متعلق چند اہم معلومات حاصل کرتے ہیں:

سبز دھنیا کے 18 فوائد: (1) سبز دھنیا کا پانی آنکھ میں ٹپکانے سے چیچک کا آبلہ آنکھ میں نہیں پڑتا اور (2) منہ کے چھالوں پر لگانے سے چھالے ختم ہو جاتے ہیں (3) دھنیا کی چٹنی اور اس کی پتیاں استعمال کرنے سے بھوک بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔ جن مریضوں کو بھوک نہیں لگتی ان کے لئے یہ فائدہ مند ہے نیز ڈاکٹرز مریضوں کو یہ استعمال کرنے کا مشورہ بھی دیا کرتے ہیں (4) خنازیر (ایک مرض جس سے گلے میں گلٹیاں ہو جاتی ہیں، اس) کے لئے دھنیا کے تازہ پتے روغنِ گل کے ساتھ لگانا مفید ہے (5) دھنیا کا رس پینے سے اِنْ شَآءَ اللہ نیند (یعنی اس میں) آرام آجائے گا (پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص 331) (6) دھنیا دل و دماغ کو طاقت دیتا اور ٹھنڈک پہنچاتا ہے (7) دھنیا شوگر کے لئے مفید ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دھنیا کے عرق میں ایسے مرکبات (Compounds) ہیں جو خون میں شامل ہو کر انسولین میں اضافہ اور شوگر کی سطح (Level) کم کرتے ہیں (8) سر درد، شوگر، معدہ اور دل کی دھڑکن کے لئے مفید ہے (9) اس کا تیل دماغ کی گرمی کے لئے مفید ہے نیز اس کا تیل طبیعت کو ہشاش بشاش رکھتا ہے (10) دھنیا چبانے سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے (11) دھنیا کا استعمال سانس کی نالیوں سے بلغمی مواد خارج کرتا اور پیشاب میں اضافہ کرتا ہے (12) ڈپریشن، بے چینی کو ختم کرتا اور فرحت لاتا ہے (13) سبز دھنیا کا استعمال ہڈیوں کے امراض کے لئے فائدہ مند ہے (14) ایک تحقیق کے مطابق دھنیے کے پتے جسم کی سوزش کو کم کرنے کا ذریعہ ہیں (15) اس میں موجود اجزاء خون کی شریانوں سے متعلق امراض جیسے ہارٹ اٹیک، فالج اور ہائی بلڈ پریشر والوں کے لئے مفید ہیں (16) اچھی نیند لانے کے لئے دھنیا کا استعمال مفید ہے

17 دھنیا فائدہ مند کولیسٹرول H.D.L کی سطح میں اضافہ جبکہ نقصان دہ کولیسٹرول کی سطح میں کمی لاتا ہے 18 گوشت کو محفوظ کرنے کے لئے بھی دھنیا کا استعمال کیا جاتا ہے۔

خشک دھنیا(بیج) کے 11 فوائد: خشک دھنیا یعنی دھنیا کے بیج بھی کافی فائدہ مند ہیں جن میں پروٹین سمیت دیگر غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس کے بیج کے فوائد ملاحظہ کیجئے: 1 خشک دھنیا ہچکی کے لئے استعمال کیا جائے اِنْ شَآءَ اللہ آرام آئے گا (پھلوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص331، ملخصاً) 2 خشک دھنیا اسہال (یعنی دست) کے لئے بھی مؤثر ہے 3 خشک دھنیا آشوبِ چشم اور جلدی امراض کے لئے فائدہ مند ہے 4 اگر دست میں خون آتا ہو تو آدھا چمچ دھنیا کو پانی کے ساتھ صبح و شام نگلنے سے اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہوگا (رسائل طب، 2/240) 5 دھنیا کے بیج کا باقاعدہ استعمال کرنے سے ہیضہ، ٹائیفائیڈ اور فوڈ پوائزننگ جیسے امراض سے نجات مل سکتی ہے (سابقہ حوالہ) 6 دھنیا کے بیج استعمال کرنے سے جسم میں سرخ دانے اور خشکی کے امراض سے نجات مل سکتی ہے (سابقہ حوالہ، 2/241) 7 دھنیا کے بیج کو روزانہ رات پانی میں بھگو کر رکھیں اور صبح نہار منہ استعمال کریں کہ ہاضمہ کی درستی کے لئے مفید ہے (سابقہ حوالہ) 8 گرتے بالوں کے لئے دھنیا کے بیج کا پاؤڈر تیل میں مکس کرکے ہفتے میں دوبار سر پر لگائیں، بال جھڑنا بند ہو جائیں گے اور جڑیں مضبوط ہو جائیں گی (سابقہ حوالہ، 2/240تا243ملخصاً) 9 کولیسٹرول کے لئے ثابت دھنیا (بیج) پانی میں اُبال کر چھان لیں، ٹھنڈا ہونے پر پی لیں (سابقہ حوالہ، 2/243) 10 دھنیا کے بیج پانی میں اُبال کے پینے سے آرتھرائٹس کے مرض میں افاقہ ہوتا ہے 11 دھنیا کے بیج استعمال کرنے سے بخار کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

متفرق 5 نسخے: 1 گلے کے غدود (Thyroid) کیلئے: پانی: ڈیڑھ کپ۔ ثابت دھنیا: دو چائے کے چمچ۔ شہد: ایک چائے کا چمچ۔ استعمال کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے پانی اُبالیں، پھر اس میں ثابت دھنیا شامل کرکے تقریباً 15 منٹ ہلکی آنچ پر رکھیں، اس کے بعد پانی چھان کر اس میں شہد ڈالیں اور صبح نہار منہ پئیں اِنْ شَآءَ اللہ آرام آئے گا 2 چہرے کے دانوں کے لئے: دھنیا کا پاؤڈر: ایک کھانے کا چمچ۔ شہد: ایک کھانے کا چمچ۔ ہلدی: ایک چٹکی۔ ملتانی مٹی حسبِ ضرورت۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ ان تمام اشیاء کو ملا کر ایک پیسٹ بنائیں۔ اب اس کو چہرے پر لگا کر خشک ہونے دیں، اس کے بعد چہرے کو ٹھنڈے پانی سے دھولیں 3 کیل مُہاسوں سے نجات کے لئے: دھنیا کے پتوں اور لیموں کے عرق سے پیسٹ بنا کر پھنسیوں پر لگائیں، اس سے ان میں کمی ہو جاتی ہے 4 آنکھوں کے انفیکشن کے لئے: آدھا گلاس پانی میں ایک چائے کا چمچ دھنیا شامل کرکے 10 منٹ تک اُبالیں۔ دن میں دو سے تین بار اس پانی سے آنکھوں کو دھویا کریں۔ اِنْ شَآءَ اللہ فرق محسوس ہوگا۔ یہ ٹوٹکا آنکھوں کی دیگر بیماریوں میں بھی فائدہ مند ہے 5 چہرے کی جھریوں کے لئے: عمر بڑھنے کی وجہ سے چہرے پر جھریاں آجاتی ہیں یا جلد ڈھلکنے لگتی ہے۔ اس کا ایک بہترین علاج یہ ہے کہ دھنیا کے پتوں کا پیسٹ بنائیں اور اس میں ایلوویرا جیل مکس کریں، اس پیسٹ کو تقریباً 15 منٹ کے لئے چہرہ پر لگا رہنے دیں۔ اس کے بعد چہرہ دھولیں اِنْ شَآءَ اللہ فائدہ ہوگا۔

مدنی پھول: جن دیہاتوں میں دھنیا کی کاشت ہوتی ہے وہاں کے باشندے بہت سے امراض سے محفوظ رہتے ہیں۔ (پھولوں، پھلوں اور سبزیوں سے علاج، ص330) لہٰذا جس سے بن پڑے اپنے گھر میں دھنیا لگائے۔

نوٹ: ہر دوا اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجئے۔

اس مضمون کی طبی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطاری نے فرمائی ہے۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مفتی اصغر علی چشتی سیالوی** (دارالافتاء جامعہ نوشاہیہ، جہلم): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے متعدد مقامات کا مطالعہ کیا، اس کو ہر شعبے کے افراد کے لئے راہنما پایا، یقیناً اس عظیم خدمت سے انسانیت کی دینی اور دنیاوی ہر سطح پر تربیت ہوتی ہے۔ بچوں سے لے کر عمر رسیدہ افراد تک طلبہ، علما، عوام، تاجر حضرات اور عورتوں تک کے لئے بھی اس ماہنامہ میں کافی مواد تحریر پایا ہے۔ دل سے دعا نکلی کہ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو اسی طرح روز افزوں ترقی سے نوازے اور یہ پیغام دنیا کے ہر گوشہ میں اصلاحی، دینی اور صوفی انداز میں پہنچ جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 **صاحبزادہ عبدالرسول قادری اشرفی** (ایم اے عربی و اسلامیات، بہاول نگر): دعوتِ اسلامی کے احباب تشریف لائے، شرفِ ملاقات ہوا اور "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" موصول ہوا، پڑھ کر انتہائی مسرت ہوئی اور دلی اطمینان محسوس ہوا۔ یقیناً دعوتِ اسلامی کے احباب انتھک محنت کر رہے ہیں اللہ پاک ان کو نظرِ بد سے محفوظ فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 **مولانا نوید طارق** (مدرس، جامعہ غوثیہ قمر العلوم، لودھراں): مایوسیوں کے دبیز اندھیروں میں روشنی کی کلوتی کرن کا نام دعوتِ اسلامی ہے جس نے ہر شعبۂ تبلیغ میں مسلمانانِ عالَم کو قراٰن و سنّت کے مطابق صحیح راہنمائی فراہم کی ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو تا قیامِ قیامت قائم رکھے، بانیٔ دعوتِ اسلامی کو تمام اہلِ اسلام کی طرف سے اجرِ جزیل عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

متفرق تأثرات

4 مَا شَآءَ اللہ! "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" اپنی بہاریں لٹا رہا ہے، بہت معلوماتی اور ایمان کو تازگی بخشنے والا ماہنامہ ہے، دین و دنیا کی بھلائیاں سمیٹنے میں بہت معاون رسالہ ہے۔ (ماسٹر غلام حسین، ننکانہ) 5 بچّوں کے نئے نئے مضامین اور پیارے پیارے سوال جواب سے کافی معلومات حاصل ہو رہی ہیں، اللہ پاک مجلس "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو شاد و آباد رکھے۔ (بنتِ غلام حسین، فیصل آباد) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھنے سے دل کو سکون ملتا اور ایمان تازہ ہو جاتا ہے، اس میں بچّوں کے مضامین مجھے پسند ہیں، ہر مہینے کے حساب سے دی گئی معلومات بھی کافی مفید ہوتی ہیں۔ (ام علی، فیصل آباد) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا ہے، اس میں نگرانِ شوریٰ حاجی عمران عطاری کا سلسلہ "فریاد" اور سلسلہ "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" سے بہت معلومات حاصل ہوتی ہیں، اگر ماہنامہ میں امیرِ اہلِ سنّت کے تذکرے کا اضافہ کر دیا جائے تو بہت شاندار ہو جائے گا۔ (سید عادل، میرپور خاص، سندھ) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں مہینے کے اعتبار سے بہت اچھے مضمون آتے ہیں، اس میں بچّوں کے متعلق جو کہانیاں آتی ہیں اس سے بچّے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ (بنتِ حبیب خان، کراچی) 9 میرا پسندیدہ مضمون "فریاد" ہے، بڑے شوق کے ساتھ اسے پڑھتی ہوں۔ (بنتِ عظیم، ملیر، کراچی)

نئے لکھاری (New Writers)

جامعات المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے نئے لکھنے والوں کے منتخب مضامین

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بچّوں کی تربیت کا انداز

بچّوں کو مستقبل کا معمار کہا جاتا ہے۔ بچّوں کی اچھے انداز میں تربیت اسلامی معاشرہ کی تشکیل کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اس کے لئے سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بچّوں کی تربیت کا انداز کیسا تھا یہ جاننا بھی ضروری ہے۔ حضرت معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے اور بعد آپ سے بڑھ کر بہترین تعلیم دینے والا نہیں دیکھا۔[1]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی شفقت، محبّت، حُسنِ سلوک ور نرمی و حکمت بھرے انداز سے بچّوں کی تربیت کا بھی خاص اہتمام فرمایا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ڈانٹنے سے اجتناب فرماتے چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دس سال نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں گزارے مگر نہ تو کبھی آپ مجھ پر ناراض ہوئے اور نہ کبھی مجھے ڈانٹ بلکہ یہ بھی نہ فرمایا کہ یہ کام تو نے کیوں کیا؟ یا کیوں نہ کیا؟[2]

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اچھی باتوں کی ترغیب دلاتے، ایک بار حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم سے ہو سکے تو صبح و شام ایسے رہو کہ تمہارے دل میں کسی کی طرف سے کینہ نہ ہو، اے میرے بیٹے! یہ میری سنّت ہے اور جس نے میری سنّت سے محبّت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنّت میں ہوگا۔[3]

آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم دسترخوان پر بچّوں کو ساتھ بٹھاتے اور انہیں کھانے پینے کے آداب سکھاتے۔ اگر کوئی بِسْمِ اللہ شریف پڑھے بغیر کھانا شروع کر دیتا تو آپ نرمی سے فرماتے بِسْمِ اللہ شریف پڑھ کر کھانا کھاؤ اسی طرح اگر کوئی بچّہ دوسرے کے سامنے سے کھانے لگتا تو آپ اسے پیار سے فرماتے: بیٹا! کھانا اپنے سامنے سے کھانا چاہئے۔[4]

اپنے مبارک افعال کے ذریعے بھی بچّوں کی تربیت فرماتے چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بچّوں کو سلام کرنے میں پہل کیا کرتے[5] تاکہ انہیں سلام میں پہل کرنے کی عادت ہو جائے۔ آپ نے بچّوں کے بارے میں فرمایا کہ وہ بڑوں کو سلام کرنے میں پہل کیا کریں۔[6]

جب کوئی بچّہ غلط کام کرتا تو سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اسے شفقت و نرمی سے سمجھاتے، اس کے حق میں دعا بھی فرماتے، ممنوعات سے منع فرماتے۔ ایک صحابی رضی اللہ عنہ بچپن میں مدینہ شریف کے باغوں میں جایا کرتے اور کھجور کے درختوں پر پتھر مار کر کھجوریں گرا کر کھجور کھاتے، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نرمی سے فرمایا: پتھر مت مارا کرو البتہ جو کھجوریں پک کر نیچے گر جاتی ہیں، انہیں کھا لیا کرو۔ (وہ صحابی فرماتے ہیں) پھر آپ نے محبت سے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں دعا فرمائی: ”اے اللہ! اس کا پیٹ بھر دے۔“[7]

اللہ پاک ہمیں اچھے انداز میں اصلاح کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اُمِّ حمزہ بنت اکرم (جامعۃُ المدینہ فیضِ مکہ کراچی)

---

(1) مسند امام احمد، 9/ 196، حدیث: 23823 (2) حضور کی بچّوں سے محبت، ص48، بحوالہ بخاری 2/ 247، حدیث: 2768، 4/ 110، حدیث: 6038 (3) ایضاً، ص49، بحوالہ ترمذی، 4/ 310، حدیث: 2687 (4) ایضاً، ص51، بخاری 3/ 521، حدیث: 5376 (5) ایضاً، ص51، بخاری 4/ 170، حدیث: 6247 (6) ایضاً، ص5، بخاری 4/ 167، حدیث: 6234 (7) ماخوذ از ایضاً، ص50، ابوداؤد، 3/ 56، حدیث: 2622 ملتقطاً

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیفی میدان میں کم و بیش ایک ہزار (1000) کتب تصنیف فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کتاب کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فتاویٰ جات پر مشتمل بنام "اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃ فِی الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃ" ہے۔ اس علمی خزانے کی صرف دس خصوصیات پیش کی جاتی ہیں: ① ضخامت: جدید تخریج کے بعد تیس (30) جلدوں پر مشتمل فتاویٰ رضویہ تقریباً بائیس ہزار (22000) صفحات، چھ ہزار آٹھ سو سینتالیس (6847) سوالات کے جوابات اور دو سو چھ (206) تحقیقی رسائل کا مجموعہ ہے جبکہ ہزاروں مسائل ضمناً زیرِ بحث آئے ہیں۔ ② خطبہ بے مثال: فتاویٰ رضویہ کے ابتدائی خطبہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے نوّے (90) اسمائے ائمہ و کتبِ فقہ کو بطورِ براعتِ استہلال (علم بدیع کی ایک صنعت کا نام) استعمال کرتے ہوئے اس انداز سے ایک لڑی میں پرو دیا کہ اللہ پاک کی حمد و ثنا بھی ہوگئی اور ان اسمائے مقدسہ سے تبرک بھی حاصل ہوگیا۔ ③ اسلوبِ تحقیق: فتاویٰ رضویہ میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کسی مسئلہ کی تحقیق میں پہلے لغوی معنیٰ، اصطلاحی تعریف، تقسیم، پھر بحث سے متعلق قسم کا تعین، پھر زیرِ بحث قسم کا حکمِ شرعی بیان کرتے ہوئے قراٰن، حدیث اور اجماع ہو تو نقل کرنے کے بعد اختلاف کی صورت میں مذاہبِ ائمہ ورنہ حنفی مسلک کو بیان کرتے ہوئے ائمہ، مشائخ اور اصحابِ فتویٰ کے اقوال نقل کرتے ہیں۔ ④ مرجعِ عوام و خواص: فتاویٰ رضویہ کے سائلین میں عوام النّاس کے ساتھ ساتھ اپنے وقت کے بڑے بڑے علما، قضاۃ، محدثین و فقہا شامل تھے، جو پیچیدہ مسائل کے حل کے لئے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی طرف رجوع فرماتے۔ ⑤ عقائدِ اہلِ سنّت کا دفاع: فتاویٰ رضویہ میں فقہی تحقیقات کے علاوہ عقائدِ اہلِ سنّت کے دفاع میں بھی کئی رسائل شامل ہیں، جن کے ذریعے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے اہلِ سنّت کے عقائد کی درست تصویر پیش کی۔ ⑥ مُعتَمَد علیہ فتاویٰ: فتاویٰ رضویہ فقہ حنفی کا مستند فتاویٰ ہے۔ علما و مفتیانِ کرام فتویٰ دینے میں دیگر کتابوں کے ساتھ ساتھ اس علمی ذخیرے کی طرف بھی رجوع فرماتے ہیں۔ ⑦ متعدد علوم کا جامع: فتاویٰ رضویہ صرف فقہی مسائل پر ہی مشتمل نہیں بلکہ دیگر بیسیوں علوم و فنون کا بھی عظیم مجموعہ ہے، جن میں حدیث، تفسیر، علم الکلام، سائنس، توقیت، ریاضی، منطق، فلسفہ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ⑧ دلائل کے انبار: دلائل و استشہادات کی جو کثرت فتاویٰ رضویہ میں ہے اس کی صرف ایک جھلک "لَمْعَۃُ الضُّحٰی فِیْ اِعْفَاءِ اللُّحٰی" جیسا تحقیقی فتویٰ ہے اس رسالے میں 18 آیات، 72 احادیث اور 60 ارشادات علما وغیرہ کل ڈیڑھ سو نصوص کے ذریعے اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مشت داڑھی کا واجب ہونا ثابت فرمایا۔ ⑨ جواب مطابقِ سوال: سائل کا سوال جس زبان میں ہو فتاویٰ رضویہ میں اسی زبان میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ ⑩ تاریخی نام: فتاویٰ رضویہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے رسائل کے نام تاریخی ہوتے ہیں جن کے ذریعے ان رسائل کا سنِ تحریر نکالا جاسکتا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ہم بھی کتبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حتی الامکان مطالعہ کریں، اللہ پاک توفیق دے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اگلوں نے تو لکھا ہے بہت علم دین پر   جو کچھ ہے اس صدی میں وہ تنہا رضا کا ہے

محمد دانش عطاری (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری موسیٰ لین کراچی)

باادب بانصیب

انسانی زندگی کے شب و روز کے اعمال مثلاً رہن سہن، میل جول اور لین دین کے عمدہ اصول وضوابط کو آداب کہا جاتا ہے۔

ان آداب کی پابندی سے ہی انسان تہذیب یافتہ اور شائستہ لوگوں میں شمار ہوتا ہے۔ قراٰنِ مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام اور جادوگروں کا واقعہ بیان کیا گیا۔ ﴿قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ الْمُلْقِیْنَ﴾ ترجمہ کنزُالایمان: بولے اے موسیٰ یا تو آپ ڈالیں یا ہم ڈالنے والے ہوں۔[1]

تفسیر صراطُ الجنان میں ہے کہ جادوگروں نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدّم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ پاک نے انہیں ایمان وہدایت کی دولت سے سرفراز فرما دیا۔[2]

✳ تمام نبیوں کے سرور، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے انس! بڑوں کا ادب و احترام اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنّت میں میری رفاقت پالو گے۔[3]

✳ مشہور فقہی امام، عاشقِ رسول حضرتِ سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے 17 برس کی عمر سے ہی درسِ حدیث دینا شروع کر دیا تھا حالانکہ 17 سال کی عمر میں تقریباً جوانی کا آغاز ہی ہوتا ہے۔ جب حدیثِ پاک سنائی ہوتی تو پہلے غسل کرتے، چوکی یعنی مسند بچھائی جاتی اور آپ عمدہ لباس پہن کر خوشبو لگا کر نہایت عاجزی کے ساتھ اپنے مبارک کمرے سے باہر تشریف لا کر اس چوکی پر باادب بیٹھتے۔ درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے جیسے ہم لوگ بیٹھے بیٹھے کبھی ٹانگ اونچی کرتے ہیں اور کبھی نیچے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ درسِ حدیث کے دوران کبھی پہلو نہ بدلتے تھے۔ جب تک اس مجلس میں احادیثِ مبارکہ پڑھی جاتیں تو انگیٹھی میں عود اور لوبان سلگتا رہتا، خوشبو آتی رہتی۔[4]

✳ اسی طرح ہمارے اسلاف کرام بھی ادب کو اپنی زندگی کا حصہ بنا چکے تھے۔ ”الخیرات الحسان“ میں ہے: حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ زندگی بھر اپنے استاذِ محترم سیدنا امام حماد رحمۃ اللہ علیہ کے مکانِ عظمت نشان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں لیٹے حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکانِ عالی شان اور استاذِ محترم رحمۃ اللہ علیہ کے مکانِ عظیم الشان کے درمیان تقریباً سات گلیاں پڑتی تھیں۔[5]

کسی دانا کا قول ہے: مَا وَصَلَ مَنْ وَصَلَ اِلَّا بِالْحُرْمَةِ یعنی جس نے جو کچھ پایا ادب و احترام کرنے کے سبب ہی پایا۔[6]

ادب وہ انمول چیز ہے کہ جس کی تعلیم خود ربِّ کائنات نے اپنے مدنی حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ارشاد فرمائی چنانچہ نبیِّ کریم، نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ یعنی مجھے میرے ربّ نے ادب سکھایا اور بہت اچھا ادب سکھایا۔[7]

مشہور کہاوت ہے کہ ”باادب بانصیب“ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دل و جان سے اللہ پاک کے ولیوں کا ادب بجا لائے کیونکہ ادب انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابیاں اور عزّت و شہرت دلواتا ہے۔

بنتِ عبدالجبار بلوچ عطاریہ مدنیہ
(جامعۃُ المدینہ فیضِ مکہ کراچی)

---

(1) پ9، الاعراف: 115 (2) صراط الجنان، 3/404 (3) شعب الایمان، 7/458، حدیث: 10981 (4) الروض الفائق، ص213، الشفا، 2/45، بستان المحدثین، ص19 (5) الخیرات الحسان، ص82 (6) راہِ علم مترجم، ص29 (7) جامع صغیر، ص25، حدیث: 310

تکلیف نہ دیجئے

اویس یامین عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ ترجمہ: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے۔ (بخاری، 1/15، حدیث:10)

پیارے بچو! اللہ پاک کی نعمتوں میں سے ایک نعمت زبان بھی ہے، ہمیں چاہئے کہ اس نعمت پر شکر ادا کرتے ہوئے، اچھے کام کریں اور بُرے کاموں سے بچیں۔

بعض بچے شرارت کرنے کے بعد ڈانٹ یا پٹائی سے بچنے کے لئے دوسرے بچوں پر جھوٹا الزام لگا دیتے ہیں کہ یہ کام میں نے نہیں دوسرے نے کیا ہے، بعض بچے ایک دوسرے کے نام بگاڑتے ہیں مثلاً چھوٹے قد والے کو "گوڈو"، لمبے قد والے کو "لمبو"، کالے رنگ والے کو "کالو" بولتے ہیں۔ ایسا کرنا اچھی بات نہیں ہے۔

اچھے بچو! دن میں کچھ وقت کوئی مناسب کھیل کھیلنا صحت کے لئے فائدہ مند ہے مگر کوئی ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہئے جس میں مار پیٹ ہو یا کسی کو تکلیف پہنچ سکتی ہو جیسے ربڑ کی بال سے مار دھاڑ کھیلنا، پلاسٹک کے چھرے والی پستولوں سے چور سپاہی وغیرہ کھیلنا۔ اسی طرح بعض بچے ایک دوسرے کو بلاوجہ نوچتے، بال کھینچتے، دھکے دیتے یا مارتے ہیں جو کہ بہت بُری بات ہے، ایسے بچوں کو کوئی پسند بھی نہیں کرتا اور نہ ہی کوئی ایسے بچوں کی تعریف کرتا ہے بلکہ مشہور ہو جاتا ہے کہ فلاں بہت شرارتی ہے، جب دیکھو لڑتا جھگڑتا رہتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

پیارے بچو! ہمیں اس حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے بیان کی گئی تمام بُری باتوں سے بچنا ہے اور بہترین مسلمان بننے کے لئے اپنی زبان اور ہاتھ سے کسی کو تکلیف بھی نہیں دینی ہے۔ اللہ پاک عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچوں کے امیرِ اہلِ سنّت

اچھے بنیں سچے بنیں

محمد عباس عطاری مدنی*

اچھے بچو! پیارے امیرِ اہلِ سنّت مولانا محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

> اچھے بچے ہمیشہ سچ بولتے ہیں اور گندے بچے طرح طرح سے جھوٹ بولتے ہیں۔ جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ اللہ کے سارے نبی، صحابہ، اہلِ بیت اور اللہ کے سارے ولی سچے ہیں۔ (مدنی گلدستہ، مدنی چینل)

پیارے بچو! سچ کے اُلٹ کو جھوٹ کہتے ہیں جیسے خود کھلونا توڑ کر کہیں کہ دوسرے نے توڑ دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ اچھے بنیں جھوٹ سے بچیں اور سچ بولیں۔

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

روشن مستقبل

زندگی کا پہلا رِسالہ

شاہ زیب عطاری مدنی*

خیریت تو ہے! ایمرجنسی لگی ہوئی ہے جو کتابوں پہ کتابیں تلاش کیے جارہے ہو؟ اپنے چھوٹے بھائی حامد سے قاسم نے پوچھتے ہوئے کہا جب وہ پریشانی میں کتابوں کی فہرست (Index) دیکھے جارہا تھا۔

گھر کے لائبریری روم میں حامد کچھ ہی دیر پہلے آیا تھا جبکہ ان کے بڑے بھائی قاسم پہلے سے ہی وہاں مطالعہ میں مصروف تھے۔ دونوں بھائی روزانہ اس روم میں رات کو مطالعہ کرتے تھے اور آج بھی یہ سلسلہ جاری تھا۔

حامد نے وجہ بتاتے ہوئے جواب دیا کہ آج اسکول میں ٹیچر نے سب طلبہ کو ایک سوال کا جواب تلاش کرنے کا کام دیا ہے، وہ ڈھونڈ رہا ہوں۔

زبردست! اچھا انداز ہے لیکن وہ سوال کیا ہے؟ پڑھنے کے انداز کی تعریف کرتے ہوئے قاسم نے سوال کے بارے میں پوچھا۔

حامد: عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک "دعوتِ اسلامی" کے بانی مولانا الیاس عطار قادری صاحب نے بہت سی کتابیں اور رسائل لکھے ہیں، لیکن ان کی سب سے پہلی تصنیف کس موضوع پر ہے اور اس کا نام کیا ہے؟

قاسم: اچھا سوال ہے، مجھے اس سوال کا جواب معلوم ہے لیکن میں آپ کو بتاؤں گا نہیں۔ "پیارے بھائی! بتایئے نا! مجھے نہیں سمجھ آرہا کہ اس کا جواب کہاں پر ملے گا؟" حامد نے جواب ملنے کی امید سے قاسم کے قریب آکر اپنی گزارش پیش کرتے ہوئے کہا۔

قاسم نے سمجھاتے ہوئے کہا: میرے چھوٹے بھائی! یہ غلط ہے کہ میں آپ کو جواب بتادوں کیونکہ یہ آپ کا ہوم ورک ہے، آپ کے ٹیچر نے آپ کی قابلیت بڑھانے کیلئے اس سوال کو حل کرنے کا کام دیا ہے اگر میں بتادوں گا تو آپ کے ٹیچر کا مقصد کیسے پورا ہوگا؟ میں بس آپ کو چھ (6) چھوٹی بڑی کتابوں کے نام بتادیتا ہوں باقی تلاش کرنا آپ کا کام ہے۔

"یہ بھی بہتر ہے۔" یہ کہنے کے بعد حامد بتائی ہوئی کتابوں اور رسالوں میں تلاش کرنے میں لگ گیا اور قاسم اپنے مطالعے میں مشغول ہوگئے۔

صبح کو ناشتہ کرتے وقت حامد کے چہرے پر خوشی اور ہونٹوں پر پھیلی ہوئی مسکراہٹ کو دیکھ کر ان کے بھائی سمجھ گئے تھے کہ سوال کا جواب مل گیا ہے، انہوں نے مزید تصدیق کرتے ہوئے پوچھا: حامد! سوال کا جواب مل گیا تھا؟

حامد: جی بھائی جان! لیکن ڈھونڈتے ڈھونڈتے وقت کافی لگ گیا۔

قاسم نے کتابوں سے خود ڈھونڈنے کے فائدے بتاتے ہوئے کہا کہ دیکھو! خود تلاش کرنے سے اگرچہ کافی وقت آپ کا لگ گیا لیکن فائدہ بہت ہوا ہوگا کہ اصل چیز کے ساتھ اور بھی بہت ساری چیزوں کے بارے میں معلومات ملی ہوگی، اس لئے کوشش کیا کریں کہ جس سوال کا جواب نہ آئے اسے خود تلاش کیا کریں، تاکہ اس سے تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا ہو اور بہت ساری معلومات بھی حاصل ہو۔

بھائی کا شکریہ ادا کرکے حامد بذریعہ وین اسکول کے لئے روانہ ہوا۔

دورانِ کلاس ٹیچر نے کل کے ہوم ورک کے بارے میں جب پوچھا تو جواب کے لئے اکیلے حامد ہی کا ہاتھ کھڑا ہوا باقی سب طلبہ کے ہاتھ نیچے تھے۔ ٹیچر کے اجازت دینے پر حامد نے جواب بتاتے ہوئے کہا: مولانا الیاس قادری صاحب کی پہلی تصنیف **امام احمد رضا خان** کے بارے میں ایک رِسالہ ہے اور اس کا نام **"تذکرۂ امام احمد رضا"** ہے۔ مزید یہ کہ یہ رسالہ انہوں نے "یومِ رضا" یعنی 25 صفر 1393 ہجری بمطابق 31 مارچ 1973ء کو عوام میں جاری کیا۔

ٹیچر نے حامد کو دُرست جواب دینے پر تحفہ دیا اور سب طلبہ کو یہ رِسالہ پڑھنے کی ترغیب دلاتے ہوئے کہا کہ آپ سب یہ رسالہ پڑھ کر آئیں پھر کلاس میں اس کے متعلق ایک مقابلہ کروائیں گے، اس پر سب طلبہ نے بلند آواز سے رسالہ پڑھ کر آنے کا اظہار کیا۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

جانوروں کی سبق آموز کہانیاں

بھیڑیے کی آنکھ

بلال حسین عطاری مدنی

شکار کی تلاش میں اِدھر اُدھر گھومتے گھومتے بھیڑیا (Wolf) ایک غار کے پاس آپہنچا جس کے اندر سے تازہ گوشت کی بو آرہی تھی، بھوک اور اُوپر سے تازہ گوشت بھیڑیے سے رہا نہ گیا اور وہ غار کے اندر چلا گیا۔

بھیڑیا جب غار میں پہنچا تو وہاں اس نے اپنے پُرانے دوست چیتے کو بکری کھاتے ہوئے دیکھا تو حیرانی سے بولا: ارے تم! کہاں غائب تھے اتنے عرصے سے؟ بڑے مزے آرہے ہیں اکیلے ہی پوری بکری سمیٹ دی!

چیتا: ہاں بھائی! شکار کے لئے محنت کی اور اب اس محنت کا پھل کھا رہا ہوں، تم سناؤ خیریت تو ہے؟ بڑے کمزور دکھائی دے رہے ہو حالانکہ پہلے تو اچھے بھلے صحت مند تھے!

بھیڑیا: بس کیا بتاؤں! تم تو آسانی سے شکار کرکے کھالیتے ہو مگر مجھے کافی پریشانی ہوتی ہے، قریب کے گاؤں سے روزانہ جنگل میں بکریوں کا ایک ریوڑ گھاس چَرنے آتا تو ہے مگر ریوڑ کے ساتھ سیکیورٹی کے لئے بہت سے موٹے تازے کتے ہوتے ہیں اس لئے میں ان کا شکار نہیں کرپاتا۔

چیتے بھائی! تم مجھے کوئی آئیڈیا دو کہ میں کس طرح ان بکریوں کا شکار کروں اور واپس پہلے جیسی صحت بنا سکوں؟

چیتا: میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے، میں نے جو بکری کھائی ہے اس کی کھال تم لے لو اور کل صبح اسے پہن کر بیٹھ جانا پھر جیسے ہی ریوڑ آئے تم بکری کا بھیس بدل کر اس میں چپکے سے شامل ہوجانا اور آگے کیا کرنا ہے یہ تو تم خود جانتے ہو۔

سمجھ گیا چیتے بھائی! کیا آئیڈیا دیا ہے آپ نے، واہ! چیتے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے بھیڑیے نے وہاں سے کھال سمیٹی اور رخصت ہوگیا۔

پھر روزانہ کی طرح جب اگلے دن بکریوں کا ریوڑ آیا تو بھیڑیا وہ کھال پہن کر چپکے سے بکریوں کے ریوڑ میں شامل ہوگیا، وہ روزانہ ایک بکری کو اپنی خوراک بنانے کا ذہن بنالیا۔ بھیڑیا بڑا خوش تھا کیوں کہ وہ بغیر محنت کے روزانہ ایک بکری کو اپنی خوراک بنا رہا تھا، کچھ دن گزرے تو مالک کو بکریوں کے کم ہونے پر تشویش ہوئی مگر اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ سیکیورٹی ہونے کے باوجود بکریاں کیسے کم ہورہی ہیں؟ مالک نے زبیرا کو سیکیورٹی انچارج کی ذمّہ داری سے ہٹا کر اس کی جگہ چالاک لومڑی کو ذمّہ داری سونپ دی۔

چالاک لومڑی چُپ چاپ سے ایک رات بکریوں کے باڑے میں گئی جس وقت سب بکریاں آرام کررہی تھیں، وہ دور سے ننھی ایک ایک بکری کو بغور دیکھ رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر ایک بکری پر پڑی جو ایک آنکھ سے سو رہی تھی اس طرح کہ ایک آنکھ کھولے دوسری بند کرلے اور دوسری کھولے تو پہلی آنکھ بند کرلے۔ اس نے یہ ساری بات مالک کو بتائی تو فوراً مالک کے ذہن میں آیا کہ اس طرح تو بھیڑیا سوتا ہے۔ اس نے فوراً اپنے عملے کی مدد سے دھوکے باز بھیڑیے کو اپنے انجام تک پہنچا دیا!

پیارے بچّو! جھوٹ بول کر، دھوکا دے کر ہم عارضی (Temporary) طور پر تو کوئی خوشی حاصل کرسکتے ہیں مگر یاد رکھیں کہ جھوٹ جلد یا کچھ دیر میں سامنے آہی جاتا ہے اور پھر آپ کے پاس پچھتاوے کے سوا کچھ نہیں بچتا! بھیڑیے کی اس کہانی سے عبرت حاصل کریں اور پکا ارادہ کریں کہ کچھ بھی ہوجائے ہم نے ہمیشہ سچ ہی بولنا ہے اور کبھی کسی کو دھوکا نہیں دینا۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ بنیاد مضبوط ہو تو عمارت مضبوط رہتی ہے، بالکل اسی طرح بچوں کی تربیت عمدہ ہو تو وہ بڑے ہو کر معاشرے کا ایک بہترین فرد ثابت ہوتے ہیں۔

محترم والدین! بچوں کو باصلاحیت بنانے میں حوصلہ افزائی کا بڑا کردار ہوتا ہے، ہمارے بزرگوں کی سیرت سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی کی جائے چنانچہ ایک بار حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے ایک آیت کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا؟ لوگ جواب نہ دے سکے لیکن آپ کے شاگرد حضرت عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ اس کے متعلق میرے ذہن میں کچھ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یَا ابْنَ اَخِیْ قُلْ وَلَا تَحْقِرْ نَفْسَکَ یعنی اے میرے بھتیجے! اگر تمہیں معلوم ہے تو ضرور بتاؤ اور اپنے آپ کو حقیر (یعنی چھوٹا) مت سمجھو۔" (بخاری، 3/185، حدیث:4538، ملخصاً)

محترم والدین! اگرچہ کچھ بچوں کو حوصلہ افزائی درکار نہیں ہوتی اور وہ اپنی لگن میں ہوتے ہیں تاہم کچھ بچوں کو اس کی حاجت ہوتی ہے، وہ اس کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ ایسوں کی حوصلہ افزائی کے حوالے سے مفید اقدامات پیشِ خدمت ہیں: (1) بچہ کوئی اچھا کام کرے، کوئی کارنامہ انجام دے، کسی کی مدد کرے تو اس کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے تعریف کریں، شاباش دیں یا پھر کوئی ایسا تحفہ دیں جس سے بچہ خوش ہو جائے اور آئندہ بھی اچھے کام کا جذبہ اور شوق اس کے دل میں پیدا ہو جائے (2) بچے کوئی مشکل کام سر انجام دیں یا زیادہ محنت والا کام کرکے دکھائیں تو انہیں یہ احساس دلائیں کہ آپ ان کے کام سے خوش ہوئے ہیں کہ اس طرح وہ آگے بھی اس طرح کے کام کرنے کی ہمت کریں گے (3) اپنے بچوں کو کوئی چیلنج دیں، کوئی ہدف (Target) دیں اور پھر پورا کرنے پر حسبِ حال انہیں انعام دیں، اس طرح بچہ گھر والوں کو اپنے قریب اور اپنی زندگی میں شامل سمجھے گا اور تنہائی محسوس نہیں کرے گا (4) انہیں بتائیں کہ امتحانوں میں زیادہ اچھے نمبر نہ آنے پر مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کہ اصل چیز قابلیت (Ability) ہے اگر وہ ہے تو سب کچھ ہے (5) بچوں کے ساتھ وقت گزاریں، ان سے باتیں کریں، ان کے سوالات کے جوابات دیں اور خود ان سے چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھیں اس طرح وہ خود کو آپ کے قریب سمجھیں گے اور ان کا حوصلہ بڑھے گا (6) بڑوں کی موجودگی میں اگر وہ کچھ بولنا چاہیں تو انہیں بولنے دیں لیکن ساتھ میں اس کا طریقہ پہلے ہی سکھا دیں کہ بڑوں کی موجودگی میں کن باتوں کا خیال رکھتے ہوئے بولا جاتا ہے (7) اگر کسی بات پر بچہ صحیح ہو اور آپ غلطی پر ہوں، تو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے سے آپ کی عزت بڑھے گی گھٹے گی نہیں (8) دیکھنے میں آتا ہے کہ بچوں کے معاملے میں ہر کوئی جج بننے کی کوشش کرتا ہے اور ڈسپلن واخلاقیات سکھانے کے نام پر وہ خود یہ چیزیں بھلا بیٹھتے ہیں۔ بچوں سے غلطی ہو جائے تو ان کے احساسات مجروح کرنے کے بجائے تحمل کے ساتھ سمجھائیں۔

لیکن! ہمیشہ شاباش اور تعریف نہ کریں، بلکہ ان کے نقائص (Defects) کی بھی نشاندہی کرتے رہیں مگر بہتر انداز کے ساتھ جیسا کہ غلطی بتاتے ہوئے کسی تعریف والے پہلو کو بھی ساتھ ملالیں تاکہ وہ آپ کی بات کو آسانی سے ہضم کرسکے۔

محترم والدین! یاد رہے بچے گیلی مٹی کی طرح ہوتے ہیں، ان سے جس طرح پیش آئیں گے ان کی ویسی ہی شکل بن جائے گی، لہٰذا ان کی ہمت بندھایا کریں، زیادہ ڈانٹنے اور حوصلہ شکنی کے بجائے حوصلہ افزائی کیا کریں کہ اس طرح ان کی امید بندھے گی اور وہ آگے بڑھنے میں کامیاب ہو جائیں گے

کلر پنسل باکس

ابو عبید عطاری مدنی*

ننّھے میاں! آپ ابھی تک اپنے کھلونوں سے کھیل رہے ہیں اور دیکھئے آپ کی چھوٹی بہن بانو کب سے ہوم ورک کر رہی ہے۔ کیا آپ نے اپنا ہوم ورک کر لیا؟ امّی نے شام کے وقت ننھے میاں سے پوچھا تو ننھے میاں کہنے لگے: امّی! بس تھوڑی دیر اور کھیلنے دیں۔ امّی نے کہا: اپنے ابو کے آنے سے پہلے ضرور مکمل کر لیجئے گا ورنہ وہ ناراض ہوں گے۔ ننّھے میاں کہنے لگے: امّی! آج ویسے بھی صرف ڈرائنگ کا ہوم ورک ملا ہے، میں 15 منٹ میں کر لوں گا۔

تھوڑی دیر بعد ننھے میاں ڈرائنگ کاپی میں کلر کرنے بیٹھے تو بیگ میں کلر پنسل بکس نہیں تھا، ننھے میاں نے امّی سے پوچھا: امّی! میرا کلر پنسل بکس کہاں گیا؟ میں نے کل اپنے کمرے میں رکھا تھا۔ امّی نے کہا: اس وقت وہ بانو کے پاس ہے وہ کلر کر رہی ہے، ننّھے میاں کو تو جیسے غصّہ آگیا کہنے لگے: بانو کیوں کر رہی ہے؟ وہ تو میرا کلر بکس تھا اور یہ کہہ کر سیدھا دادی کے کمرے میں پہنچ گئے اور کہنے لگے: دادی دیکھئے نا! بانو میرے کلر پنسل استعمال (Use) کر رہی ہے۔ پیچھے پیچھے امّی کمرے میں آگئیں اور کہنے لگیں: ننھے میاں! آپ کو یاد نہیں کہ آپ کے ابو اس دفعہ صرف ایک کلر بکس لائے تھے اور کہا تھا کہ یہ آپ اور بانو دونوں کے لئے ہے، جب بانو اپنا کام ختم کرے تو آپ لے لینا۔ دادی نے امّی کی بات سُن کر کہا: بیٹا! جب کلر بکس آپ دونوں کا ہے تو تھوڑی دیر بعد آپ لے لینا، اس میں ناراض ہونے کی کیا بات ہے؟ ننّھے میاں نے کہا: دادی مجھے تو ابھی ضرورت ہے بعد میں لے کر کیا کروں گا؟ دادی نے ننھے میاں کو سمجھاتے ہوئے کہا: بیٹا! اللہ پاک کے نیک اور پیارے بندوں کے پاس جب کوئی چیز ہوتی اور وہ یہ دیکھتے کہ کسی مسلمان بھائی کو اس چیز کی زیادہ ضرورت ہے تو وہ اپنی چیز اس ضرورت مند کو دے دیا کرتے تھے۔ مسلمانوں کے ایک بہت بڑے عالمِ دین امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ گزرے ہیں انہیں اعلیٰ حضرت کہا جاتا ہے، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ نماز پابندی سے جماعت کے ساتھ مسجد میں پڑھا کرتے تھے۔ بارش کے دن تھے، کسی صاحب نے یہ سوچا کہ اعلیٰ حضرت کو بارش کی وجہ سے مسجد آنے میں تکلیف ہوتی ہے لہٰذا ان صاحب نے ایک چھتری (Umbrella) خریدی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو گفٹ کر دی جب نماز کا وقت آتا تو وہی صاحب آجاتے، چھتری کھولتے اور اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کے سر کے اُوپر رکھتے ہوئے انہیں مسجد تک لے جاتے اور نماز

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

کے بعد پھر چھتری اوپر رکھتے ہوئے انہیں گھر تک لے آتے اس طرح اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ کو بڑی آسانی ہوجایا کرتی تھی، ابھی کچھ ہی دن گزرے تھے کہ ایک ضرورت مند نے اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ سے چھتری مانگ لی، اعلیٰ حضرت نے فوراً وہ چھتری ان صاحب سے لے کر اس ضرورت مند کو دے دی۔ (فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص177 ملخصاً)

اب بتاؤ ننّھے میاں! اچھے اور نیک لوگ تو اپنی ضرورت کی چیز بھی دوسروں کو دے دیتے تھے اور آپ ہیں کہ اپنی چھوٹی بہن کو بھی کلر پنسل استعمال نہیں کرنے دے رہے۔ ننھے میاں دادی کی باتیں خاموشی کے ساتھ سُن رہے تھے اور لگ رہا تھا کہ انہیں اپنی غلطی (Mistake) کا احساس ہوگیا ہے۔

دادی کہہ رہی تھیں: ننّھے میاں! اگر آپ کو اچھا اور نیک بچّہ بننا ہے تو اچھے اور نیک لوگوں کے راستے پر چلنا پڑے گا، اور بُری عادتیں ختم کرنا ہوں گی، دادی کی باتیں ختم ہوئیں تو ننھے میاں کہنے لگے: ٹھیک ہے دادی! اب ہر مرتبہ کلر پنسل پہلے بانو استعمال کرے گی اور پھر میں۔ دادی نے ننھے میاں کی بات سُن کر کہا: ویسے اس کا ایک حل یہ بھی ہے کہ آپ بانو کے قریب بیٹھ جائیں اور جس کلر کی ضرورت ہو وہ کلر اس سے لے لیں اور جب اسے ضرورت ہو تو وہ کلر اسے واپس دے دیں۔ ارے واہ دادی! یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں اب تو میں ایسا ہی کروں گا۔ ننّھے میاں نے خوش ہو کر کہا اور اپنی ڈرائنگ بُک لے کر بانو کے قریب بیٹھ گئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ابو ثقیق عطاری مدنی*

سوال: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے قراٰنِ پاک کا ترجمہ کس کو لکھوایا؟

جواب: صدرُ الشّریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ کو۔

(فیضانِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۶۵)

سوال: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ ماجدہ کی تدفین کس قبرستان میں ہوئی؟

جواب: میوہ شاہ قبرستان (بابُ المدینہ کراچی) میں ہوئی۔

(تذکرۂ امیرِ اہلِ سنّت (قسط1)، ابتدائی حالات، ص44)

سوال: وہ کون سا پرندہ ہے جو انگارے (Embers) کھا لیتا ہے؟

جواب: شُتر مُرغ (ostriches)۔ (خزائن العرفان، ص537)

سوال: وہ کون سی مسلسل تین آیات ہیں جن میں 17 انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے نام آئے ہیں؟

جواب: پارہ7، سورۂ اَنعام، آیت نمبر84تا86 میں۔

آیات یہ ہیں: ﴿وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَؕ-كُلًّا هَدَیْنَاۚ-وَ نُوْحًا هَدَیْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَؕ-وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَۙ(۸۴) وَ زَكَرِیَّا وَ یَحْیٰى وَ عِیْسٰى وَ اِلْیَاسَؕ-كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَۙ(۸۵) وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًاؕ-وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِیْنَۙ(۸۶)﴾

*ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ننھا حافظ

ابوطیب عطاری مدنی

ذہین بچّو! آج ہم آٹھویں صدی ہجری کے ایک بچّے کی ذہانت کا پڑھنے جارہے ہیں جس کے پاس حافظہ (Memory) کی بہترین نعمت موجود تھی اور وہ اس سے بھرپور فائدہ بھی اٹھاتے تھے۔

یہ کمسن بچّے محمد بن یعقوب تھے، انہوں نے سات سال کی چھوٹی سی عمر میں ہی اللہ پاک کا پیارا کلام قراٰنِ پاک پورا یاد کرلیا اور پورے تیس پاروں کے حافظ بن گئے، آپ کہتے ہیں کہ جب تک میں دو سو سطریں (lines) یاد نہیں کرلیتا سوتا نہیں تھا۔

حفظِ قراٰنِ کریم کے بعد آپ نے خوب محنت سے علمِ دین کا حصول شروع کیا اور پھر ایک وقت ایسا آیا کہ آپ بہت بڑے عالمِ دین بن گئے۔ آپ نے مختلف موضوعات (Topics) پر کتابیں لکھیں جن میں سے ایک مشہور کتاب "اَلْقَامُوْسُ الْمُحِیْط" ہے، یہ کتاب عربی لغت (Arabic Dictionary) کی ہے اس کی چار جلدیں ہیں۔

(بصائر ذوی التمییز، مقدمہ، 2/، الاعلام للزرکلی، 7/146)

سمجھدار بچّو! آج بھی ہمارے آس پاس، اسکول میں، ٹیوشن کی جگہ پر ایسے بچّے ہوتے ہیں جن کا حافظہ بہت اچھا ہوتا ہے، بہت جلد کافی سارا سبق یاد کرلیتے ہیں، اگر آپ میں یہ صلاحیت نہیں تو مایوس نہ ہوں، ہمت نہ ہاریں بلکہ حوصلہ کریں اور محنت جاری رکھیں، اِنْ شَآءَ اللہ اس محنت کے ذریعے سے ایک دن آپ ضرور کامیاب ہوجائیں گے۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! آج سے تقریباً 170 سال پہلے ہند کے شہر بریلی میں ایک بہت بڑے عالمِ دین کی پیدائش ہوئی جن کو دنیا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت اور امام احمد رضا خان کے نام سے جانتی ہے، آپ کے کئی خُلفاء (یعنی نائب) بھی تھے جنہوں نے مکۂ مکرمہ، مدینۂ منورہ، مصر، پاکستان، ہند، افریقہ اور انڈونیشیا سمیت کئی جگہوں میں علم کی شمع پھیلائی، آپ کے خُلفاء میں سے 5 کے نام خانوں کے اندر چھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر وہ پانچ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "حامد" کو تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: (1) امجد (2) حسین (3) جمیل (4) شریف (5) احمد۔

ش	د	ی	ح		ح	م	ا	ح
ا	ج	م	س	ح	م	د	خ	
ی	د	ی	ح	س	ی	ن	ح	م
ا	ج	ا	م	ی	ل	ی	ا	
م	ا	م	ج	د	م	و	خ	ح
ج	م	ج	د	ج	ا	ج	م	ل
د	ش	د	ی	ف	ا	ح	و	خ

مدرسۃُ المدینہ جامع مسجد الرحمٰن (خان پور)

اللہ مجھے حافظِ قراٰن بنا دے — قراٰن کے احکام پہ بھی مجھ کو چلا دے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! حفظ و ناظرہ قراٰنِ کریم کی تعلیم عام کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی نے ایک شعبہ بنام ”مدرسۃُ المدینہ“ قائم کیا ہوا ہے جس کی ایک شاخ ”مدرسۃُ المدینہ جامع مسجد الرحمٰن (خان پور)“ بھی ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ جامع مسجد الرحمٰن“ کی تعمیر کا آغاز 1997ء میں ہوا، اللہ پاک کی رحمت سے اسی سال تعلیم کا آغاز بھی ہو گیا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 1 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 400 طلبہ حفظِ قراٰن سے آراستہ ہو چکے ہیں جبکہ 1000 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کر چکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فارغُ التحصیل (Pass) ہونے والے تقریباً 300 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا جبکہ 20 طلبہ عالمِ دین بن کر دین کی خدمت میں مصروفِ عمل ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ جامع مسجد الرحمٰن“ کو ترقّی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مدنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت پر بھی خاص توجہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اخلاق سے مُزیّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سر انجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ جامع مسجد الرحمٰن (خان پور)“ میں بھی کئی ہونہار مدنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 17 سالہ محمد فرزند عطاری بن سیّد علی کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں ملاحظہ فرمایئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 8 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ فرض نمازوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نوافل مثلاً تہجّد، اشراق و چاشت وغیرہ کی پابندی بھی کر رہے ہیں، ان کے شوقِ علمِ دین کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 41 سے زائد کُتب و رسائل کا مطالعہ کر چکے ہیں، 6 ماہ سے مدنی مذاکرے سُن رہے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ علم کی روشنی دوسروں تک پہنچانے کے لئے 1 سال سے گھر میں درس دے رہے ہیں، تقریباً 6 ماہ سے صدائے مدینہ لگا (یعنی فجر میں مسلمانوں کو جگا) رہے ہیں۔ مزید اس شوق کو چار چاند لگانے کے لئے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ بھی لے لیا ہے۔ اللہ پاک نظرِ بد سے بچائے اور نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے

امِّ میلاد عطاریہ*

مسلسل گرنے والے پانی کا ننھا سا قطرہ مضبوط ترین چٹان میں بھی سوراخ کر دیتا ہے، چھوٹی چھوٹی نظر آنے والی چیونٹیاں اپنے وجود سے کئی گنا بڑے گوشت کے ٹکڑے پر چمٹ جاتی ہیں تو دیکھنے والا گمان کرتا ہے کہ یہ ننھی سی مخلوق اتنے بڑے ٹکڑے کو بل میں کیسے لے کر جائے گی؟ لیکن اس معمولی سی نظر آنے والی مخلوق کی استقامت اس گمان کو غلط ثابت کر دیتی ہے۔

جب ایک بے جان چیز اور ننھے سے جاندار کی استقامت اسے کامیابی سے ہم کنار کروا دیتی ہے تو کیا اشرف المخلوقات کا لقب پانے والا اس وصف کو اپنائے تو اپنا مقصود حاصل نہیں کر سکتا؟

پیاری اسلامی بہنو! مسلمان ہونے کے ناطے اللہ پاک کی رضا حاصل کرنا، مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شفاعت پانا اور جنّت میں داخل ہونا ہماری اولین ترجیح ہونا چاہئے اور ان سب کے لئے ہمیں نیکیاں کرنے اور گناہوں سے بچنے میں استقامت کو لازم پکڑنا ہے۔

استقامت کیا ہے؟ استقامت کے معنیٰ ہیں پائیداری، ہمیشگی، ثابت قدمی اور کسی چیز پر مضبوط رہنا "شرعاً اللہ پاک کی فرماں برداری پر ہمیشگی اختیار کرنے کو استقامت کہتے ہیں۔"

اَلْاِسْتِقَامَةُ فَوْقَ الْكَرَامَة: یعنی استقامت کرامت سے بھی بڑھ کر ہے، سب سے بہتر عمل وہ ہے جو اگرچہ تھوڑا ہو مگر ہو مستقل جیسا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اتنے ہی عمل کی عادت بناؤ جتنا تم کر سکتے ہو کہ بہترین عمل وہ ہے جو ہمیشہ ہو، اگرچہ کم ہی ہو۔ (ابن ماجہ، 4/ 48، حدیث: 4240)

حضرت ابو علی جُوزجانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: استقامت اختیار کرو، کرامت کے طلب گار مت بنو! کیوں کہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں ہے جبکہ تمہارا رب تم سے استقامت چاہتا ہے۔

(رسالہ قشیریہ، ص 210)

کئی اسلامی بہنیں عمل شروع تو کر لیتی ہیں مگر اس میں استقامت حاصل نہیں کر پاتیں، چند دن کے بعد سستی ہو جاتی ہے۔ آیئے! استقامت اپنانے میں چند مددگار نکات (Points) ملاحظہ کرتے ہیں:

❁ جس کام میں ہم ہمیشگی کے خواہاں ہیں سب سے پہلے تو اس کی اہمیت اور فضائل پیشِ نظر ہونے چاہئیں ❁ سچی نیت اور ارادے کی پختگی بھی ضروری ہے کہ جب تک کسی چیز کا پختہ ارادہ نہیں ہوگا تب تک اس میں استقامت کا ملنا ناممکن (Impossible) ہے ❁ کٹھن مصیبتوں اور پریشانیوں میں اَسلاف کی ثابت قدمی کے واقعات کا مطالعہ کریں ❁ عمل میں میانہ روی (Moderation) اختیار کریں کہ تیز بھاگ کر جلد تھک ہار کر بیٹھ جانے سے آہستہ آہستہ منزل کی طرف رواں دواں رہنا بہتر ہے ❁ استقامت پانے کی راہ میں حائل چیزوں سے بچیں مثلاً بُری صحبت، مشکلات پر بے صبری اور نتائج کے حصول میں جلد بازی ❁ استقامت حاصل کرنے کے ذرائع اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ کریم سے دعا بھی کرتی رہیں مثلاً یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰى دِيْنِكَ یعنی اے دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھ۔

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

پیاری بہنا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ!

اُمید ہے تم خیریت سے ہوگی اور امّی ابو کے ساتھ اپنی زندگی کے بہترین دنوں سے لُطف اندوز ہو رہی ہوگی، ہم لوگ بھی بِحَمْدِاللہ یہاں خیریت سے ہیں۔

سب سے پہلے تو میری طرف سے تمہیں اپنے یومِ پیدائش (Birthday) کی بہت بہت مبارک ہو، اس صفر کی 7 تاریخ کو تم ماشآءَاللہ پورے 13 سال کی ہو جاؤ گی، میری دُعا ہے زندگی کا آنے والا ہر سال تمہارے لئے خوشیوں کا موسمِ بہار ہو۔

پیاری بہنا! ہماری زندگی مختلف مراحل (Stages) سے گزرتی ہے پہلے بچپن جو کہ لاپرواہی کا زمانہ ہوتا ہے جب نہ کسی شرعی پابندی کا سامنا اور نہ ہی بڑوں کی طرف سے کوئی ذمّہ داری، اس کے بعد بلوغت کا زمانہ آتا ہے تو جہاں شرعی طور پر ہم پر بہت سی پابندیاں لاگو ہو جاتی ہیں تو وہیں گھریلو زندگی میں بھی بہت سی ذمّہ داریاں ہمارا دامن پکڑنے لگتی ہیں، اس عمر میں بچپن والی بے فکری اور لاپرواہی دکھانا کسی طرح بھی مناسب نہیں اور نہ ہی کوئی اس کی گنجائش دیتا ہے۔

بہنا! تم بھی سوچ رہی ہوگی آج آپی کیا خشک اور مشکل مشکل باتیں کرنے بیٹھ گئی ہیں، کہاں وہ بلال کی شرارتیں بتایا کرتی تھیں یا نئی نئی شاپنگ کی تفصیلات اور کہاں یہ پابندیوں اور ذمہ داریوں کی ڈراونی باتیں، لیکن کیا کریں بہنا! اور بھی مراحل ہیں زندگی میں بچپن کے سوا۔

پیاری بہنا! بات دَرْاَصل یوں ہے کہ ہمارے گھرانے کی یہ رسم ہے کہ عمر کے پندرھویں سال میں قدم رکھنے والی بیٹیا / بہنا کو نصیحتوں بھرا خط لکھا جاتا ہے میرے پاس ابھی بھی بڑی آپی کا لکھا ہوا خط محفوظ ہے جسے میں وقتاً فوقتاً پڑھتی اور اپنی زندگی کے روز و شب پر غور کرتی رہتی ہوں، اب تمہاری مرتبہ میری ذمّہ داری بنتی ہے کہ تمہیں آنے والے سالوں کے متعلق کچھ نصیحتیں اور ہدایات لکھ دوں جو تمہاری زندگی کے لئے بہترین راہنما ہوں۔

بہنا! قراٰنِ کریم میں تخلیقِ انسانی (Creation of Human Beings) کا مقصد عبادتِ الٰہی بیان کیا گیا ہے اور کوئی بھی شے جو اپنی تخلیق اور پیدائش کے مقاصد کو پورا نہ کرے تو دنیا میں اس سے نکمّی کوئی شے نہیں ہوتی، پچھلے ایام میں جو سُستی ہو چکی ہو اس پر ندامت کے ساتھ ساتھ اِزالہ بھی کرتے ہوئے آئندہ کے لئے پختہ ارادہ کرلو کہ پنج وقتہ نماز کی ادائیگی میں کوئی بھی مصروفیت یا سُستی آڑے نہیں آنے دوگی، فرض نمازوں پر پابندی کے بعد زہے نصیب نفل نمازوں پر بھی توجہ دو، خاص کر نمازِ تہجد کی تو بے شمار برکتیں ہیں، عبادت کے یہی دن

ہیں بڑھاپے میں کہاں ہمت!

پیاری بہنا! انسان اور حیوان کے درمیان وجہِ امتیاز علم ہے اسی کی بنیاد پر انسان کو حیوانات پر شرف و فضیلت حاصل ہے وگرنہ کھانے پینے جیسی ضروریاتِ زندگی تو وہ بھی پوری کرتے ہیں اور پھر اس علم میں بھی اوّلین مقصود شرعی علوم ہیں یعنی اللہ پاک و رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے ہم پر جو ذمّہ داریاں عائد ہوتی ہیں انہیں پورا کرنے کا طریقہ جانا جائے اس کے لئے میں تمہیں چند کتابوں کے مطالعے کا مشورہ دوں گی جو زندگی کے اس مرحلے میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق تمہاری بہترین راہنمائی کریں گی۔ سب سے پہلے تو "سورۂ نور" کو ترجمہ و تفسیر کے ساتھ خوب سمجھ کر پڑھو کیونکہ حدیثِ مبارکہ میں عورتوں کو اس کی تعلیم دینے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس کے بعد وُضو، غسل اور نماز وغیرہ پر مشتمل ضروری مسائل سیکھو اس کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی بہترین کتاب "اسلامی بہنوں کی نماز" ہے، یوں ہی عورتوں کے بہت سے مسائل ہیں جنہیں میں لفظ بہ لفظ بیان کرنے جاؤں تو یہ خط بہت بڑا ہو جائے گا ایسے مسائل کے لئے بہترین کتاب "جنّتی زیور" ہے جو خواتین کے لئے واقعی کسی خزانے سے کم نہیں ہے، پیاری بہنا! پردہ اور حیا مسلمان عورت کا اصلی زیور ہوتا ہے، پردہ کب کرنا ہے اور کس کس سے کرنا ہے اس کے لئے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" کا مطالعہ کرو، یوں ہی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ساتھ اَزواجِ مطہرات، صحابیات اور صالحات کی سیرت اور زندگی کے احوال بھی پڑھتی رہا کرو کہ آدمی جن کو پڑھتا ہے ان جیسا بننے کی کوشش کرتا ہے اور ایسی نیک ہستیوں کی پیروی کرنے والا یقیناً دین و آخرت میں کامیاب ٹھہرے گا۔

پیاری بہنا! سمجھدار وہی ہے جو وقت آنے سے پہلے اس کی تیاری کرلے اور مصروفیت سے پہلے فراغت کو غنیمت سمجھتے ہوئے فراغت کو کام میں لائے، پڑھائی کے بعد بچنے والے وقت کو دیگر فضولیات میں گزارنے کے بجائے گھریلو کاموں میں صرف کرنا تمہارے ہی لئے فائدہ مند ہے، خیال رکھو کہ طریقہ تو انسان سیکھ لیتا ہے لیکن سلیقے کے لئے سالوں کی محنت درکار ہوتی ہے لہٰذا اس عمر سے ہی گھریلو کاموں میں ہاتھ بٹانا، والدہ سے مختلف کھانے کی ترکیبوں کے ساتھ سلائی کڑھائی سیکھتی رہنا۔ اگر والدہ وغیرہ کسی کام کا بولتی یا کسی بات پر ٹوکتی ہیں تو وہ تمہیں سلیقہ شعار بنانے اور آئندہ زندگی آسان اور بہترین بنانے کے لئے ہی ہوتا ہے لہٰذا ایسی باتوں پر ناک بھوں چڑھانے کے بجائے خوش دلی سے انہیں مانا کرو، اس کے ساتھ ساتھ ابھی سے اپنی صحت کا بھی خیال رکھا کرو کھانے میں چٹ پٹے ذائقے سے زیادہ صحت افزا (Healthy) کھانوں کو ترجیح دو اور گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹانے کے بعد تمہیں ورزش کی ضرورت ہی نہیں رہے گی۔

اب مجھے اجازت دو کہ میں نے تمہارا کافی وقت لے لیا ہے اور میں نے ابھی رات کے کھانے کی تیاری بھی کرنی ہے، امّی ابو کو میری طرف سے سلام اور تمہارے لئے بہت بہت پیار۔

تمہاری آپی: اُمِّ میلاد

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام 1441ھ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: "محمد وقاص (حیدرآباد)، محمد شیر ملک (فیصل آباد)، محمد معاذ (لاہور)" انہیں مَدَنی چیک روانہ کر دیا گیا ہے۔

درست جوابات: 1 40 حج 2 صفا، مروہ

درست جوابات بھیجنے والوں کے 12 منتخب نام

(1) اُمِّ ہانی عطاریہ (خانیوال)، (2) محمد اقبال عطاری (ٹنڈو جام)، (3) بنتِ خالد نذیر (راولپنڈی)، (4) بنتِ اسلم (گوجرانوالہ)، (5) اویس اسلم (سیالکوٹ)، (6) بنتِ محمد اشفاق (فیصل آباد)، (7) محمد یاسر عطاری (کراچی)، (8) صدام حسین (وہاڑی)، (9) بنتِ محمد سرفراز (فیصل آباد)، (10) بنتِ نصیر (سرگودھا)، (11) آصف (اوکاڑہ)، (12) بنتِ اعجاز عطاریہ (گجرات)
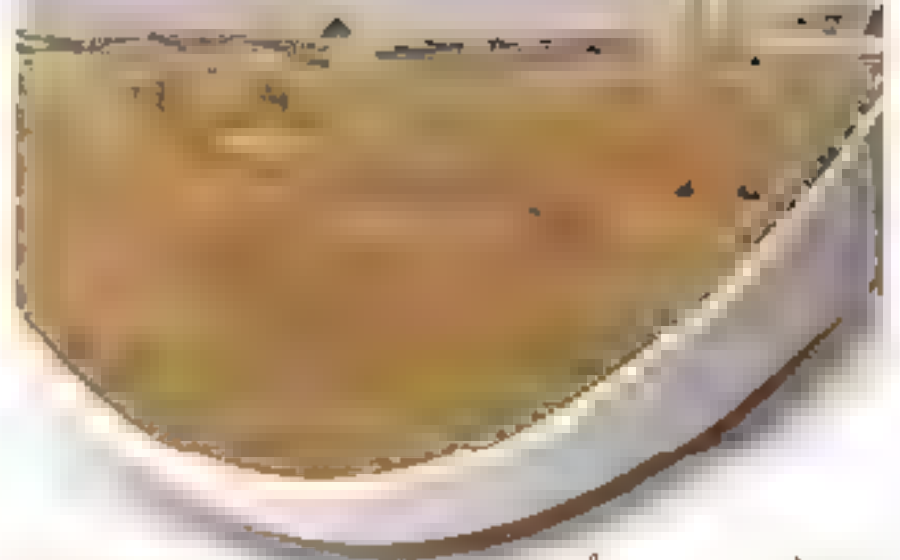
حضرت سیّدتنا زینب بنتِ ابو سلمہ رضی اللہ عنہا

بنتِ حسین الدین عطاریہ

مختصر تعارف: حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ عنہا حضرت سیّدتنا اُمِّ سلَمہ رضی اللہ عنہا کی دُختر ہیں، آپ کے والد ابو سلمہ عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ تھے، حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت سیّدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب اُمُّ المؤمنین (یعنی مومنین کی ماں) بننے کا شرف حاصل ہوا تو حضرت سیّدتنا زینب رضی اللہ عنہا نے حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیرِ سایہ پرورش پائی۔ آپ کی پیدائش ملکِ حبشہ میں ہوئی، آپ کا نام بَرّہ تھا جسے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بدل کر زینب رکھا۔

نکاح و اولاد: آپ کا نکاح آپ کی خالہ کے بیٹے حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن زَمعہ رضی اللہ عنہ سے ہوا جن سے آپ کے ہاں چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں کی ولادت ہوئی۔[1]

حضورِ اکرم کی شفقتیں: ایک مرتبہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حسن کو ایک طرف، حضرت حسین کو دوسری طرف جبکہ حضرت فاطمہ کو اپنی آغوش میں لے کر فرمایا: اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اہلِ بیت بے شک اللہ ہی سب خوبیوں اور عزت والا ہے، یہ سُن کر حضرت اُمِّ سلمہ رونے لگیں، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: تم کیوں رو رہی ہو؟ عرض کی کہ آپ نے حسنین و فاطمہ علیہمُ الرِّضوان کو اہلِ بیت فرمایا لیکن مجھے اور میری بیٹی کو یہ شرف نہیں بخشا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم اور تمہاری بیٹی بھی اہلِ بیت میں سے ہیں۔[2]

کبھی کبھار حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم شفقت سے آپ کے چہرے پر پانی چھڑکا کرتے تھے جس کی برکت یہ ظاہر ہوئی کہ بڑھاپے میں بھی آپ کے چہرے پر جوانی کا آب و رنگ تھا۔

بزرگانِ دین کا تبصرہ: کئی سیرت نگار علما نے فرمایا کہ آپ اپنے زمانے کی بڑی فقیہہ اور عالمہ خاتون تھیں۔ جلیلُ القدر تابعی حضرت سیّدنا ابو رافع صائغ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی مدینے کی کسی فقیہہ خاتون کا تذکرہ کیا تو زینب بنتِ اَبی سلَمہ کو ضرور یاد کیا۔[3]

بیٹوں کی شہادت پر صبر: 63ھ میں جب واقعۂ حَرّہ بلکہ فتنۂ حَرّہ پیش آیا تو اس میں آپ کو اپنے دو شہزادوں کی شہادت کا صدمہ سہنا پڑا، جب آپ کے شہزادوں کی مقدس نعشیں آپ کے سامنے لائی گئیں تو آپ نے صبر اپناتے ہوئے قرانِ پاک کی آیت مبارکہ ﴿ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴾[4] تلاوت کی۔[5]

وفات: اس واقعے کے دس سال بعد 73 ہجری میں آپ کا وِصال ہوا، آپ کی نمازِ جنازہ میں فقیہِ اُمّت حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی شریک تھے۔ آپ کی تدفین جنّتُ البقیع میں کی گئی۔[6]

(1) طبقات ابن سعد، 8/337 (2) تاریخ ابن عساکر، 3/209 (3) الاصابہ، 8/160 (4) پ2، البقرۃ: 156 (5) اسد الغابہ، 7/451 (6) تہذیب الکمال، 11/720، طبقات ابن سعد، 8/337

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کافرہ (عیسائیہ) عورت سے گھر میں کام (برتن دھونے، کپڑے دھونے، گھر کی صفائی کرنے) کے لئے اجارہ کرسکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَاب

عیسائیہ عورت کو گھر کے کاموں کے لئے اجیر کرنا اگرچہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے مگر اس سے بچنا ہی چاہئے۔

تفصیل اس میں یہ ہے کہ کافر غیر مرتد کو جائز کام کے لئے اجیر رکھنا جائز ہے مگر یہاں عیسائیہ عورت کو برتن وغیرہ دھونے کے لئے رکھنے میں دو امور کی وجہ سے یہی چاہئے کہ اسے اجیر نہ رکھا جائے، ایک تو یہ ہے کہ گھر کے مرد و عورت ہر فریق کو پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہوگا مثلاً مردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ کبھی اس کے ساتھ خلوت میں نہ ہوں، اس سے بے تکلف نہ ہوں، ہنسی مذاق نہ کریں، اس کے اعضائے ستر کی طرف نظر نہ کریں وغیرہ اور عورتوں کے لئے بھی ضروری ہوگا کہ اپنے سر کے بال وغیرہ اعضائے ستر اس پر ظاہر نہ کریں کہ مسلمان عورت کے لئے کافرہ کے سامنے اپنے اعضائے ستر کھولنا جائز نہیں اور اس سے دوستی والے تعلقات ہموار نہ کریں کہ کفار سے دوستی ناجائز و حرام ہے۔ یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ عورتوں کے لئے یہ انتہائی مشکل امر ہے کہ گھر میں ہوتے ہوئے بھی ہر وقت مکمل طور پر اس سے پردہ کریں پھر جب کوئی کافرہ نوکر ہو تو اس سے دوستی والے تعلقات بھی عموماً شروع ہوجاتے ہیں کہ اسے اپنی غمی، خوشی دعوت وغیرہ میں مدعو کرنا اور اس کے ہاں خود جانا شروع کر دیتے ہیں۔ تو یوں ناجائز امور میں واقع ہونے کے امکان بہت زیادہ ہیں اس لئے اس سے احتراز ہی چاہئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ کرسچین عموماً ناپاکیوں سے نہیں بچتے اور سخت نجاستوں میں ملوث رہتے ہیں۔ سلیم الطبع مسلمان اپنے کھانے پینے کے برتن بھی ان سے جدا رکھتے ہیں اور ان کے قرب سے سخت متنفر ہوتے ہیں۔ لہٰذا جن برتنوں میں ان کے ہاتھ لگے ہوں گے ان میں کھانے پینے سے سلیم الطبع مسلمان کو گھن آئے گی۔ اس اعتبار سے بھی اسے ان کاموں کے لئے اجیر نہ کرنا چاہئے۔ بہتر ہے کسی غریب مسلمان عورت کا بھلا کیا جائے اور اس کو یہ روزگار مہیا کیا جائے، کہ یوں اپنی مسلمان بہن کو نفع ملے گا اور اس میں پابندیاں بھی زیادہ نہیں ہیں صرف یہ ہے کہ اسے گھر کے مرد حضرات سے پردے کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا ہوگا۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

مجیب	مصدق
ابو صدیق محمد ابو بکر عطاری	مفتی محمد ہاشم خان عطاری

گھر کی سجاوٹ میں پردوں کا کردار

بنتِ غلام سرور عطاریہ مدنیہ

مکان کو گھر بنانے کے لئے سازوسامان میں جہاں فرنیچر، قالین، ٹیبل، کلر پینٹ وغیرہ اہم کردار ادا کرتے ہیں وہیں اس کی زینت و آرائش کو چار چاند لگاتے ہیں، کمروں کے دروازوں، کھڑکیوں، دالان، لائبریری، صحن وغیرہ کی خوبصورتی میں اضافہ کرنے والے خوش نما پردے ماحول کو خوب سے خوب تر بنادیتے ہیں جبکہ ضرورتاً لگائے گئے ہوں۔

گھر کا انتظام و امورِ خانہ داری چونکہ خاتونِ خانہ کے ہاتھ میں ہوتے ہیں اور عموماً ہر خاتون کی خواہش ہوتی ہے کہ بہترین نقش و نگار والے شاندار پردے لیکر آویزاں کئے جائیں۔ پردوں کے انتخاب کے لئے چند تجاویز پیشِ خدمت ہیں:

تصنّع و بناوٹ سے بچئے: بلاضرورت دیواروں وغیرہ پر پردے لگانا دنیاوی تکلّف ہے۔(مراٰۃ المناجیح،6 / 199 ماخوذاً) پردوں کا بے جا استعمال نہ صرف پیسوں کا زیاں (یعنی ضائع کرنا) ہے بلکہ دیکھنے والوں کو بھی گھٹن کا احساس دلاتا ہے اس لئے جہاں ضرورت ہو وہیں پردے لگائے جائیں۔

رنگوں کی زبان: پردے خریدتے وقت کمروں کے کلر اور فرنیچر کو مدِّ نظر رکھنا چاہئے اگر آپ کا فرنیچر ڈارک کلر میں ہے تو ہلکے رنگ کے پردے منتخب کیجئے، آج کل نیلے، سفید، پرپل، سُرمئی اور گولڈن پردے زیادہ استعمال کئے جاتے ہیں۔

اقسام: آج کل نت نئے ڈیزائن کے نفیس، سادہ، باریک، موٹے اور ڈبل شیڈز کے دُہرے پردے مارکیٹ میں موجود ہیں جو کہ جالی، نیٹ، ساٹن، سوتی، ویلویٹ وغیرہ سٹف (Stuff) میں بنائے جاتے ہیں۔

ایسے پردے جن پر جانداروں کی تصاویر بنی ہوں ان کے استعمال سے گریز کیجئے کہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جانداروں کی تصاویر والے پردے ناپسند فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: ان تصویروں والے (یعنی تصویریں بنانے والے اور ان کو شوقیہ رکھنے والے دونوں ہی) لوگ قیامت کے دن عذاب دیے جائیں گے۔ (بخاری،2 / 21،حدیث:2105،مراٰۃ المناجیح،6 / 198 ملخصاً)

صفائی و حفاظت: چاہے کتنی ہی مہنگی و بہترین چیز ہو وہ دیرپا ساتھ اسی وقت دے سکتی ہے جبکہ اس کو حفاظت و احتیاط سے استعمال کیا جائے، پردوں کی صفائی ستھرائی ہماری اوّلین ترجیح ہونی چاہئے، پردے چونکہ روز روز نہیں دھوئے جاتے اس لئے ان کی روزانہ ڈسٹنگ نہایت ضروری ہے اور ہر ماہ باقاعدگی سے پردوں کو دھونا چاہئے ایک سے زائد اقسام کے پردے ہوں تو گاہے گاہے انہیں تبدیل کرکے لگانا بھی نئے پن کا احساس دلاتا ہے۔

کفایت شعاری: تھوڑی سی محنت کرکے آپ کم پیسوں میں گھر میں ہی بہترین پردے تیار کرسکتی ہیں۔ اس کے لئے آپ سادہ کپڑا لے کر اس پر بیل، گوٹا ٹانک سکتی ہیں۔ لہٰذا کم قیمت کے معمولی پردے لے کر اگر ان پر ہینڈ ورکنگ کی جائے تو تھوڑے سے پیسوں میں بیش قیمت پردے گھر پر ہی بنا سکتی ہیں۔

آٹھ مساجد، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کا افتتاح و سنگِ بنیاد

رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری کی خصوصی شرکت

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام لاڑکانہ زون میں بدستِ رکنِ شوریٰ حاجی فاروق جیلانی عطاری 8 مقامات پر مساجد، جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ کا افتتاح اور سنگِ بنیاد رکھا گیا۔ تفصیلات کے مطابق رکنِ شوریٰ نے 16 جولائی کو بعدِ مغرب خیرپور ناتھن شاہ میں فیضانِ رضا مسجد کا افتتاح کیا اور جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ للبنات کا سنگِ بنیاد رکھا۔ لاڑکانہ زون میں ایک مقام پر مدرسۃ المدینہ للبنین کا سنگِ بنیاد رکھا ● 17 جولائی کی صبح کولاچی ، تاپے میہڑ میں فیضانِ مشکل کشا مسجد اور بچیوں کیلئے جامعۃ المدینہ اور مدرسۃ المدینہ للبنات کا سنگِ بنیاد رکھا ● نصیر آباد میں جامع مسجد غوثیہ کا افتتاح کیا ● شام 5 بجے سجاول جونیجو میں فیضانِ مدینہ و مدرسۃ المدینہ کا سنگِ بنیاد رکھا اور ● شام 7 بجے لاڑکانہ میں جامع مسجد فیضانِ عبید رضا کا سنگِ بنیاد رکھا۔ ان مواقع پر ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور مقامی عاشقانِ رسول بھی موجود تھے۔ رکنِ شوریٰ نے ان عاشقانِ رسول کو مدنی پھول دیتے ہوئے مساجد و مدارس، جامعۃ المدینہ و مدرسۃ المدینہ کی تعمیرات میں حصہ ملانے اور انہیں آباد کرنے کا ذہن دیا۔

شجاع آباد میں 45 سال سے قائم سینما گھر مسجد میں تبدیل

تعمیراتی کام جاری، عارضی طور پر نمازوں کا آغاز کر دیا گیا

پنجاب کے شہر شجاع آباد (ضلع ملتان) میں ذمہ داران نے 45 سال سے ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرلے پر قائم سینما گھر کو خرید کر مسجد کے لئے وقف کر دیا، مسجد کی تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے البتہ عارضی طور پر نمازوں کا آغاز بھی کر دیا گیا ہے۔ رکنِ شوریٰ حاجی قاری سلیم عطاری نے اس مسجد کا دورہ کیا اور متعلقہ ذمہ داران کو مسجد کا تعمیراتی منصوبہ جلد مکمل کرنے کی ہدایات دیں۔ رکنِ شوریٰ نے شجاع آباد کی شخصیات حاجی اکرام دین عطاری، حاجی محمد طاہر عطاری، محمد اشرف ڈوگر عطاری، محمد عدنان عطاری، نگرانِ ملتان زون اور دیگر ذمہ داران سے ملاقات بھی کی۔ رکنِ شوریٰ کا کہنا تھا کہ اس جگہ پر دعوتِ اسلامی کا مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، جامعۃ المدینہ، مدرسۃ المدینہ اور دیگر شعبہ جات کے تنظیمی دفاتر (Offices) کی تعمیرات کی جائیں گی۔

مختلف بلڈ بینکوں کے عہدیداران کی عالمی مدنی مرکز آمد

تاریخی خدمات پر Appreciation letters اور Shields دیں

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام چند ماہ سے پاکستان بھر میں تھیلیسیمیا (Thalassemia) اور دیگر مریضوں کے لئے وقتاً فوقتاً بلڈ کیمپس لگائے جارہے ہیں اور تھیلیسیمیا کے مریضوں کے لئے کام کرنے والے فلاحی اداروں کو فی سبیل اللہ بلڈ کی فراہمی کی جارہی ہے۔ اس فلاحی کام کو سراہتے ہوئے 25 جولائی 2020ء کو تھیلیسیمیا اور بلڈ بینکس کا کام کرنے والے نامور اداروں کے سربراہان و عہدیداران کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آمد ہوئی۔ اس موقع پر ایک کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطاری مدظلہ العالی اور رکنِ شوریٰ حاجی مولانا محمد عبد الحبیب عطاری نے شرکا کو دعوتِ اسلامی کی اس عظیم و تاریخی کاوش پر Presentation پیش کی۔ اداروں کی جانب سے دعوتِ اسلامی کی اس عظیم و تاریخی کاوش کو نہ صرف سراہا گیا بلکہ Appreciation letters اور Shields بھی دی گئیں۔ اس موقع پر مختلف نیوز چینل کے نمائندگان اور کیمرہ مین بھی موجود تھے۔
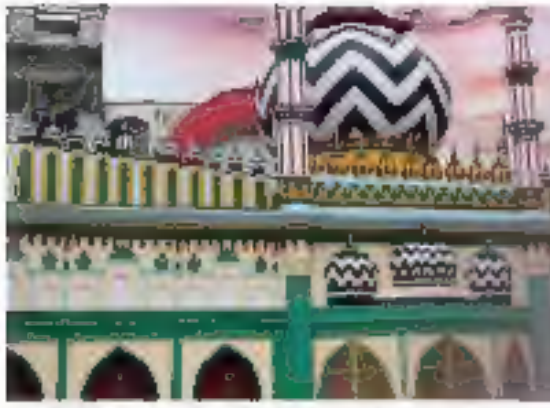
صفرُ المظفر کے اہم واقعات ایک نظر میں

17 صفرُ المظفر یومِ اُمِّ عطار	شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی والدۂ محترمہ کا وصال 17 صفرُ المظفر 1398ھ کو جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب بیٹھادر کراچی میں ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ)
20 صفرُ المظفر عرسِ داتا گنج بخش	حضرت سیّد علی بن عثمان ہجویری المعروف داتا گنج بخش، داتا صاحب، داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 20 صفرُ المظفر 465ھ کو لاہور پنجاب پاکستان میں ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ اور رسالہ فیضانِ داتا علی ہجویری)
25 صفرُ المظفر عرسِ اعلیٰ حضرت	اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین و ملّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا وصال 25 صفرُ المظفر 1340ھ کو بریلی شریف ہند میں ہوا، آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، مفتیِ اسلام، ولیِ کامل، ماہرِ علوم و فنون اور زبردست عاشقِ رسول تھے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439، 1440، 1441 اور خصوصی شمارہ "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت" صفرُ المظفر 1440ھ)
صفرُ المظفر 7ھ فتحِ خیبر	حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم 1600 صحابہ کے ساتھ مدینۂ منورہ سے خیبر کی طرف روانہ ہوئے اور خیبر کے 20 ہزار یہودیوں سے مقابلہ فرمایا، اس جنگ میں 93 یہودی مارے گئے جبکہ 13 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے شہادت کا رُتبہ پایا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خیبر فتح کرنے کے لئے حضرت علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا عطا فرمایا۔ (مزید معلومات کیلئے دیکھئے: ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439ھ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

اسلامی بھائیوں کے نام: **مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی:** محمد رئیس بن محمد فلک شیر (درجہ سادسہ)، محمد رافع رضا بن محمد غفران (درجہ سادسہ)، **جامعۃُ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** حافظ افنان عطاری (درجہ ثالثہ)، محمد دانش بن شوکت علی (درجہ ثالثہ)، **متفرق جامعۃُ المدینہ (للبنین)** فہد الیاس (درجہ دورۂ حدیث مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)، محمد عاطف بن غوث محمد (درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار سرگودھا)، جاوید عبد الجبار (درجہ رابعہ مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ حیدرآباد)، محمد انصر خان عطاری مدنی (مدرّس جامعۃُ المدینہ کوٹ مؤمن سرگودھا)، وقار یونس بن محمد یونس (جامعۃُ المدینہ فیضانِ عبد اللہ شاہ غازی کراچی)، محسن علی ابڑو (شعبہ اردو جامعہ سندھ)، عبد المنصور عطاری (واڑہ گجراں لاہور)، ابوہریرہ احمد عارف عطاری (درجہ رابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشکل کشا منڈی بہاؤ الدین)، محمد جاوید عطاری مدنی (کوٹ غلام رسول، ننکانہ) **اسلامی بہنوں کے نام:** **جامعۃُ المدینہ فیضِ مکہ للبنات کراچی:** اُمِّ حمزہ بنتِ اکرم، بنتِ عبد الجبار، **متفرق جامعۃُ المدینہ (للبنات)** بنتِ ہارون (معلمہ جامعۃُ المدینہ للبنات برکاتِ رضا کراچی)، بنتِ دین محمد (درجہ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ خدیجۃُ الکبریٰ پنیالہ، ڈیرہ اسمٰعیل خان)، بنتِ سلیم عطاریہ (درجہ دورۂ حدیث جامعۃُ المدینہ للبنات پاکستانی بکری حیدرآباد)، بنتِ حسین عطاریہ (جامعۃُ المدینہ امجدُ الاسلام للبنات دھنوٹ)، بنتِ نواز عطاریہ (ثالثہ جامعۃُ المدینہ طیبہ کالونی لاہور)، بنتِ عبد الوہاب قادریہ (درجہ اولیٰ جامعۃُ المدینہ للبنات حیدرآباد)، بنتِ ممتاز عطاریہ (درجہ اولیٰ جامعۃُ المدینہ آن لائن بورے والا)، بنتِ محمد عزیز (جامعۃُ المدینہ فیضانِ عطار میرپور خاص)، بنتِ حاجی احمد (درجہ رابعہ جامعۃُ المدینہ گلزارِ عطار ٹنڈو الہیار)، بنتِ راشد عطاریہ (گریجویٹ کھاریاں)، بنتِ عبد الخالق (درجہ ثالثہ جامعۃُ المدینہ للبنات خانیوال) **متفرق:** اُمِّ زاویان بنتِ محمد اکبر خان (فیضانِ اسلام یوکے)، بنتِ سلیم عطاریہ (فیصل آباد)

فضول سوالات کے عادیوں کے لئے پیغام

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں بطورِ عادت بلاضرورت کسی سے یہ نہیں پوچھتا کہ تمہارے بچّے کتنے ہیں؟ تم کیا کام کرتے ہو؟ تمہاری آمدنی کتنی ہے؟ وغیرہ۔ بسا اوقات سامنے والا اس طرح کے سوالات پسند بھی نہیں کرتا، کیونکہ اگر تنخواہ کم ہوئی تو بتاتے ہوئے شرم آئے گی، اور اگر بتا بھی دی تو ہوسکتا ہے پوچھنے والا بول پڑے کہ صرف اتنی سی تنخواہ! تمہاری تو اتنی اتنی تعلیم اور اتنا اتنا تجربہ ہے وغیرہ وغیرہ، اور اگر اُس کی تنخواہ زیادہ ہوئی تو ہوسکتا ہے کہ نظر لگ جانے کے خوف سے بتاتے ہوئے جھجکے (یقیناً نظر کا لگنا حق ہے کہ حدیثوں سے ثابت ہے)۔ بعض لوگ خواہ مخواہ بیٹے بیٹیوں کی تعداد، ان کی عمروں، منگنیوں اور شادیوں وغیرہ کے متعلق فضول سوالات کر کے دوسروں کو (BORE) کرتے ہیں اگر کسی کے غیر شادی شدہ بیٹے یا بیٹی کا معلوم کرنے میں کامیاب ہوجائیں تو مزید پوچھیں گے: کیا مسئلہ ہے؟ اس کی شادی کیوں نہیں کروا رہے؟ اب تو کافی عمر ہوگئی ہے، اس کا کچھ کرو۔ کسی کی شادی کو اگر چند مہینے گزر چکے ہوں تو پوچھیں گے کہ "خوش خبری" ہے یا نہیں؟ اس طرح کی باتوں میں عورتیں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہتیں۔ اللہ کریم ان کو بھی عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ کسی نے بیٹی کی شادی کی تو سوال ہوگا: جہیز کتنا دیا؟ کیا کیا دیا اور ہاں سونا (GOLD) کتنا دیا؟ کسی کے گھر جائیں گے تو بن مانگا مشورہ دیتے ہوئے ارشاد ہوگا: یہ چیز تمہیں یہاں کے بجائے وہاں رکھنی چاہئے تھی، یوں ہی دروازوں اور کھڑکیوں کے بارے میں کہیں گے کہ یہ اگر یوں کرلیتے تو اور بہتر ہوجاتا، بعض اوقات تو میزبان کو دل آزار باتیں بھی بول دی جاتی ہوں گی، مثلاً: آپ کے گھر میں صفائی کا خیال رکھنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کارپیٹ، دیواروں اور واش روم وغیرہ کی خامیاں بھی بیان کرتے ہوں گے۔ جو فضول سوالات سے بچا رہتا ہے، امید ہے وہ ٹینشن فری رہنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے دل دُکھانے اور اُسے جھوٹ کے گناہ میں پھنسانے کی آفتوں سے بھی بچا رہے۔ اللہ کریم ہم سب کو فضول باتوں، فضول سُوالوں اور دیگر فضول کاموں سے بچنے اور دوسروں کو بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 24 رمضانُ المبارک 1441ھ کے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کرکے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔)

ISBN 978-969-631-974-0

0125764

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net